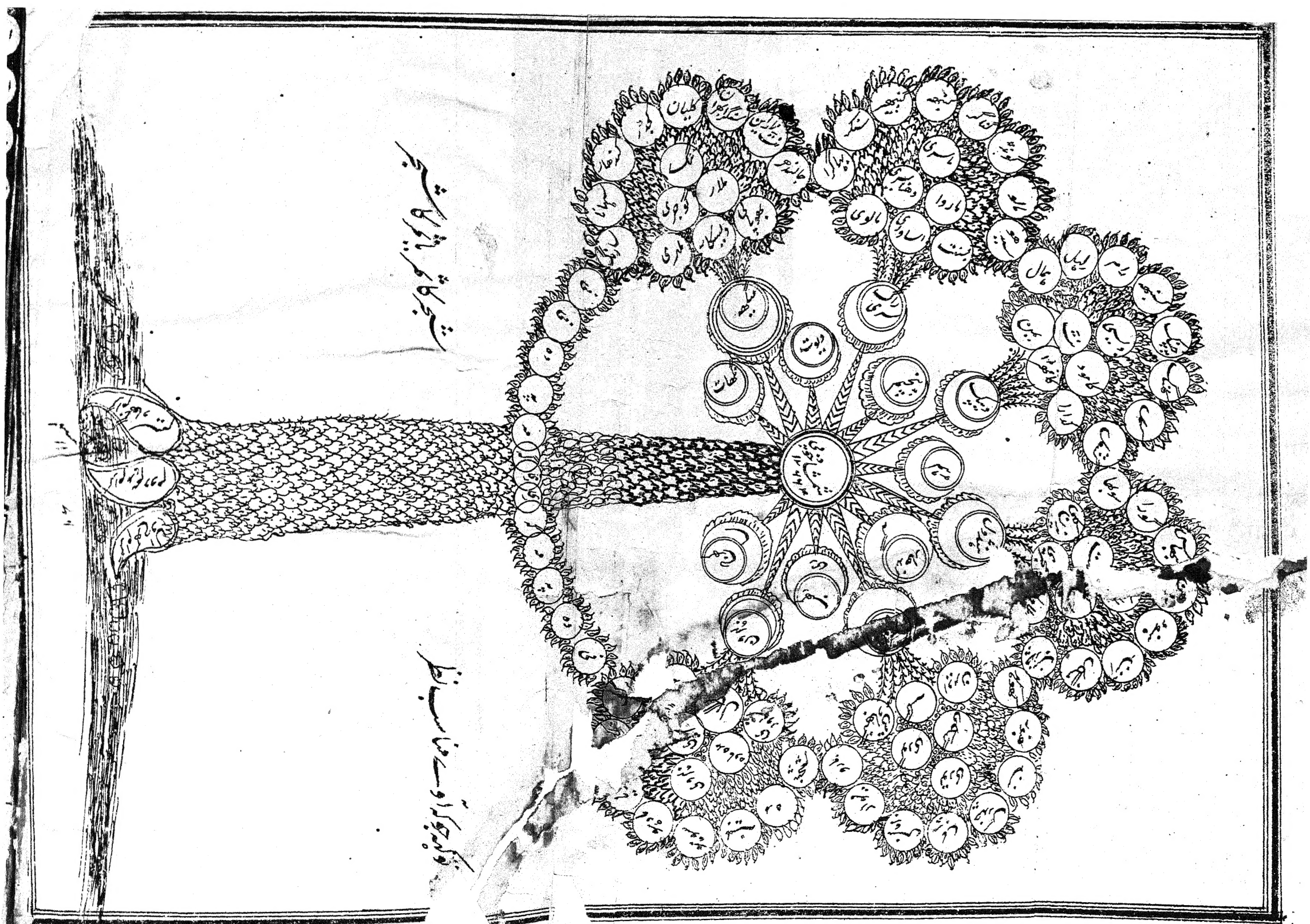


हिन्दुस्तानी एकेडेमी, पुस्तकालय
इलाहाबाद

वर्ग संख्या.....

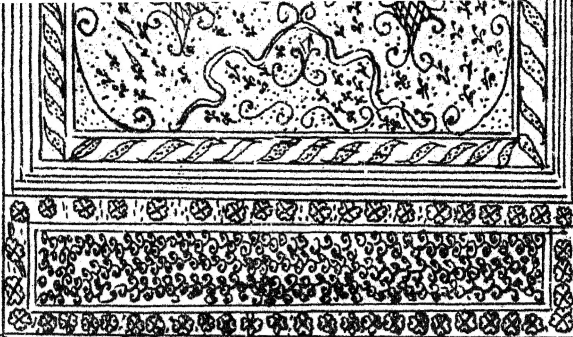
पुस्तक संख्या.....

क्रम संख्या..... ५५७



شجره کرم یا کرم شجر

نویسندگان و مؤلفان



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نار سا ہی شان میں جس کے پیغمبرؐ کی شنا
یا ابو بکر و عمر و عثمان و حیدر کی شنا
حضرت زہراؑ کی اور شہسوار و شہر کی شنا
کی ہی ساری عمر ترکانِ سنگمر کی شنا
حضرت استاد یعنی شاہ منظر کی شنا

کون کر سکتا ہے اس غلّٰقِ اکبر کی شنا
سہرا اس منہ سے ہو سکتی ہے کیا نعتِ رسول
یہ زبانِ قابل ہی کب سن بات کے جو کچھ
نامِ حمدا و مدح کا لینا مجھے انصاف نہیں
جون نماز اپنے پہ شام و صبح لازم کریں

غزل سہوا

موسیٰ پسین جو سیر کروں کجاہ طور کا
جلوہ ہر ایک پر ہی محمّدؐ کے نور کا
ای تم صغیر و فایده ناحق کے شور کا
تھایا غنڈ نیب کو اس کے ظہور کا

ہر سنگ میں شرار ہی تیرے ظہور کا
پڑھئے درود حسن صبح و بیلچہ دیکھ
ہم تو قفس میں آن کے خاموش ہو رہے
ظاہر میں غنڈ نیب کی سورت بھی زور کا

غزل ناسخ

خنجر ناز سے ناسخ جو تو بس ہوا
ماہ نو ہے جو وہ خورشید مقابل ہو گا
اسے آفت نہیں سوخا اچھی بس کا
مردم چشم ملدیک ہی تیرا حال سیاہ
شمس جانی کے منجم تجھے اور اس کو قمر
آسمان کو نہ بہت ناز سے دیکھ اوطالم
مار ڈالا جی سے جان کے جو قاتل نے
غافل شد دولت میں نہ اتنا ہر کو
گر حضوری تجھے منظور ہو ای صاف
پہ پہن پہرہ پہرہ انکھو پہرہ ابرو ہی کہاں
آتش ہی تجھ کو عبت لالہ روح ناسخ

کٹھن میں جس کفر دن دامن قاتل ہو گا
پہ پہن ہی کہ نظر آتے ہی کا مل ہو گا
طاہر قبلہ نما کا میکہ بس ہوا
روے خورشید پہ اب نہ کوئی تل ہو گا
آئینہ جب تیرے چہرے کے مقابل ہو گا
ابھی پہوش مار یک عرش کا حامل ہو گا
زلف مشکین میں یقین اس کے میر ہو گا
دیگھنا کا سہ سر کا سہ سیاہ ہو گا
کون آئینہ سوا کے مقابل ہو گا
ماہک منہ سے تیرے منہ کے مقابل ہو گا
داع حشر کے سوا خاک حاصل ہو گا

زخم آئے ہو گئے چھل چھل کے سارے جسم کے
در و دل رمضان علی شام و سحر پیدا ہوا

غزل فقیہ

ہمنے افلاک کو سورنگ بدلتے دیکھا
پیر بہشت کے نوشتہ کو نہ تلتے دیکھا
مرضِ مگسے عاجزیِ خدائی ساری
صد فلطون کو یہاں ٹٹھہ بھی ملتے دیکھا
بزمِ دنیا میں عجبتے ہوا اثرِ جنون کا
یہاں فرشتوں کہتیں پانو پھستے دیکھا
پیشِ تجھ پر تو دیدار کے ان کیا ہی
ہمنے کوہ طور کو اس جانہ سنبھلتے دیکھا
سب تر پتے ہیں جدائی سے ضم کے سہل
لختِ دل ہمنے فقیہ کو بھی نکلتے دیکھا

غزل النجا

فرط شوق اس بت کے کوچے دل گالی لگا
لجے مقصود تک مجھ کو خدایا لجاے گا
بازو غیر توڑ کر صیّا دو تو قابو نہ چھوڑ
ناتوان ہوں باد کا جھوکا اور ایجاے گا
بعدِ رنے کے میرے کچھ خاک بھی پتی نہیں
پھر چہلنے کو میری پدیاں ہمالیجاے گا
روتے روتے جان جاوگی فراقِ یار میں
اشک کا دریا میرا دہہ ہمالیجاے گا
اس سحر کو دیکھتے ہی دل میرا الجھ گیا
چھوڑ دے دنیا کو بھی میرا سفر ہو جاے گا
ای میرے شکل کشا مشکل کشائی کیجئے
تم بغیر کون میری التجا لیاے گا

غزل معروف

آہین اپنے جیسے درگزا
دل نہ پر عاشقی سے درگزا
کہہ کے دس بوسے دو لگے دینے
جاؤ بس میں سبھی سے درگزا

| | |
|---|---|
| زخم پر زخم مت لگا ای چرخ ہو گئے تم تو میرے دشمن جان اُسکا خط مجھ پر بیض عشق کو دو دے مجھے یارِ پاس جہان کا غم انگٹھ تک ہونڈے دے حیرت عشق کہہ دلدار کو نہ وعدہ خلاف اُسے کی نیکیاں پرائی مہر و | میں تیرے اس ہنسی سے درگدرا ایسی میں دوستی سے درگدرا نسخہ بوعلی سے درگدرا اس جہان کے خوشی سے درگدرا ایسی میں تکتکی سے درگدرا میں تیری راستی سے درگدرا تو نہ اپنی بدی سے درگدرا |
|---|---|

غزل عمر

| | |
|---|---|
| عشق نے تیرے مجھ کو دل کیا کیا ستم دیکھا یا موت سے آگے چکا نیکی بدی سے کیا چین دھونڈھوں بھیر وں میں یار کو اپنے فکڑے میں میرے سخن کو سمجھو تم ہمیں نہیں ہی کچھ غلط عمر میں اپنے آپ میں اپنی سمجھ کے چپ رہا | عیش و خوشی و زندگی سارا جہان بھلا دیا ہستی سے لیکہ تا عدم جام بقا پلا دیا آپنی میں آپ مل گیا پردہ جو میں اٹھا دیا آپنی خدا ہوا بہ دم جبکہ خودی مٹا دیا جبکہ ملد وہ مجھ سے نہیں کے مجھے رولا دیا |
|---|---|

غزل ملنگ شاہ

| | |
|---|---|
| میرا درد غم تجھ پہ اظہار ہوگا ادھر تو جگہ میری ہی پارہ پارہ وہ پل تو ہی چھو تا جو رستم ہی باریک | ادھر فخرِ عشق بسیار ہوگا ادھر مرہم و وصل تیار ہوگا یہ بندہ گنہ گار کیا پار ہوگا |
|---|---|

ملنگ شاہ سائیں تھو روشن بنی
ادھر نعل و گوہر کا بازار سو گاہ

غزل نظم

| | |
|--|--|
| <p>کہا خلق نے رشک گل زار نکلا میرے چشموں سے جو گھر بار نکلا بھلے لے پتے باندھ دستار نکلا جسے یار سمجھا سوا غبار نکلا سر مجھ کو لیکر وہ بازار نکلا میرے دل کا وہ ناخبریدار نکلا نظر اس قدر ہو کے سرشار نکلا</p> | <p>ہوئی صبح جب گھر سے وہ یار نکلا کئی آگئے پیچ میں زلف کے وہان قضا تیری کا فردا ہر آگئی جو عجب پھر قسمت کا ہی میرے یارو خفا ہم سے شب کو ضم ہونے میں بھت چاٹا دل پیچ دیجئے ضم کو صریح سے ساقی نے می جو پلا یا</p> |
|--|--|

غزل بہار

| | |
|--|--|
| <p>رات بیمار نے بیمار کو سونے ندیا باغین نرگس بیمار کو سونے ندیا پر مجھے چرخ تسمکار نے سونے ندیا وہان مجھے آنسو فکے تار نے سونے ندیا گورہیں چین سے بہار کو سونے ندیا</p> | <p>چشم جانان نے دل زار کو سونے ندیا یاد دلو لکے ضم یار تیری آنکھوں نے قبر میں خنکے سولانا تھا سولایا انکو ہی پہمہ شہور کہ سولی پہ بھی آتی ہیں آرزو دل میں ہی اب لاش میری دفن کرو</p> |
|--|--|

غزل سوز

| | |
|---|---|
| <p>قصہ را وہ قاتل ادھر ان نکلا کہ لینے کو اس کے میرا جان نکلا</p> | <p>قصہ را وہ قاتل ادھر ان نکلا کہ لینے کو اس کے میرا جان نکلا</p> |
|---|---|

| | |
|--|---|
| <p>کھرا نقش پر ہو کے بولا کہ یہی تھی چھری لیکے من بعد سینے کو چیرا پتک سر کہا ڈے میں نے کیا کیا کھڑے رہنے والو مگر سوز ہی مجھے بھلا سوز ایسا بنا جس کی خاطر</p> | <p>ہم کشتہ تو کچھ جان پھچان نکلا تو دلی جگمگہ خشک پیکان نکلا میں سمجھا تھا کچھ مجھے میرا جان نکلا بھلا اسکے دل کا تو ارمان نکلا مجھے خورشید پھارے گریبان نکلا</p> |
| <p>غزل سودا</p> | |
| <p>جب وہ گلشن کی طرف یا رطردار جھکا نرس مست تیری آئین جو تل در گلشن کالے پیچے جو نکالے ہی تیرے سنبل لعل شب مہتاب میں پٹھا تھا جو وہ سین عرق آلودہ وہ بلور جبین اسکی دھبہ بشیرانی کو تیرے دیکھ کے مینچا آئین شوخ اُس می میں تیرے کیا ہی ملا کی اس تیرا نوک تیرے ثمرگان کے ایسا بروکھا حسن کے تیرے دوکان میں عجب ہی سودا</p> | <p>محو سب ہو چمن غنچہ گلزار جھکا گل خمور جھکا بلبل پہاڑ جھکا جب وہ بائیں سے نکل مار طردار جھکا قرص الماس پہ وہ چیمڑہ بلدار جھکا لے ستاروں کو زمین پر میرا انوار جھکا شیشہ پیالے پہ جھکا پیالے پہ وہ یار جھکا پیتے ہی می کے ہوا مست و سہرا جھکا ہدف دل پہ میرے جب کہ وہ سو فدا جھکا جو احسی بس گراں پر ہو خردار جھکا</p> |
| <p>غزل سیم</p> | |
| <p>گر ہنسے دل ضم کو دیا پھر کیلو کیا</p> | <p>اسلام چھوڑ کر لیا پھر کیلو کیا</p> |

ہمنے تو اپنا آپ گریبان کیا ہی چاک
آنکھیں کھاری لالہ لالہ کچھ نشہ پیا
اپنی تو زندگی میان مثل جباب ہی
دنیا میں ہمنے آکے جھلا یا براسیم

اچھی کیا سیانہ سیا پھر کیو کیا
اچھی پیا سیانہ پیا پھر کیو کیا
گو خضر لکھ برس جیا پھر کیو کیا
جو کچھ کیا سو ہمنے کیا پھر کیو کیا

غزل سلیمان

غم سے ہو کر برقش کر کا کرک کر رہ گیا
ہمنے جانا آپ آئے ہو جو کچھ کر کا ہوا
قتل کرنا گرجھے منظور تھا تو گس لئے
طاہر دلو ہو کیا اس قفص کے قید سے
ای سلیمان عشق کی آتش ہی مجھے ملے

بس میں ایشیہ میں دل ہر کا دہر کر رہ گیا
باد سے دیکھا تو درکھ کر کا کر رہ گیا
پنچ کو میان سے سر کا سر کر رہ گیا
چھوڑ کر طفلِ جن بھر کا پھر کر رہ گیا
اگ کا شعلہ سیا کچھ بھر کا بھر کر رہ گیا

غزل خورشید

مطرب کہہ شروع کرے گانا بسنت کا
تیغ بہار چل گئی ملک خزان چہب
گل کھولے کان سننا ہی دیتا غنچہ نال
خورشید نے لباس کیا تجھے بغیر زرد

فرخندہ سا قیام ہی تھے آنا بسنت کا
پتھماشی شاخ سار پہ تھانہ بسنت کا
گافی ہی عذیب تر آنا بسنت کا
اگر تا ہی جس سب سے تر آنا بسنت کا

غزل محکم

ٹاٹھ سے حشت کے لکڑے پیرن ہو جاگا

سیرن کیا چیز ہی لکڑے بدن ہو جاگا

| | |
|--|---|
| تو تپکنی میرے اشکوں کے ہمد غم نگر مت ہونا رازان چھوٹنے سے گل کے قلم عند ابر تو سبز ہے یہ میرے قبر کے برسل نگر نیزہ آہوں کی کثرت رکھ یقین محکم دما | رفتہ رفتہ ایک دن درعدن ہو جا گا آخر شش و ہر ان خزان سے بچھن ہو جا گا گاہ تو بچھ ہو کے خرم گلبدن ہو جا گا تکڑے تکڑے ایک دن چرخ کھن ہو جا گا |
|--|---|

غزل نور

| | |
|---|---|
| جب پہلو سے ہوا بھی تو میرے یار جدا پیکلی سے تیری فرقت میں لسان سیما جست جو میں تیری پہلے دیکھنے پیار سے سوز کو ایسے تو ای نور لگی گ میری | چشم گم گریا ہی جدی دیدہ خوبا جدا بہن جدا تر پوہوں دل ہڑکے ہی ای ہار جان جاتی ہی جدی اوپر پہن تن زار جدا چھاتی جلتی ہی جدی سینہ افکار جدا |
|---|---|

غزل شیدا

| | |
|--|--|
| اجل کے کوچے میں تیرا گدار ہو وے گا دہریں کے گچھ کو جنازے میں تخت سی لحد کے گوشے میں تجھ کو زین پہ سونا نہ گم تو فخر یہاں اپنی شہ سواری کا الگرچہ باغ جہان میں تو مثل گل سیگا ہزار خدا سے تو ہو کر گناہ کرتا مای طمع کسی سے نہ رکھ اس جہان فانی میں | ترا قرار بدار القرار ہو وے گا الگر خزانہ و لشکر ہزار ہو وے گا بدن ترا خورشید مور و مار ہو وے گا عمل سے پیادہ وہاں شہ سنوار ہو وے گا پہ تیری خاک پہ آخر کو خار ہو وے گا نہ جانوں کیا تیرا انجام کار ہو وے گا نوا عمل کے تیرے کون یا رہو وے گا |
|--|--|

| | |
|--|--|
| <p>نہ کر کسی پرستم سوچ یہ کہ آخر کو اگر چھپائے کسی طرح سے تو اپنا کیا ہر اک حلال سے تیرے حساب لیونیکے تو اپنے کوچ کی کچھ فکر کر یہاں شیدا</p> | <p>خدا ہی سے تیرا دار مدار ہو و یگا ہر ایک دن کو وہ سب آشکار ہو و یگا ہر اک حرام کا تیرے شمار ہو و یگا کلام سعدی تیرا یادگار ہو و یگا</p> |
|--|--|

غزل سودا

| | |
|---|---|
| <p>اب تملک اشک طوفان ہوا تھا سو ہوا خون دل چشم سے بہتا تھا جیرہ و اتر تک جس نے دیکھا تیرے منہ کو کہا سبحان اللہ قابل شانہ تیری رلف ہوئی حسن خط کی خوبی تیرے عارض پہ یہ کہتی ہی ہو داغ تجھ عشق کا چمکے ہی میرے دل کے بیچ ابرمڑگان کے تصدق سے تیرے ای ہوا</p> | <p>تجھ سے امی دیدہ گریاں نہ ہوا تھا سو ہوا موج زن تابگیر بان نہ ہوا تھا سو ہوا قدرت حق سے نمایاں نہ ہوا تھا سو ہوا کبھی جو دل کہ پریشان نہ ہوا تھا سو ہوا رونق ملک سلیمان نہ ہوا تھا سو ہوا ہر ذرہ بین درختان نہ ہوا تھا سو ہوا سبز و خرم جو بیابان نہ ہوا تھا سو ہوا</p> |
|---|---|

غزل سکندر

| | |
|--|---|
| <p>تیا کمان ابرو نے ایک تیر نظار مارا تیا تجھے اور نہ تھا ہستی کے جنگل میں شکار رات تنہائی میں آیا تھا تصور تیرا ہنسے پھینکی تھی کلی اسکے طرف لالہ کی</p> | <p>جسے لگتے ہی جگر ہو گیا پارا پارا مرغ دل تو نے جو جیاد ہمارا مارا ذکر تیرا ہی کیا آہ کا نعرہ مارا اسنے شوخی سے ہمیں پھول ہزار مارا</p> |
|--|---|

عشق بازی کے لئے ہنسنے پچھائی چوسر
غیر کیا چیز ہی محفل اتحاد و قنین
بیچ دنیا کے لئے کچھ نہ سکندر نے کیا

پانسا کرتے ہی گویا رنگ ہمارا مارا
لیا کھون کھنہیں سکتا میں تمھارا
آپ کے روز جیسا کہ لئے دارا مارا

غزل طور

کبھو وہ سرو قد آیا تو ہوتا
یہ بیضا کو ہوتا داغ حسرت
رخ مصحف یہ بین قریاں ہوا ہون
گیا تنہا تیرے گشتے کا لاشہ
کھڑ ہوں کب سے تیرے زیرِ دیوار
غرور عاشقی ہی نعرہ بلبل
غش آتا طور کو موسیٰ کے ہند

کوئی دم گور پر سایہ تو ہوتا
خنا کا جور دکھلایا تو ہوتا
کوئی قرآن پڑھوایا تو ہوتا
لی تنک اسکو پہنچایا تو ہوتا
تو اپنے بام پر آیا تو ہوتا
ہماری طرح گل کھایا تو ہوتا
رخ پر نور دکھلایا تو ہوتا

غزل مجھو

ذرا مہتابی یہ آیا تو ہوتا
مہ تو نے کی بچھاؤ تسلیم جھک کر
محمد سراپا تجلی حق تھا
شب وصل تم سوئے منہ پہ پیکل
ستارہ جو شب کو تو کیا کرتے میرا

وہ مہتاب سا منہ دکھایا تو ہوتا
ذرا تو نے ابرو جھکا یا تو ہوتا
جو ہوتا پری وہ تو سایا تو ہوتا
دوپتہ ہمیں بھی اور آیا تو ہوتا
تو کھتا ہی کیا ہاں ستایا تو ہوتا

دم نزع بس تھا تیرا بوسہ لینا
مجھے طعنے دام غم سے چھڑا کر
نہ سمجھا وہ سمجھو سے اٹھ کر چلا جب

یہی شہد مجھ کو چٹا یا تو ہوتا
کوئی اپنا چھلدا بھیجا یا تو ہوتا
عزیز و کسی نے ہٹھا یا تو ہوتا

غزل بزم

چھک بتا کے مجھے دلربا نے لوت لیا
ہزاروں ہیں صفِ زر گنانے تیرے گھیا
خدا کے واسطے کر رحم ایست سنگدل
لگاہ شوخ نے کئی خانمان کئے برباد
جہاں بہ جیتے ہیں مشوقِ پوفا سے
ہیں ہی شکوہ رقیوں سے کچھ مجھے ہوا
روان تھا قافلہ اشکو کا جو میرے

بچانکھ سے تو شرم و جہا نے لوت لیا
مجھے تو ابرو کمان کے ادا نے لوت لیا
تیرے تور و زکے جو رو جھانے لوت لیا
مجھے بھی کافر زلف دوٹانے لوت لیا
یہ عاشقوں کو تو یار و وفا لوت لیا
کہ دل لگانے ہی سے شنانے لوت لیا
سو اس ستم غارت ربانے لوت لیا

غزل استفاق

دل نیرانور تجلی سے جو معمور ہوا
کیا خوشی رہتا تھا گلزارِ عدم میں دم
کہ یا تھے ہیں از بس کہ جہاں میں محو رہا
نخنِ قرب جو کہا تھے بیان کیا کیجئے
دم دیا تھے نفخت کا تن آدم کو

شعلہ جو آہ کا نکلا شررِ طور ہوا
اگے ہستی میں غم و درد سے رنجور ہوا
جو کہ پیدا ہوا عالم میں سو مغرور ہوا
ابکو بھول کے میں اسے بھت دوا
جسے ہی پارہ گل جو ہر پر نور ہوا

چونکہ جس وقت کہ ہم خواب عدم سے
وہی موسیٰ تھا وہی نور وہی طور رہا

غزل درد

قل عاشق معشوق کچھ دور تھا
رات مجلس تیرے حسن کے شعلہ حضور
ذکر میرا ہی وہ کرتا تھا صبر کیا لیکن
باوجودیکہ پروبال نہ تھے آدم کو
پرورش غم کی تیرے دے ضم کر دیکھا
محتسب آج تو میخانے میں تیرے فہم
درد کے ملنے سے ای یار بر کیوں بنا

پر تیرے ہند کے تو یہہ دستور تھا
شمع کے مکھن جو دیکھا تو کہیں نور تھا
بہن پوچھا تو کہا خیر یہہ مذکور تھا
وہ ان پھنکا کہ فرشتہ کا بھی فقیر تھا
توئی بھی داغ تھا سینے پہ کہ ناسور تھا
دل تھا کوئی کہ شیشے کی طرح چور تھا
اسکو کچھ اور سو اویس کے منظور تھا

غزل اکرم

دم کو سمجھ غنیمت واقف ہو دیکہ دم کا
قرآن لکھا ہی کل من علیہما فان
جس کو پیا جو چاہو کھلا وہ وہ سہا
لکھتے ہیں لوگ اس پر کچھ فی اٹھا تو کھا
کرنے ہو ہی فیکوں سکنا کا کوں کہ نہتی
ہی فاعل حقیقی ہر چیز کا وہی رب
اکرم تو بعد الحق کے رہ بندگی میں ایم

بھوکوں ہی دیکہ دم مارتا ہی دم کا
یقینی سوچتے کیا ہی نہ جس کو در عدم کا
چھرتیج میں کیوں نہ کر دیر نا کھو قدم کا
ارفاختہ گیا ہی فہمیدہ فہم کا
لکھنے کا ناب نہ لاسینہ چھتا قلم کا
کیوں کر ہو ہی حکمین و زخ بہشت ہم
ہو ویکادور تجھ سے پردہ جو ہی وہم کا

غزل انشا

اگر کے نیچوں کے بل چلنا نہ کیوں کہ کشتہ ہوں اس ادا کا
 سجا سجا یا لگایا یہ دھج تو دیکھو غضب خدا کا
 پرے ہی وہم و قیاس بھی کروں جو تعریف اس صنم کا
 جوان رعنا جس خوبی پری کا عالم غضب خدا کا
 نگاہ ہی ظلم و کرشمہ آفت قیامت اس پر یہ قیامت اسکی
 ملاحت ایسی بلکہ تو بہ یہ عالم پسے ہی دل ربا کا
 بزم گل کے بھلاہین کیوں کر کروں نہ حبیب و کنار تک
 کنارین اسکو تنگ کھینچے ہوا یہ محقر داراب قبا کا
 گھٹا یہ کالی گلوں کی یہ بو خروش رعد اور برق ایسی
 بلانا ساقی تو جام بھڑکھڑکھ سچے تو انداز تک ادا کا
 شب اکھ بون کا تیرے تصور خیال میرے تو اس قدر تھا
 کہ بے نرس سے پر ہی اتک کنار دامن میری دعا کا
 جو شخص طالب حسین کا ہو تصدق اس کے نہ کس طرح ہوں
 غلام و فدوی ہو جی سے انشا شہید میدان کر بلا کا

غزل افسح

پھلوں سے میرے جبکہ جدا یا رہو گیا
 بیت الحزن مجھے درو دیوار ہو گیا

صبح وصال خیال قدیا رہو گیا
 زلف معین کو تیری دیکھ کر حجل
 عشق تباہ میں آبلہ پلکے فیض سے
 از بس معنی تھا حسرت دیدار یارین
 پیاسا تھا مدتوں سے طھوکا میری سوچ
 سوداے زلف یار میں وحشت تھوئی
 آنکھوں نے غرق لجنہ حیرت کیا مجھے
 ہو و گداز جو کوچہ جانان سے اسی جا
 کل حب کو جا کے دیکھا تھا ظالم کال نزع
 بوسہ لیا تھا اس لب میگون کا رات کو
 سینہ تو میرا نوک ٹرکانے چھن گیا
 بالائے بام آکے جو جلوہ دکھا دیا
 بے پردگی فروں ہوئی باج و فو رشق
 خاموش فن شعر میں تھا مدتوں سے تون

پہر زلف رخ سے مجھ کو سڑکار ہو گیا
 سنبلیل چمن میں مشک بتا نار ہو گیا
 ہر خار و دشت چشم زن دار ہو گیا
 پیدا شد سے نرگس ہمار ہو گیا
 سیراب خونے خنجر خونخوار ہو گیا
 یار میں کس بلد میں گرفتار ہو گیا
 نادیدہ جہم کا میں گنہگار ہو گیا
 کھیکو ایسا کیون تو دل زار ہو گیا
 تجھ پر نثار ج وہ پمار ہو گیا
 میں مست باد لب میخوار ہو گیا
 سر زریخ ابروی خمدار ہو گیا
 موسیٰ کو کوہ طور پہ دیدار ہو گیا
 زیب نقاب جبکہ رخ یار ہو گیا
 افسر تجھے تو پہر لب اظہار ہو گیا

غزل مسطور

جب سے اس بزم میں آیا ہی قدم حقے کا
 دم بدم ہو کے یہ لیتا ہی لب جانان کے

تھکے کھنٹے میں بھرتے ہیں یہ دم حقے کا
 مجھ سے دیکھا نہیں جانا یہ ستم حقے کا

| | |
|-------------------------------------|--|
| دیکھنے والوں کو ہوتا ہی بھرم حقے کا | اس کی فرقت کا دیوانہ لسنے لگتا ہی میرے |
| مجھے یہ ہرگز نہ کیا کسے کرم حقے کا | اپنے ہاتھوں سے دیا غیر کو حقہ بھر بھر |
| لگا فرمانے مجھے شوق ہی کم حقے کا | گہا سطور نے اس شوق سے تو تم بھی |

غزل میر

اولتی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوانے کا م کیا
 دیکھا اس چہرے دل نے آخر کام تمام کیا
 عہد جوانی رورو کا تپ سیری میں لے آنکھیں موند
 یعنی رات بہت سی جل کے صبح ہوئی آرام کیا
 سارے رندا و باش جہان مسجد میں تیرے ریتے ہاں
 بنائے تیرے ترچھے تیکھے سب کا ہتھکڑا امام کیا
 شیخ جو تھا مسجد میں نیکارات کو نکھا مینا نے ہاں
 جتہ خرقة کرتہ تو پیستی میں انعام کیا
 بھان کے سفید وسیہ میں ہمو دخل جو ہی سو ایسا ہی
 رات کو رورو صبح کیا یادن کو جون توں شام کیا
 میر کے دین اور مذہب کو کیا پوچھتے ہو تم ای ہمد م
 فشقہ کھنی دیر میں بیتھاکب کا ترک اسلام کیا

غزل واحد علی

کر کے تنہا مجھے امی دوستو گلغام گیا
 گیا اسے خط میں لکھوں کیا فہرہ بانی بون
 وعدہ کر کر جو گیا شب کو نہ آیا ہر گز
 کب خوش آتا ہی مجھے باغ و بہار و گلشن
 جسم لاغر کو میرے دیکھ کے کہتے ہیں طیب
 مان نے دیکھا جو وہیں شکر فخر کو تھے
 مغرہ کھینچن ہوں تصور میں شب و روز دم
 فکر و احد علی کر رب کی ملاویگا وہی

غم الم سوئپ گیا طاقت و آرام گیا
 قاصد تک نہ پھیرا لیکے وہ پیغام گیا
 انتظار میں تیری مجھ کو صبح و شام گیا
 گل تو سب خار ہوئے جسکا گل اندام گیا
 زندگی اوسکی کہاں جسکا دل رام گیا
 مین دو بار او مین فی الفور لب بام گیا
 رومان چشموں کا ہر گز نہ صبح و شام گیا
 دام میں لیکے مجھے وہ بت خود کام گیا

غزل سمجھو

دہو یا جو گیا طرہ مشکین ہی کسوکا
 سر مقصد کو نین کے آگے نہ کروں ختم
 سچے کے ہو جو نگر دیاں کچھ دور تک سا
 پر شعلہ دود جگر اس لب کی مہر کیکھ
 نقش حسرتیں لاغر یہی ہے سمجھو

پر عطر سے شیشہ ہی جباب لب جے کا
 بنے بہہ بخت تیری رنج سے موکا
 یوں سسرمی پوشاک یثی زین و جھوکا
 طوطی کے طرح طوق ہو ادبے گلوکا
 درویش کا جامہ نہیں محتاج انوکا

غزل کنور

ای دل دیوانہ تو نے مجھ کو سرگردان کیا
 بن نہیں آتی ہی آگے ہم سے کچھ تدبیر

کیا
 دام کیسو میں اچھے کے مضطر و حیران کیا
 تمنے درد بھر کا کیا سچ کہو در مان کیا

کچھ نہیں حاصل ہوا خبر کا ہنس جان عشق سے
 جئے شکوہ کچھ نہیں جس طرح گزرے زندگی
 ہم نشین سجھایا دل کو بار بار ہمنے ولے
 شعلہ رونے اندون میں کیا کہوں مثل کباب
 عشق میں تیرے کنور کیوں کہ نہ کھو و دین

ہم نشین ہمنے تو اس میں جان تک نصیب کیا
 شکری خالق کا جس نے خاک سے انسان کیا
 لیا کہوں اس سچیانے خانمان ویران کیا
 التمش فرقت میں میرا جان و دل بریا لیا
 تو نے ای کا فر نہ کتنے صدمہ و ویران کیا

غزل جاہلی

اپنے گھر میں تو غیروں کا ملا نا چھوڑا
 جو کیا تو نے کیا میں بے گول و جان قبول
 لو تو ہم ہو چکے جسے کہنے سب کے دشمن
 جھوٹھی تقریریں تیری لاکھوں ثابت
 مستان کرتے تھے ہم تم جو کبھی رو تھکتے
 ضد نہیں کرنے کے مان جاؤ چلو جانے دو
 سیکڑوں رنج ہوئے عشق سے اس جاہلی

تو نے ہر ایک سے نہ پھرانکھیں لہرانا چھوڑا
 جان پھر کس لئے مجھ پاس کا آنا چھوڑا
 ٹالے اب اسنے بھی انکھوں کا ملا نا چھوڑا
 تو نے سپہی نہ باتوں کا بنا نا چھوڑا
 ایسی تقصیر ہو وی کیا جو مننا چھوڑا
 آج سے ہمنے وہ سب دھوم مچانا چھوڑا
 تو بھی مجھو بون نہ دلکا لگانا چھوڑا

غزل نظیر

کلال گردون اگر جہان میں جو خاک میری کو جام کرتا
 تو میں صنم کے لبوں کے ملے عجب یہہ عیش مدام کرتا
 جو پاتا لذت بستان میں محبت سے تیرے راہ

تو صومعہ سے نکل کے اپنے وہ میکہہ میں مقام کرنا
 وہ بزم اپنی بھی می کشی کی وسیر ہو جاتی مست و بخود
 جو شیخ جی وہاں سے بچکے آتے تو میں بہہ ڈر کر سلام کرتا
 جو زلفین مکھڑے پہ کھو دیتا ضم ہمارا تو پھر بہہ گردون
 نہ دن دکھاتا نہ شب بتاتا نہ صبح لانا نہ شام کرتا
 نظیر آخر کو ڈر کر میں گلی میں اُسکے گیا تھا بکنے
 تماشا ہونا جو مجھ کو لیکر وہ شوخ اپنا غلام کرتا

غزل نظیر

نظر پر ایک بت پر یوش نرالی سچ دیا سچ نئی ادا کا
 جو عمر دیکھو تو دس برس کی یہ قہر و آفت غضب خدا کا
 جو کلن دیکھو تو بھولی بھولی جو باتیں سنئے تو میٹھی میٹھی
 یہ دل وہ پھڑکے سزاوارے جو نام لیوے کبھی وفا کا
 جو گھر سے نکلتے تو بہہ قیامت کہ چلتے چلتے قدم قدم پر
 کیو تھو کر کیو چھکے کیو گالی نپت لڑا کا
 بہہ راہ چلتے میں اچھلا پست کہ دل کہیں ہی نظر کہیں ہی
 گھانکا اونچا کہان کا نیچا خیال کیو قدم کی جا کا
 لڑا بے آنکھیں وہ سچا بانی کہ پھر ہلکے سے ہلکے نہ مارے

نظر جو نیچے کرے تو گویا کھلا سراپا چمن جیا کا
 یہ چیلہ ہت پہ چلبلا ہت خبر نہ سر کی نہ تن کی سہ بُ
 جو چیلہ کھلا ہلاکے بکھر نہ بن باندے کبھو قبا کا
 گلے لپٹنے میں یوں شتابی کہ مثل بجلی کے اضطرابی
 کہیں جو چمکا چمک چمک کر کہیں جو لپکا تو پھر چھپا کا
 نہ وہ سنبھالا کسی کے سنبھلے نہ وہ منایا کسی کے
 جو قتل عاشق پہ آئے مچلے تو غیر کا پھر نہ آشنا کا
 نظیر ہت جا پرے سرک جا بدل لے صورت چھپالے منہ کو
 جو دیکھ لیو یگا وہ ستمگر تو یار ہو گا ابھی جھڑا کا

غزل منصور

| | |
|--|--|
| نہ دیکھا نگہیں سہاروہ رنجور کیوں ہو گیا تو موسیٰ کتین معراج وہ کوہ طور کیوں ہو گیا اگر وہ جانتا شیطان تو وہ مغرور کیوں ہو گیا اگر سولی پہ فی چرنا تو وہ منصور کیوں ہو گیا | نہ ملنا گل خون سے دل میرا شہو یوں ہوتا خدا پیدا کرتا جگمگ گرداں محمد کو لکھنا ہا طوق لعنت کا اوپر دیکھا قرینے کیا دعویٰ نا الحق کا ہوا سر دار عالم کا |
|--|--|

غزل انشا

| | |
|---|--|
| دیکھنا جب مجھے کیا شان جیہہ کالی دینا اخلط آپ سے اور مجھ سے کہا نکال سنا گس سے تم سیکھے ہو ہر آن یہہ کالی دینا واجی جان نہ پہچان یہہ کالی دینا | |
|---|--|

| | |
|---|---|
| <p>اب تو سنائی من چاہو پیار کھ لو آخر شہو گا جوان پھر تو کبھ لگا دیکھئے دیکھئے ہی عین سعادت میری تیرے غصہ سے جوش ہو خانا تھی</p> | <p>پر تمہاں ہو یگا نقصان کھ گالی دینا چند روز اور ہی مہمان یہ گالی دینا عاشقون پر تو ہی احسان یہ گالی دینا پر کچھ چاہئے نادان یہ گالی دینا</p> |
|---|---|

غزل

| | |
|---|---|
| <p>تم جو کہتے ہو مجھے تو نے بہت بیجا کیا واسطہ باعث سبب جو بہت کچھ ہا لگا کہا سننے کہا کہنے سنا کہ بس گھیری کچھ بتا بھی نام اسکا شکل کیسی وضع کیا گہری وہ یا مسلمان یا نصاریا جہود مشیخ ہی وہ یا کہ کشمیری معنی ہی پچھا ہی جوان سب یا کہ امر دیا کہ بورہ یا ادھر نوکری پیشوں میں ہی یا ہاں خر قہ وہ غریز محلے میں رہا ہی ہی کہا کناوہ شیش گلاب ہستان فراطوفان غلط محض دروغ مرحبا شاہنشاہی رحمت خدا کی آفرین نفس مردان پر وہ انگلی دہرائیے دیکھ</p> | <p>لگا کہنے کیا جرم کیا تقصیر میں نے کیا کیا راز وہ کم بخت کیا تھا میں نے جو افشاں کیا سُن جگہ کس وقت کس دم ایک چہر چا کیا جس میں نے آن کر مذکور اس میں کب کیا اس طرح کا ذکر کہ جس شخص نے میر کیا موجھ داڑھی ہی کہ مولد نے اُسے گھوٹا مرد ہی یا حق تعالیٰ نے اُسے خنثی کیا کون ہی جسے تمہاں جاسے جی بیجا کیا گوئی شیطان ہو یگا جس نے ذکر اس کیا میں تمہارا نام لے لے کب بھلا رو کیا میرے خون میں تے یار و اور کا کہنا کیا رو کے بول لگا لگا میں نے جب نیلا کیا</p> |
|---|---|

کچ کچا کر کوئی ایسا کات کھاتا ہی جھلدا
چو دھوین تارنج ایک بترنگ سا تھا جولا
جھلمکی سی چادر مہتاب اوپر برق کا
یون لگا معلوم ہو جائیں یہہ ویریاں ہم
خود بدولت تم نہ آئے را اور شانے پھر

حال میرا یہہ کیا تو نے نہ اب اچھا کیا
صحی گلشن میں عجیب سیر میں دیکھا کیا
وہ دو بہتہ بادلیکا سا جولا یا کیا
ایک نئے گویا کہ سایہ دوسرے پر آ کیا
آپ بن رویا کیا تو تا کیا تر یا کیا

غزل مست

آج دلبر کو خواب میں دیکھا
خود فنا ہو کے ذات میں ملنا
آپ کو سوخت غیر کو لذت
بیٹھ کر سیر ملک کی کرنی
یک پیلا مست ہو جانا

نور حق کا حجاب میں دیکھا
یہہ تماشا حجاب میں دیکھا
یہہ فراہم کباب میں دیکھا
یہہ تماشا کتاب میں دیکھا
یہہ تماشا شراب میں دیکھا

غزل مصحفی

انگڑائی لیکر اپنا مجھ پر خمار ڈال د
شب آسمان سے تارے اٹھائیں لگے لہرانے
قاتل کی تیغ ابرو دمتی ہی سودا ہے
جب چل سکا نہ تھمتے بارگراں سستی
ای مصحفی نہ آیا میں ان لگا تو نہ مان

کافر کی اسلحہ نے بس نچکوا رڈال د
نرگس کا جب گلے میں اس نے ڈال د
بجلی کا دم طمانچے میں اسپر وارڈال د
یہہ بوجہہ تھمتے آخر سر سے اوتا رڈال د
اس کی نگہ نے مجھ پر جادو ہزار ڈال د

غزل حسن

| | |
|--|--|
| <p>کروں گواہ تو ہے وس میں اُسکے نہ اینکا مجھے آتا ہی رونادیکھ کر زانو کو اپنے حسن تو کسی سے حال دل کھتا پھر ہی ملا مت ہی کہینکے اور اللہ کچھ کو نہیں</p> | <p>نہو دھڑکا میر دل میں گرا اُسکے روٹھ جانکا کہ تھا ایک وقت میں یکہ کسی کیہ نہ عبث بنام ہو گا اور نہ ان کچھ نہایت لوئی احوال پر تیرے نہیں افسوس گھانکا</p> |
|--|--|

غزل میر

| | |
|---|--|
| <p>دم رہا جنتک کہ دم میں دم رہا دیکھ میرا رونا اس کے دیا توں کہتا خیمہ لبلی سیاہ صبح گزری شام آئی امی میر</p> | <p>دم کے جانیکا نہایت غم رہا برق چمکی ابر باران تھم رہا اسمیں مجنون کا مگر ماتم رہا تو نے چیتا دن نہایت کم رہا</p> |
|---|--|

غزل احمد

| | |
|---|--|
| <p>آج اس دلبر کا مجھ کو غم رہا دیکھ اس پار کا حال ای طیب یاد میں اس شوخ کے ہو خون دل دگیا تھا عشق میں واداب احمد اب دنیا میں تو کب تک رہا</p> | <p>عاجز میں اس یار کے ماتم رہا دم میرا اُسکے لئے سپدم رہا اشک آنکھو نہیں میرے آجم رہا اُسکے آنے سے میرا کچھ دم رہا جو کوئی آیا وہ آخر کم رہا</p> |
|---|--|

غزل احمد

| | |
|---|---|
| دل میرا سر الہی سے جو پر نور ہوا پنجن پاک کا ہی چمکو وسیلہ شیک چار یاروں کے میرا کام براؤں ہر دم پیر میرے ہاں صحیح قطب دو عالم ولہ روزِ محشر کا تجھے خوف نہیں ای احمد | عشق احمد سے میرا سنبھ بھی محو رہا انکے الفت میں میرا درد و الم دور ہوا انکے یار میں رہا جو وہی منظور ہوا انکے حلقے میں جو آباوہی سرور ہوا حامی تیرے ہوں وہاں جگہ نئی کو رہا |
|---|---|

غزل رضا

| | |
|---|--|
| اداسے دیکھ کر آنکھیں حیرانا ہمیشہ غیر کے گھر آب جانا بھی حسرت رہی دلیں میری جان ڈرا کر اہ سے ہم دل جلون کی رو اکب ہی بھلا اسی سنیع محفل بصحت مان لے کھینچیکا نکلیف | قیامت ہر قیامت مکرانا بلدے سے یہاں گاہے نہ آنا بُھئی تو نے کہا مبرا نہ مانا ٹسیکا خوب فی ہرگز ستانا مجھے پروا نہ سا ہر شب جلدنا رضا ہتر بہین دلکا لگانا |
|---|--|

غزل میر

| | |
|---|--|
| جو اس شور سے میرا روتا رہیگا میں وہ رونے والا جہاں سے جلا رہیگا مجھے کام رونے سے اکثر نامی ناصح بس ای گریہ آنکھیں تیری کیا نہیں ہاکی | تو ہم سایہ کا ہیکو سوتا رہیگا حسے ابر پر سال رونا رہیگا نوکت تک میرے منہ کو دھوتا رہیگا کہاں تک جہانکو دیوانا رہیگا |
|---|--|

| | |
|---|---|
| میرے دلنے وہ نالہ پیدا کیا تو یوں گالیان غیر کو شوق دے بسی میرے شرکان سے پوچھ آئیں لو | جرس کے بھی وہ ہوش کھوتا رہیگا ہمیں کچھ کھیکا تو ہوتا رہیگا تو کب تک یہ موتی پروتا رہیگا |
|---|---|

غزل ولی

| | |
|--|---|
| تجربہ کی صفت لعل بخشان کھونگا دی تھنے تجھے بادشہی حسن مگر کی دیکھا نہیں بس خواب ہی ای بایوبلی | جادو پین تیرے بن غزالوں کھونگا جا کشور ایران بن سلیمان کھونگا اس خواب کو بن یوسف کنعان کھونگا |
| تعریف تیرے قدی الف واد ہی ساجن مجھے پر نکر و ظلم تو ای لیلیٰ آفاق پیتا نہ ہوا ای ولی تو سوز ہرگز | جاسر و گلستان کو خوش الحان کھونگا مجنون ہوتیرے غم کا بیابان کھونگا اس درد کی دار و سسی درمان کھونگا |

غزل منتظر

| | |
|--|---|
| عمر بھرا سپہ یں مرا ہی کیا عاشقی کے سوا بھی ہم نے اور تھا وہ نا آشنا مزاج ولے | وہ سیجا بھی دم دیا ہی کیا جو کیا کام سو برا ہی کیا آخر شہم نے آشنا ہی کیا |
| گو بھل دیا بُرا تھا شعر اپنا کر گئے قیوس کو ہاکن جو جو ایک نہ ایک اسکی زلف دور ہم سے | سُنکے یاروں نے واہ واہ ہی کیا ہم نے اُسے بھی کچھ سوا ہی کیا پینچ دلیر میرے پڑا ہی کیا |

شب فرقت میں منتظر ہر روز

شمع سان آہ دل جلد ہی کیا

غزل لعلہ

| | |
|---|---|
| <p>تاپی خواب گاہ سے پیارا تھا ہوا زلفونکے بال سے بل تھارے میں متواری انگلیں نیند سے کچھ چپے دہلی ہو ایک رات میں جو آخر شب ہو کے پھر دیکھوں تو سب قریب پر مین اور ہوا لب ہی لب ملا جو اٹھانے لگا اسے مین نے کہا کہ جانی یہہ لعلہ غلام می</p> | <p>جھکتا ہوا خمار سے اور رسم ہوا ضد جبین کالٹ کچھ کچھ مٹا ہوا چیر بستی سر کے اوپر لت پتا ہوا چور و کلی طرح خوف سستی کا پنتا ہوا جانی کے منہ یہ شال کا پردہ پڑا ہوا آنسو میں آنکھیں بھل کٹیں اور سی فرسا ہوا ایک بوسہ گر چھپا کے لیا تو یہ کیا ہوا</p> |
|---|---|

غزل صدف

| | |
|--|---|
| <p>آہ ہزنا یہ میرا خالی ازار سزا تھا ایسا قرار بھی کرنا مجھے درکار تھا یعنی وہ قتل بھی کرنے کا سزا تھا آج بستی فقط اور وہ ہمارا تھا ایسی رسوائی کا جینا مجھے درکار تھا</p> | <p>آہ تنگ میر پہلو میں وہ دلدار نہ تھا رات کیا بات تھی بتلا تو مجھے اظالم کر کے وہ تیغ زنی مجھ پہ ہوا چین چین کل جو دیکھا تیرے بستر پہ وہ بیمار تھا اسے جانے سے تجھے موت نہ آئی آصف</p> |
|--|---|

غزل مست

| | |
|--|--------------------------------------|
| <p>غرم ہی بیت الحرم کو زنا ہد نادان کا</p> | <p>خانہ اللہ می دل حضرت انسان کا</p> |
|--|--------------------------------------|

| | |
|--|---|
| <p> ہوتے جب یلی ہوں تب غالب کفن شوم جب دنیا پر طرح کا دام ہی چاروں طرف قالب خالی کا خواہان کو نہی نہ دیکھا بعد تجھ کو تو سن ہی شہامت ایک مصرع بوم ہو جانا ہی وارث خانہ ویران کا صاف اڑ جانا وہاں سے کام ہی اوسا نکا قرب ہی سس گھر کے اندر اور می مہمان کا احمد مختار خود ناظم ہی اس دیوان کا </p> | <p> ہوتے جب یلی ہوں تب غالب کفن شوم جب دنیا پر طرح کا دام ہی چاروں طرف قالب خالی کا خواہان کو نہی نہ دیکھا بعد تجھ کو تو سن ہی شہامت ایک مصرع </p> |
|--|---|

غزل حلیق

| | |
|---|--|
| <p> اشک جو چشم خون فش سے گرا اس پہ جل جل کے گل کباب ہوا شیشہ دل تو چو رہو جاتا مین نے انگھون سے لے لیا اس کو تھکا ستارا کہ آسمان سے گرا رات بلبیل جو آشیان سے گرا ٹوٹی پتھر نہ آسمان سے گرا پھول جو دست باغبان سے گرا کھاکے قھو کر جو آستان سے گرا </p> | <p> اشک جو چشم خون فش سے گرا اس پہ جل جل کے گل کباب ہوا شیشہ دل تو چو رہو جاتا مین نے انگھون سے لے لیا اس کو ہنس دیا یار نے جو رات خلیق </p> |
|---|--|

غزل سودا

| | |
|---|--|
| <p> میں دشمن جان دہو نہ کراینا جو نکالا جب مست چمن سے ہو چلا گھر کو وہ لا کہتا ہی گھر سے بہتیرا گوشہ ابرو مانگا جو مین دکو تو کہا بس ہی ایک دن ای غنچہ سبب کیا ہی کہ تے ہی چمن مین اتنا ہی تو یوسف سے مشابہ کہ عدم یہ </p> | <p> سو حضرت دل سلم اللہ تعالیٰ غنچے نے صراحی لے اٹھا گل نے پیالہ دیکھے جو کوئی خون گرفتہ تو نکالا جتنے ہی تو چاہے میرے کوچے سے اٹھا لا گل چھارے ہی دامن تو نے پتھر کو سنبھالا پر دین چھپا اس کتین تجھ کو نکالا </p> |
|---|--|


| | |
|--|--|
| اس کچھ لڑنے سے پہلے دل کیونکہ براؤے فتنے ہی اٹھاتے ہو گئی پشت فلک حم سود تجھے کہتا ہوں خوبون سے ملتا | خی تیغ ہی اس پاس نہ حنجر ہی بجالا ہرگز نہ کسی گرتے کو ظالم نے سنبھالا تو اپنا غیب عاجز و دل پیچھے والا |
|--|--|

غزل مبد

| | |
|--|--|
| ہزار شک کہ خط صبح یار کا پہنچا دل شکفتہ کو پیغام یار کا پہنچا اگے یقین ہی وہاں سے ہزار لڑ لڑ گل تم اس کو رنگ خدا خاص مت شمار کرو ہمارے دیکھ کے اس موعد کو واسی صبا جہان کو مست کیا ایک نگاہ تیری امید اپنی طبیعت تو باغ باغ ہوئی | اسی کے ہاتھ ہی دار و مدار کا پہنچا گل فردہ کو مژدہ بہار کا پہنچا قدم جہان پر میرے گلے غدار کا پہنچا ہی قتل عام سے رنگین نگار کا پہنچا خیال کیا تیرے جہین شکار کا پہنچا ادھر بھی دیکھ کہ عالم خمار کا پہنچا پیام جب کہ بت گلے غدار کا پہنچا |
|--|--|

غزل جوان

| | |
|---|--|
| دیکھ دماغ عشق لہلہ فکر نے دیوان کیا سوز کی سینے میں اس کا جس نے ابھیر کشتہ اس کی تیغ کا ہوں جس پر اسماعیل گر مٹی بازار حسن کی درکنان دیکھ کوئی بچہ کوئی دیوانہ کوئی مجذوب | پہننے وہ خورشید تابان مطلع دیوان کیا آتش غمزدہ دلہ دو دنا فرمان کیا جان کر عید آپ کو کس شوق سے قربان کیا سود سودا جان کر بیعانا نقد جان کیا عشق نے اس کے پہ رنگ عالم امکان کیا |
|---|--|


 ای غمناں پرستی میں ہرگز
 خون ہر گھبراہٹ میں گھر بار
 وجہ حیرانی کھوں میں سے گیا اسی غمناں
 شیخ اپنی پاک دامانی کو نہ کر رکھتے
 جا خدا کو مان ہر دم بحث کر لہو پی
 ای جوان تو عند لیب گلشن توجید ہی

متصل جلوہ دکھا کیوں پلو پنہان کیا
 نیچے درگان کو رشک پیچھے در جان کیا
 میرے اس آئینہ دل نے مجھے حیران کیا
 ساقی دورانے مست بادۂ عرفان کیا
 مشرب اپنا بادۂ خوار کی کاہنے مان کیا
 کیوں بزم گل گریبان چاک تا دامن کیا

غزل قاسم

سچے وہی انداز میرے طر سخن کا
 اس غیرت خورشید نے مارا مجھے ارب
 ملبوس کا پابند نہیں ہی کبھی عاشق
 گنن کو بھی دیکھا تو وہاں لگ نہیں
 سی سیوتی کے پھول تھے ساوگی تیری
 بکھری ہوئی زلفین تیری اس چاندنی تیری

نالہ ہو سنا جس نے کبھی مرغ چمن کا
 جون خط شعاعی ہی ہر ایک تار کفن کا
 مجھ کو کو کیا فکری عریانی تن کا
 اندرے مطبوع تیرا رنگ بدن کا
 کیا تھری عالم تیرے سب ساختہ تیرا
 قاسم کو دیکھاتی نہیں سامان چاندھن

غزل شرر

میٹھی نگاہ کی چات پر دل ہی لگا ہوا
 آنکھوں کی طرح داغ کھلے ہیں یہاں ہزار
 قاتل کو میرے قتل سے آبانہ انفعال

ہی ان رسیلی آنکھوں میں شربت گھلا ہوا
 یکجا ہو تو دیکھاؤں میں سینہ جلا ہوا
 کچھ خون کر کے اور بھی وہ بہہ رہا ہوا

یا دیا گیا جو شام کو اس نے کا خط سبز
 واث ہوئی نہ اس کو یہ بہار سے
 شعر و سخن سے کیا کھلین عقدے نفاق
 تھرانہ کے قلزم فانی بین آن بھر
 دے ڈالنا نقد جان سر نہ بقول میر

سینے کا داغ ارسر نو پھر ہوا
 جون غنچہ ساری عمر رٹا دل کا ہوا
 مضمون ہی رقیب سے اکا کتھا ہوا
 مثل جناب دم بین مزاجی قبا ہوا
 شکر خدا کہ حق محبت ادا ہوا

غزل سودا

دل منت تپک نظر سے کہ پایا نہ جائے گا
 رخصت ہی باغبان کہ در او یک لہن چمن
 تیغ جھٹے یار سے دل ستر گھسیچو
 زاید گلہ سے مستوں کے باز آنے کا نہیں
 آویگا اس چمن میں نہ وہ یار خربلک
 آنے سے موج خط کی نہ ہو دل کی خلصی
 پہنچنے کے اس چمن میں نہ ہم داد کو کبھی
 کعبہ کا تو غم نکرا ہی شیخ بت شکن
 عمامہ کو اتار کے پڑھو نماز شیخ
 دمان و داغ تیغ جو دہو یا تو کیا ہوا
 ظالم نہ بین کہا تھا کہ اس خون سے درگزر

جیوں اشک پھر زمین سے اٹھایا نہ جائے گا
 جاوہان جہان پھر آیا نہ جائے گا
 پھر منہ نہ وفا کو ہم دیکھا یا نہ جائے گا
 تا مہکے ہیں لاک جھکا یا نہ جائے گا
 پانی گلوں کے منہ میں چوایا نہ جائے گا
 باند کا ہی لطف کیا ہر چھڑایا نہ جائے گا
 جیوں گل نہ چاک حیب سلا یا نہ جائے گا
 دل برہمن کا ہی کہ بنایا نہ جائے گا
 سجدے سے ورنہ سر کو اٹھایا نہ جائے گا
 عالم کے دل سے داغ دہلا یا نہ جائے گا
 سودا کا قتل ہی یہ چھپایا نہ جائے گا

غزل عاجز

| | | | |
|---------------|----------------|---------------|----------------|
| سجین کا آنا | سجین کا جانا | سجین کا دھنا | سجین کا ہنسنا |
| ہمار گلشن | نیت قیامت | غضب خدا کا | گلے کا کھلنا |
| سجینکی آنکھیں | سجینکی ملکھیں | سجینکی زلفیں | سجینکی باتیں |
| سداہن کبھی | سداہن چھی | سداہن جونی | سداہن ہر جا |
| تیری مگر کو | تیرے دین کو | تیرے لبوں کو | تیرے سخن کو |
| وہم سا بھیا | عدم ہو دیکھا | عقیق یا یا | میں خوب سمجھا |
| سخن ورون میں | قلندر ورون میں | مدبر ورون میں | جنو تنو میں |
| میں ہوں سخنور | میں ہوں قلندر | میں ہوں سیانا | میں ہوں دیوانا |
| میری رباعی | میرا مخمس | میرا تخلص | خیال میرا |
| ہی ربح مگوں | ہی عم کا پنجہ | ہی زور عاجز | ہی نقش دریا |

غزل نفی

| | |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| جس سے تیرے مینکا گل و پیام تھا | غنجہ تیرے سنا گل بہ مہکنا حرام تھا |
| وہ گل درخت سوریہ کا قتی تھی بہ | آتا وہ سرویہ کی توجہ کا غلام تھا |
| نرگس بھی آنکھ کھولے کھڑی تھی بانتھا | لالہ نے ہاتھ پیر دہرا پرچی سے جام تھا |
| سوسن سے یا سمن سے کھڑی ملے اس طرح | پر رشک جنے دیکھے سے ہر صبح و شام تھا |
| گلشن ہین باغبان کا نفی جا بجا عرض | سمٹا داور سرو پہ گل اہتمام تھا |

غزل نثار

| | |
|--|-------------------------------------|
| اُس کے قدموں سے لگی رہتی ہی دھڑکتی جی | خوب دنیا میں سر کرتی ہی اوقات جی |
| دستِ سرس ہلو نہیں جبکہ قدم تکتے ہیں | تو پری ہاتھوں میں کھلتی تیری کیا جی |
| عرض کیجی تو ہماری بھی قدم بوسہ تک | اُس کے قدموں سے لگا اب جو کسے جی |
| تو بھی اس طرح لگے گا میرے چھاتی سے بھی | شوخی جی طرح سے لگتی ہی تیرے جی |
| ہم تو بیاہوس ہے اُس کے قدم بوسہ سے | جلے قدموں سے لگی یار کے ہدیہ جی |
| فد قین یار کے مشاط لگا سنی ہیں نثار | گل مہندی پہ نہ لادوے کبھی آفات جی |

غزل

| | |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| لیا جو یار نے ہم سے پیامِ رخصت کا | تو بین لعل گیا بستے ہی نامِ رخصت کا |
| مثالِ شمع کے جب لگ شمع پڑے آؤ | سنا جو شوخی کے منہ سے کلامِ رخصت کا |
| چلا ہوں یار کے مجلسِ آتش کے اسی قاتی | مجھے پلڑے تو اب ایک عام کا رخصت کا |
| میانِ جو شکلِ صنم کی تھی سو تو سب بھی | امید واری ہی اب یہہ غلامِ رخصت کا |
| تم اپنے ظلم سے ہرگز نہ باز آؤ گے | چلا نظر سے بھی بھیجے سلامِ رخصت کا |

غزل علی

| | |
|---------------------------------------|---|
| کہو بلبل کو بچاؤ چمن سے اشیانِ اپنا | پڑھے گھر صد ہزار افسون ہو گا باغبانِ اپنا |
| اتھا کر بچلی بلبلِ چمن سے اشیانِ اپنا | لہا گل سے کہ یہ بہہ بے وفا ہم مکانِ اپنا |
| ہوئی جب باغ سے رخصت کہا رو رو | لکھا تجھابیوں کہ فصل گلِ این چھوینِ اپنا |

| | |
|---|--|
| <p>ارے صبا دیون چلے توجی اور جان چلا میر جلتا ہی جی اس بلبلیک کی عمر پہ چلی جب باغ سے بلبلی تھا کر خانمان اپنا نہ تو نے گل کیا اپنا نہ بلبلی باغبان اپنا چہہ حسرت رہ گئی کس کس مرے زندگی الم کہ اس طرح روئی کہ رسوا ہو گئی بلبلی مگر دل سے بتا رکھتا علی گوہر سے پیار</p> | <p>ولیکن طوق فخری کی طرح کہ کے نشان اپنا کہ گل کے آسے پروں لتا یا خانمان اپنا نچھو رائے بلبلی چمن میں کچھ نہ اپنا چمن میں کس طرح سیتی بنایا خانمان اپنا اگر ہو تا چمن اپنا گل اپنا باغبان اپنا دبا یا گئے آنکھوں نے تمامی خانمان اپنا وہ حکم شہی رکھتا تھا و تھا مہربان اپنا</p> |
|---|--|

غل سودا

| | |
|--|--|
| <p>باطل ہی تم سے دعویٰ شاع کو ہمیر کا آئینہ خانہ میں وہ حسبوقت آن بیٹھے خز شوق دل پہنچون پر گرنے جاننا طالب ہیں سیم فور کے خوابانہ جاننا</p> | <p>دیوان ہی ہمارا ایکہ جو ہر بکا پھر جس طرف کو دیکھا جلوہ ہی میں بکا ای خضر کب ہوں تیری محتاج ہر بکا احوال کن سمجھے عاشق کی ہی زربکا</p> |
|--|--|

غل قیس

| | |
|--|---|
| <p>جلے گلزار سے صبا د پھر آیا آلتا تن عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لبتا گالیان دیتے ہیں اسے خفا ہوتے ہیں نام جو اسنے سنا عشق کے پجاری کا</p> | <p>لایا نصیب ہی تیرا بلبلی شیدا آلتا یہ وہ جامہ ہی کہ جب کا نہیں سدا آلتا میرے یاروں سے وہ کرتے ہیں شو آلتا میرے درپر سے پھر آئے مسیحا آلتا</p> |
|--|---|

| | |
|--|--|
| یاد آیا جو مجھے کوئے صنم حشر دین قیس کی طرح سے ہو جائے ہزاروں مخمور نالہ کرنے سے میرے یار خفا ہوتا مای | در فردوس تلک جا کے پھر آیا التا پردہ محمل کا جو رکھتی کبھی لیلی التا رحم کی جا اسے آجاتا ہی غصہ التا |
|--|--|

غزل سودا

| | |
|--|--|
| دل کے نکرمان عشق اب تھا نہ ہو گیا شاید تھک رلف کی پہنچی تھی اس کو بو آنکھوں نے میرے سیکھ لی نیل کی جایت بہتر کہ اس کے ہاتھ سے قاتل ہوا ہون سودا سنبھال رکھ نکر اب خوف حشر کا | آباد اسکے آنسے ویرانہ ہو گیا جو ان دنوں مین دل میرا دیوانہ ہو گیا دریا میں شک جو گرا در دانہ ہو گیا ایسا پہلو ہون چاک اب شانہ ہو گیا لہر تیری عمر کا پیمانہ ہو گیا |
|--|--|

غزل خلیق

| | |
|--|--|
| کو چہ جانان ہمارا اب تو بک ہو گیا دست بلی انم کے ہاتھوں سے شتر زو کل تو تھی سہاں محبت اوڑن سار کی خو وصل کی سب ہی ہوئی معشوق کی آیت کے گلگشت چمن ہی اندون میں خلیق | خار خس رہ گزر کا فرس و گلشن ہو گیا قیس کا وادی میں خون سے رخ دامن ہو گیا ٹپے پکا یا جو ایسا آج دشمن ہو گیا کاوش غم نہایت جھکے شیون ہو گیا ریشک جسے گلوں کا چاک دامن ہو گیا |
|--|--|

غزل سراج

| | |
|--|--|
| قدیر سرور دہان تھا مجھے معلوم تھا گلشن دل میں عیان تھا مجھے معلوم تھا | |
|--|--|

| | |
|---|--|
| <p> دھوپ میں غمکے نیت جی گوجلایا افسوس خاک تیر قدم پاک کی ای نورین شب ہجرت کی اندھاری سے تنگ آیا یار نے ابرویہ ترکان سے مجھے صید کیا سب جگت دھونڈھے پھر امیو کو نپا یا گز روز و راز ان جہانئیں گونم ابروے یا میں سمجھا تھا اُس یار گوی نام و نشان دل پیدل نے کہا تھا سو ہوا آج سراج </p> | <p> پیوستہ میں امان تھا مجھے معلوم تھا سرمدیدہ جان تھا مجھے معلوم تھا رخ تیر نور نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا اسکنے تیر وکان تھا مجھے معلوم نہ تھا دلا گوشے میں مکان تھا مجھے معلوم نہ تھا ماہِ عید رمضان تھا مجھے معلوم نہ تھا یار پے نام و نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا کیا بلا سیف زباں تھا مجھے معلوم نہ تھا </p> |
|---|--|

غزل جہانگیر شہزادہ

| | |
|--|--|
| <p> گریار نہ ہو ساقی پیمانہ ہوا تو کیا ہم عشق کے بندے ہیں نہ یہ ہے چین و جب درد نہ ہو دل میں کہا عشق فراد ہو اس عشق کی آتش سے جلتے ہیں سبھی معشوق کے کانوں سے اتناک نہیں چہین جہانگیر سا شہزادہ تھا عشق سے وہ غافل </p> | <p> معمور شرابوں سے مینخانہ ہوا تو کیا گر گنجہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا گھٹنے کو بھلا گوی دیوانہ ہوا تو کیا گر شمع ہوئی تو کیا پروانہ ہوا تو کیا پہلے شک حیر یار و دروانہ ہوا تو کیا آباد ہوا تو کیا ویرانہ ہوا تو کیا </p> |
|--|--|

غزل شیدا

| | |
|---|---|
| <p> وہ کماندار تیرا مجھ پر پہہ احسان </p> | <p> دُوب کر دلیں میرے تیر کا پیکان </p> |
|---|---|

رہ کسی دوست پوچھانہ کسی دشمن نے
 امی جنوں تھکے تیرے تیرے صد جاہ
 بستر خاک ہی اور پیر ہی عریانی
 افرین ہی تیرے ہمت کو ترا بے شیدا

مدنوں شہر میں اپنا یہی سامان
 ٹوٹی باقی نہ حیرا تار گریبان رہا
 بے رفو بس ہو میرا چاک گریبان رہا
 عشق کا فر کا کیا آپ مسلمان رہا

غزل سیبی

ہی کون جو ہم سر ہو تیری جلوہ گر کا
 امی حضرت عشق ہم نے بھی دل اپنا لٹوا
 دعو انکر و عمل لبون پراجی اپنے
 پہر ذرہ خاک اس کی گلی کا بھی ہر یک دم
 ہوں شیفتہ واللہ میں یک عمر یہ اپنے
 اس کا کل مشکین کا جو شب تار

مکڑا تو ہی علماں کا چہرہ ہی پر یکا
 دیکھا نہ اتر چکھن بھی اس آہ سچر کا
 یہ فیض ہی سب میری خون جگر لگا
 حسرت سے فراحم ہی میری رگڑ کا
 اس شوخ پر یوشن کے کلاہ تتریکا
 تارا سا چمکتا ہی وہ حو باب زریکا

غزل سوز

عشق تھا کیا کہ جسے دل آگتا ہی رہا
 رات جب غصے ہو میرا پس آٹھکڑا
 بوسہ رخسار کا وعدہ کیا کسے وفا
 کون سی تھی وہ جدائی کی گھری جو عمر
 جس کو مچھل سے نکالا وہ باعید طلب

خار سا سنبہ میں میرے کچھ کھلتا ہی رہا
 میں نہ چھوڑا اس کا دامن وہ جھٹکتا ہی رہا
 کانکے موٹی تلگ تیرے لٹکتا ہی رہا
 ارزو صل میں یہہ دل پھٹکتا ہی رہا
 بر قدم پر راہ چلتے میں تھکتا ہی رہا

یہا بقول سوزالفت کی غلش تم کھوٹ
خار سینے میں میرے چہ کھٹکتا ہی رہا

غزل حیدری

وہ چاند سا مکھڑا نام خدا وہ رنگ سنہرا صل علی
وہ گول بدن سانچے میں ڈھلا وہ ہیکسا سر پایا صل علی
وہ گھنگر والے بال سیاہ وہ زلفین اسکی عین گرہ
وہ سحر جسم چشم نگاہ وہ ڈیدا چوڑا صل علی
تھی ہونٹوں پر یونٹسی کی دھڑکی وہ جیسی میں میں امیر
تھے دانت تہ جون موٹی ٹی لڑی ہر کا چمکا صل علی
وہ ابھری ابھری سخت پچین جو دیکھے انکو ہاتھ پیلے
وہ تھکے حورین رشک کریں وہ ناف کا نقشہ صل علی
گوہر بن ہو جاوے زبان تو بھی نہ ہو مجھ سے اسکا بیان
ای حیدری وہ محبوب جہان وہ دلبر رغا صل علی

غزل قطب

شب تو محفل میں میرے پاس جو آیا بیڑا
لگی کھنے کو اسم اسپر پڑا ہی میں نے
اُسے ہنسے گئے لکے مقابل میرے
میں تو بندہ ہوا یون تیرا مجھ پرستم تو شکر
میں نے پوچھا تہ صنم نے مگایا بیڑا
ہم نے شک کے لئے اسوقت نہ کھایا بیڑا
تھکے بیٹے میرے منہ میں جو آیا بیڑا
قتلیر کے بھلا جان اٹھایا بیڑا

غزل سودا

| | |
|---------------------------------------|----------------------------------|
| گہولی گرہ جو غنچے کی تو نے تو کیا عجب | بہ دل کھلے جو چہرے تو ہوا می صبا |
| گل داد عند لب کو پہنچا تو کیا ہوا | فریاد کو میری ہی پہنچا تیرا عجب |
| اسلام چہو رہنے کیا کفر اختیار | تو بھی تو کوئی ہو میری جان شناعب |
| یکانہ وارا کے نہ پوچھا کبھی ہمیں | تو بھی تو کوئی ہو میری جان شناعب |
| کی سیر ملک ملک کی سودا بھی ویلے | ای شیخ فیکہ کی ہی آب و ہوا عجب |

غزل فغان

| | |
|-------------------------------------|--|
| پردہ غفلت کا جب مجھ پائے آتا ہی ہوا | دیگھ میری چشم تر کو رو کے پھر جاتا ہی ہوا |
| خار تر کان کے میرے جسے ہو میں پایا | گرد آلودگی کے میری تے نہیں باتا ہی ہوا |
| رات سنکڑاہ کا نالہ میرے دلدار نے | یوں کہا کیوں اسکی آنکھوں میں نہیں آتا ہی ہوا |
| ٹوٹی جا کر کیے کہ میری طرف سے کتن | کیا ہوا اب الگ جو مجھ نہیں آتا ہی ہوا |
| پڑھ گئے یہ مصرع فغان کا اُس نے قاصد | بہ وہ آنکھیں میں کہ جسکو دیکھ اڑ جاتا ہی ہوا |

غزل سودا

| | |
|----------------------------------|-------------------------------------|
| نالہ سینے سے کر یہ غم سفر آخر شب | راہ رو چلنے پہ باندھے ہی کمر آخر شب |
| سانس تھندی کسی مایوس کی پی ریشم | گڑبے ہی تیرے کو چہ سے گذر آخر شب |

| | |
|--|---|
| مژدہ وصلیج تیرا بار منجھے یوں پہنچا رو کو نلے کو نہ لب پر تو کروں کیا ایدل انتہا عیش چمن کی جو تو دیکھا چاہے صورت ماہ شب میت وینچم سودا | جون مہ عید کے صایم کو خبر آخر شب شام تا شیریں نے سین اثر آخر شب نرمستان پہ نظر غور سے آخر شب کچھ وصل جلوے سے آیا وہ نظر آخر شب |
|--|---|

غزل سوز

| | |
|--|---|
| ہمارا پاس بھی گلے نہ گلے آئے صاحب کیسے لینے دینے میں نہیں کوئے میں تھے ہیں پر تھے ولکے پیچے سو نو اسکے یوں کیا بھی لچل جان بھی الہا کریم ہوئے رخصت قیامت تک پسلی کہنے سے کو و غایت | نہیں کچھ راہ ملنے کی مجھے بللے صاحب تمہارا غم سنا تا ہی سے سجھا صاحب اگر یہ جان بھی رکا رہی سنا تا صاحب تمہارا کام پورا ہو چکا اب جا صاحب کھڑے رہ کر بھلا اس سوز کو گردائے صاحب |
|--|---|

غزل تابان

| | |
|--|--|
| ہمکے فغان تو باغ میں زہنہا غریب سیر حرم کو چھوڑ کرے گلہ نو دیکھ آتا ہی رجم مجھ کو کہ گلچین کے ہاتھ سے تنہا تو ہی خراب نہیں گلہ نو کے ہاتھ | صبا دہو عبادا خبر دار غریب تو کس ملکہ میں بیگا گرفتار غریب نو کہنچتی ہی سخت پہ آزار غریب تابان ہوئی اس طرح کس خواہ غریب |
|--|--|

غزل نور

| | |
|---------------------------------|--------------------------------------|
| کہے ہی تو تو کیو ضم عجیب و غریب | ولے ہی تو بھی خدا کی قبح عجیب و غریب |
|---------------------------------|--------------------------------------|

| | |
|---|---|
| <p>درمان و جان تو بند رکھے پت تمام شب خانہ خراب جس سے ہی رلفو نہیں ملے دل چھاتی پر مثل مار سیہ لوت قی رہی محفل میں ڈر کے ضبط سے ساقی کے روڑ فطرے تھے یا تھے یار نیزہ الہا جس آہ لک لگنے بھی دیا نہ مجھے غم وصل میں</p> | <p>پہاں تھرا اور تھی تیری چوکھٹ تمام شب روح اپنے کھٹ سے رہتی ہی پر گھٹ تمام شب اس لہن غمیری کی پر یک لہ تمام شب آنسو بیا کیا جو میں غٹ غٹ تمام شب لخت جگر بہا کئے کت کت تمام شب جھلا سیوئے اسنے کہا پت تمام شب</p> |
|---|---|

غزل

| | |
|--|--|
| <p>کچھ مکھ کو دیکھ جس سنی رسوا اگلاب پر باغبان چین سنی گلستانہ باندھ کر بلبل ہی بک شیفٹہ حسن گل رفا لیون پایمال افت باد خزان نہ ہو سروی سے اب انس کے اور باد آہ کے پے وصل گلزار بچے آرزو نہیں</p> | <p>ہی پے و قارتب سے پر یک جا بجی گلزار لادای سوت سبتہ تیرے کن گلزار کتر یا ہی غم سے چاک ایک قبا گلزار بچہ مکھ آگھن چین من ہوا خود نما گلزار داغون سے غم کے گلشن دل میں گلزار ہی دین غم لیب کے نت مدعا گلزار</p> |
|--|--|

سنگ و بوشو میرا شکسے سراج | پڑدوہ ہو چمن سے ہوا ہی جدا گلاب

غزل سراج

یا الہی منظر یوں کہان ہی میرا آفتاب
 ہی بجا گرد و رسین یا و ن عشق کے استاد
 عشق میدان میں جب سے ہوتا بیت
 بے جہائی سے ہمارا ساتھ ہو میں بات کہ
 زلف نیری ناگنی کالی ہی میری کاجال
 خوشنما ہی ناک میں نیری عجائبات
 اسی سجن جینا یوں کچھ غم کے اگر سے جون
 کون دن ہو گا کہ جس دن پوینے بیگا جانا
 ہی کتابی چہرہ جانا گلستان کی کتاب
 دل نے میرے تب سے پایا شرہ فانی کا کتاب
 مہربانی کرستم منکر تو ای عالم جناب
 ہر کسی زہر سے مجھ کو چڑھے ہی چپ
 حلقہ درگوشتیں خجالت ہو اور خوش
 تجھ پر میں غم ہی آتش تن اگنی تھی دل کتاب

غزل سراج

یا الہی گر نظر آوے میرا محبوب خوب
 بلبل گلشن غزل خوان ہی ذائق گل سنی
 ارہ غم کر چلے سر پر مثال زکر یا
 از مایا ہوں کہ درد سری فکر دینی
 دل کے سپارہ کو پیکل کر رکھے میں غم
 سبزی حط خوشنما ہی تجھ بونگے کیا
 یوسف حصری کب آجکا میرا سنی سراج
 ہوش کے لشکر کو گر اگر کرے غلوب
 گر ملین آسین دو نو طالب مطلوب خوب
 یار کے جو رو جھاپر صبر جیوں ابوب خوب
 سب سے بے پروا ہو ہی عالم محمد خوب
 جدول رخم جفا سے ہی ایسے ابل خوب
 جیونکہ پانی کے کنارے پر لگے پی خوب
 از سر نو ہو نور دبرہ میغوب خوب

غزل فاضل

| | |
|---|--|
| <p>خجستہ ہر زمین میں سما جائے آفتاب تاج صبح بیچ لو ماب پر اکھائے آفتاب سو سو طرح کے بنکے اگر آوے آفتاب رنگ شفق ہزار بنا لائے آفتاب درہ بھی دیکھ لیوے تو گھبراؤ آفتاب در تارہوں اس طرح سے نہ چلیا آفتاب</p> | <p>اسخو برو کے آگے اگر آئے آفتاب گرفت شام اسے تابان کو دیکھئے اس شمع رو کے روبرو کب تاب لائے کب سرخ رو ہو روبرو اس سرخ رنگ لائے اس میں جہین کے جلوہ پر نور کو اگر فاضل تو اس کی تشنہ چران میں غلجھا</p> |
|---|--|

غزل سوز

| | |
|---|---|
| <p>لگ رہی ہے الگ دلیہن ہو رہی ہے جی کہنا گر ملا تا ہی اس کو تو بلالہ و شستا اب تو کچھ باقی نہیں ہے جان میں کتبک غما بچہ کو آتا ہی تو جلدی الگ چھت بادشاہ سب خرابی انکی ان آنکھوں کا ہونا نہ خراب اور سب کاموں سے اسکا کارنا بیگنا ہونا</p> | <p>یار و منت رو رو چھو کو میرے منہ پر تم گلہ دم کو میں سوے ہوں تا کب آن تو ٹھہرا رہے یہ کہو میری طرف سے جا کے اس میر کو جان بلب ہنوتوں سے یہی آئینکایا بظنظار آنکھیں تو پیچھے لگین تجھے سنگدل کے دھنیاں اس سے کہہ دو سوز فرما ہی تو جاتا ہی کہنا</p> |
|---|---|

غزل غم

| | |
|---|--|
| <p>اتش غم سے دل ہوا ہی کباب جون ہی اتش بے مضطرب سیما</p> | <p>ای سجن تجھ برہ بین ہوں بیتاب دل کو تجھ غم میں بے تسری ہی</p> |
|---|--|

تاب دیدار نہ رہا مجھ کو :
گرمی غم سے ہوشن جاتا ہی
ماہ نو گرجہ ہی ہلا لی وقت
غم کی فہرست سے لکھا ہی جو

تاب دکھلا لیا ہی مجھ سے تاب
اپنے مکہ کے عرق سے ڈال گلا
بیت ابرو کانے دیا ہی جواب
فردا من یہ سب بچو نکاحا

غزل سودا

گرچہ ہوں زیر فلک نالہ شبنم نصیب
جب تک اکو ہی تیری لف گہ گہیرے
تو تے دل کو نہ بناتے مین کس کو دیکھا
جرم کو غیر کرے تو بھی معائب ہو مین
کوئی تو کشتہ ابرو ہی کوئی مر کا کنا
کیسا خاک و شاہ نجف ہی سودا

پیر سے کیا کروں بار و نہاں یا نصیب
تسقدیر ہمہ دل دیو نہ ہی زخم نصیب
ظاہر و دیر مین مہر گھڑنیں تعمیر نصیب
سنگینہ نجف کوئی دیکھا ہی تعمیر نصیب
تیغ قسمت مین کسی کی ہی کوئی تعمیر نصیب
حق تعالیٰ کرے اس طرح کی نصیب

رویف یا

غزل انشا

پھر جو آنکھ مین اس لف غیر نکاشا
کھجوری چوٹی پہ کی تھی کب دہو مین
لت اس کے بالوں کے غصہ مین آنکھ مین
مگر دوزلف مددگار چشم تھے کہ میرا

کہ موج اشک ہو اپنے استہین کا بیت
جگہ کو کات گیا شوخ یا سہین کا بیت
نہ ایسا ہو نکاحا صحر ملک چہین کا بیت
دسے ہی دل نگہ سحر آفرین کا بیت

Date: 1.6.2020

غزل پیدار

چپ چپائے چپ کی باتیں تنہے دیکھا یا چپ
 می بھی چپ مینا بھی چپ سا غم بھی چپ مینو چپ
 باغین دیکھا تجھ کچھ نہ تھا وقت خزان
 گل بھی چپ بلب بھی چپ ریکان بھی چپ گلزار چپ
 یار تو ہیا ہولت نہیں دنیا کے .. میچ
 خلق چپ اخلاص چپ بازار چپ گفتار چپ
 محسب تو حال سے دنیا کے کیوں ہی بے خبر
 وہ لگا کھنے کو چپ سو بار چپ ہر بار چپ
 مطرب بھی چپ اور آہ چپ اور چپ کے آگے وہ صنم
 چمک چپ مردنگ چپ قانون کے سب تار چپ
 جب وہ قاتل ہو گیا چپ اس کے باعث کس سب

مین بھی چپ مفتی بھی چپ قاضی کا سب گھر با چپ
 چپ چمائے چپ کی باتن اور سے تو جل کے پوچھ
 لب بھی چپ ہی اور لسان چپ دیدہ پیدار چپ

رہیف ناما

غزل سودا

| | |
|--|---|
| <p> ہندو ہاں بت پرست مسلمانا خدایت اس دور ہاں گئی میری موت کی انکھ بھو دیکھا ہی جب سے رنگ کفک تیرا ہوا ہاں چاہے کہ عکس دست رہے تجھن جلوہ گر اوارگی سے خوش ہو نہیں انسان کہ بعد مرگ سودا سے شخص کے تباہ آرزوہ کیجئے </p> | <p> پوچھو ہوں ہاں اس کو جو ہوا پر یہ معدوم ہی جہاں ہاں چشم جیسا پرست آتش کو چھوڑ کر ہوئے ہاں جناس پرست اینہ دار دل کو رکھ اپنے صفایا پرست ہر ذرہ میری خاک کا ہو و ہوا پرست ای خود پرست جیف نہاں تو وفا پرست </p> |
|--|---|

غزل رضا

| | |
|---|---|
| <p> ہاں نیت وہ پہو فاکس کا ہی دوست کسے تو نے کی وفا ہم درکنار دوست دل سا اپنے دشمن ہو گیا دوست تو سے توقع مت رکھو دوست اپنا تو اسے مت جانو </p> | <p> ٹائے وہ نا آشنا کس کا ہی دوست ہاں بھلا تو ہی بنا کس کا ہی دوست کوئی دنیا میں بھلا کس کا ہی دوست مجھے یوں وہ پھر گیا کس کا ہی دوست وہ سنگم ای رضا کس کا ہی دوست </p> |
|---|---|

غزل سراج

| | |
|----------------------------------|----------------------------|
| ادائے دل فریب سرفقامت | قیامت ہی قیامت ہی قیامت |
| شہید خنجر الفت ہوا ہون | سلامت ہی سلامت ہی سلامت |
| نہ کمر ناجی کو قربان تجھ قدیم پر | ندامت ہی ندامت ہی ندامت |
| جماعت میں پری رویوں کی کھجکھو | امامت ہی امامت ہی امامت |
| سراج اب عشق کے درپن کا صیقل | ملاامت ہی ملاامت ہی ملاامت |

غزل میر

| | |
|-----------------------------|-----------------------------|
| وصل دہر نہ تک ہوا قسمت | مرچلے ہجر میں بھی یا قسمت |
| ایک بوسے پہ بھی نہ صلح ہوئی | ہمنے دیکھی تھبت لڑ قسمت |
| شیخ خبت کچھے مجھے دیدار | وہاں بھی ہریک کی ہی قسمت |
| پھول جن ہاتھوں سے بھونکے | زخم تیغ ان سے اپنی تھا قسمت |
| کیا ازل میں ملنے لوگوں کو | تھی ہماری بھی میر کیا قسمت |

غزل مسافر

| | |
|-------------------------------|---------------------------|
| ہائے کس سے کھون میں دل کی بات | روتے روتے گئی ہی ساری رات |
| پھر نہ آیا کچھے رحم ہر چہند | سنے احوال کو میرے پیہ ہاز |
| کچھے گالی و جھڑکیاں کھاتے | الغرض لے گیا سب اوقات |
| کیا بھلا ہو گیا تیرے دلو | چھوڑ دی تھے تو رز و نکات |

| | |
|-----------------------------|--------------------------|
| نہ کبھی خط نہ گاہ پیغا می | لب تلک اس طرح ہمارے سنا |
| اب تو آجھہ طرف ارے قاتل | جان جاتی ہی وقت ہی سکتا |
| ہر دم عالم سے کچھ نہیں مطلب | بس مسافر کو ایک تیری ذات |

غزل سودا

| | |
|------------------------------------|---|
| نکار سطر ابرو یار بسم اللہ کی صورت | قد رخسار پایا ہی الف اللہ کی صورت |
| رلف والیل رخ والفجر زرخش کوثر | نمایاں ہی سوا و خط کلام اللہ کی صورت |
| زلیخا کی نمط کو رد دلین سورہ یوسف | جو تجھ کو چاہیے اگر ملے دلخواہ کی صورت |
| شکر الحمد للہ بعد مدت جیز منزل نے | دلکھائی عشق کے صحرا میں ہموارہ کی صورت |
| الہ شرح ہوا عالم میں تیرا عشق امی | نہ تنہا ہو کے دریا جنوں میں ماہ کی صورت |

غزل سوز

| | |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| بہر لوگ عبت لیتے ہیں جو نام محبت | وہ یہ نہیں جانتے ہو سارا انجام محبت |
| ہی نزع کے مات خمار اسکا کشدہ | میں دل پہ یہ گہتا ہوں نہ پی جام محبت |
| یہاں عجب ساعت بدگی کہ جس وقت | لائی تھی جبار سے پیغام محبت |
| رسوائی عالم میرے طالع میں لکھی تھی | ہو کوئی الہی کوئی بد نام محبت |
| ہو تلخ دیا تھے جو بوسہ توڑا کیا | شیرین ہمیں ہی ایسے تو دشنام محبت |
| باتوں پہ بجا ہو بنکی ای سوز کہ انکا | عرصہ نہیں رکھتا ہی کچھ ایا محبت |

رویف تا

غزل رضا

| | |
|--|---|
| <p>جہ پہ جو نہیں ملتا ہی یار سو کیا بائٹ ہی قتل کو عاشق لے بس تیج نگہ کا فی شاید میرے سینے میں دل غن نکیوں مانیں گے کہا تیرا قرار یہ تھانگے حیران ہو نہیں سہیں اب در در رضا اپنا</p> | <p>اتنا ہی جواب ہم سے میرا سو کیا بائٹ کھنچے ہی جو تو مجھ پر تلوار سو کیا بائٹ رہتی ہنسن آکھیں خونبار سو کیا بائٹ کرتے ہو جواب پر دم انکار سو کیا بائٹ کرتے ہنسن جو اسے اظہار سو کیا بائٹ</p> |
|--|---|

غزل تمنا

| | |
|---|---|
| <p>زلفوں کا دام پھینکنا ہم پر عبث عبث ہر طرح تھو قتی کرنا میری سا بچی بات کو اصلاح پر فراخ نہیں ہی تھا وہ شوخ پلکھوں کی استین سے کافی ہی شیخ تو امی شک چشم یار کا شہرہ مگر رکھ نقشہ گلے کا اس کے تمنا ہی دل سے نقش</p> | <p>بلکہ ایک اپنے کیسو بے خم پر عبث عبث سو گند کھانا میری قسم پر عبث عبث خط پر عبث عبث ہی قلم پر عبث عبث رکھتا ہی ہاٹ دیدہ نم پر عبث عبث بدنامی میریے شور و سنم پر عبث عبث تہمت ہی صرف باغ ارم پر عبث عبث</p> |
|---|---|

غزل سودا

| | |
|---|---|
| <p>سیرۂ وقت خزان گلشن میں جا نا ہی چہرے کو ہم سے نقاب اندر چھپا نا ہی لذی سو گزری جو کچھ اس کا فسانہ ہی</p> | <p>جس کے خطا تریے تو اس سے دل لگانا ہی ابر میں ای یار رہ سکتا ہی کتا آفتاب پوچھتے کیا ہو کہ شب اس طرح گزری چہتہ</p> |
|---|---|

| | |
|--|---|
| ما صا داغ جگر خون سمجھنچا تا قدم خیرت ای سودا نہیں ہی مقتضی است با تو | جل چھا جب تب آتش کو بجھا نا عیث جی کو دوری میں بھیرا کو منہہ دکھا نا عیث |
|--|---|

غزل سوز

| | |
|---|--|
| نئی صحبت نے اپنے شوخ کو تاثیر کیا باعث خبر لے اپنے دیوانے کی جلدی جا کے زندا نہیں شکست و ریخت پر گھر کی جھانک نہیں ہی با بہار آئی ہی ہر دم سوز کو دل سے تم ہو غافل | ظلام اس کو کر سکتی نہیں اکثر کیا باعث نہیں آتی صدائے نالہ زنجیر کیا باعث ہمارا خانہ دلی نہ کی تعمیر کیا باعث نہیں کرتے ہو دیوانے کی کچھ تبیر کیا باعث |
|---|--|

غزل شجاعت علی

| | |
|---|--|
| نہن گھاسی کوئی دستان آج یہ قد سر سہی پر چشم زر گس بہار بوستان گل روی بر میں مصور کھینچ لے تصویر اسکی میری طوطی طبع باشندہ لبنا دین بولد ترش ہو چین چین ہو شجاعت کیا چلے اسجا دیے ری | غلام آسائیر ہے سیر و جوان آج ختم بس کر گیا ہی باغبان آج نکل جل جاہان سے ای خزان آج لہ لیکتا حسنین ہی مومیا آج ذرا جا تو لب شکر شان آج ہوئی دشوار بچہ پر کیا زبان آج دل دور ہی وہی شوکت زبان آج |
|---|--|

غزل سوز

غزل اش

| | |
|--|---|
| ہی اندون کچھ اور ہی سرکار کا فراج کیا پوچھتے ہو مجھ سے دل نگار کا فراج تیا پوچھتے ہو مجھ سے گنہگار کا فراج ملتا نہیں ہی ترک تنگوار کا فراج بگڑے نہ تاکہ قاتل تو بخوار کا فراج مازک پی اسکی نرگس بیمار کا فراج | ہاتھ آوے کے آپ سے عیار کا فراج فضل خدا سے خیر ہر حال شکر ہی حضرت سلامت آپ سے بولتا نہیں سطح دخل پا کیا کیجئے کیا نہیں چھپ چھپ کے کر نظارہ خبر دار اسط انکھیں مل گئے اش تو اسکو نہ بکھیرو |
|--|---|

غزل سراج

| | |
|--|--|
| عاجز کی التماس کو کرنا قبول آج تیری برہ کیے درو سے ہی دلین آج دلین لگی ہی ہجرتی بر چھپی کی ہول آج مر جھار ٹاپی صحن گلستان میں پھول آج دین محمدی کو کیا ہوں قبول آج | اپنا جمال بچھو دکھانا رسول آج ای مہربان طیب شتابی علج کج مرہم تیری وصال کا لازم ہی صنم پیو باج بزم بلبس نالان خراب بے فکر ہوں غدا ب قیمت اسی سرا |
|--|--|

غزل سراج

| | |
|-------------------------------|-----------------------------|
| جست پایا ہوں میں سجن کا گنج | طبع میری ہوئی ہی گو ہر سنج |
| عشق بازی میں نہیں ہی اور بساط | دل کو کرنا ہوں مہرہ سطر سنج |
| زلف تیری نے امی پر می پیکر | دل عشاق کو دیا ہی شنج |
| ماہ رو لگیا ہوں میں تسخیر | شب ہجران کا بسکہ کھینچا رنج |
| ای سراج اب انجھون کے پانی سے | لب ہو زیر چشم کے کا رنج |

رویف جی

غزل ترقی

| | |
|--|---|
| ہی عجب لذت شکار فغن ترے تیر و نک | جسکا چہرہ ہو رہا ہی رنج و نک |
| گل جو دیکھی شکل مخمور ہنسنے تصویر نک | ایک مشت استخوان تھی لادھون زنجیر نک |
| خون کے قطر و نکا عالم تو میرے شکوہ نیند نک | بعل نک کے حکمتے ہیں پڑے ہیرون کے بیچ نک |
| بلبلوں کو مبارک ہو بہہ گلگشت چین | لادھو گل کا نہ کیجو ذکر دیگر و نک |
| اگے دل ہوتا تھا پہل اسکا میری آہ نک | اگیا کیا فرق اب آہو کے تاثیر و نک |
| گر وقع میں کھینچی ہو اس سبھا کی شبیر | جان پڑ جاو مصور اس تصویر و نک |
| وہ خمار کڑیاں بکھرے ہو بالوں میں یوں | جس طرح دوست جکڑے ہو وین و نک |
| قاصد کیا خط لکھوں میں کو فرط شوق سے | خوت ہو جائی مطلب چہرے تحریر و نک |
| گفتگو اس یار کی کیا بات ہی کیا گھات ہی | سار فحل کو لگا لیتا ہی تقریر و نک |

سو اگر فتنہ دلو نہ لادو سخن کی بیج
پانی پو پہ گئے میرے اعضا میں کی راہ
جن نے نہ دیکھی ہو شفق صبح کی بہار
وہ خار سنج رو نہیں ابل جنوں کے پاس
کل رخت بہار تھی شبنم صفت میں روز
آتش کہہ میں دیکھ شعلہ ہی پے توار
بعد از شباب ہوں تیری انکھیاں زانو
سو دامن اپنے یار سے چاٹا کہ کچھ کھون

جون غنچہ سوز زبان ہی اسکے دہن کے بیج
باقی ہی جون جناب نفس پیرن کے بیج
اگر تیرے شہید کو دیکھے کفن کے بیج
پابوس کو میرے جو نہ پہنچا ہوں کے بیج
رو بہار ایک گل کے گلے لگ چن کے بیج
آرام دل جلوں کو نہیں ہی وطن کے بیج
ہوتی ہی روز کیف شراب پس کے بیج
ایسی کی ایک نگہ کہ رہی من کی غنچہ بیج

غزل حسرت

کل جو پہنچی تیری آواز میرے کان کے بیج
یہاں تلک رو تیرے غم میں کہ رو رو
سازبان محفل لیلیٰ کو ادھر تک لیچل
وایے امی فصل خزان سیر نہ لکھا کل گو
رو رو ایک شاخ پہ گل مٹھے ہوئی بلبل

اگئی سنتی ہی بس جان میری جا بیج
نام غم نہ رکا دیدہ گریان کے بیج
خاک مجنوں کی بھٹکتی ہی بہا بیج
اور ہی رنگ ہوا باغ کا ایک ان کے بیج
حسرت اس شعر کو پڑھتی تھی گلستان کے بیج

غزل تابان

| | |
|--|---|
| <p>دلیں میرے لگی ہی یہہ تلوار پطرح پیدا ہو ہی مجھ کو یہہ ازار پطرح نہنے سجایا چیرہ بلد ار پطرح زاہد کی فکر میں ہی وہ میخوار پطرح کیسی ہو ہی اب تو میرا ر پطرح بلبل ہوئی ہی ابلے گرفتار پطرح ہی فوج خط کی گرد نمودار پطرح اگلے ہو ہی مجھ سے وہ بنیرار پطرح</p> | <p>ابرو تیری نے مجھ پہ کیا وارہ پطرح مکن نہیں نہ عشق سے فاتھوں کی بجائے عالم تمہاریے پیچ میں آویگا آج جان پکڑ لیا اسکے پیچ پٹے کا شرب آج لایا جانے کہ آج کس عاشق کی خاطر مکن نہیں قفس سے کہ گل تک پہنچ سکے خات خد اکریے یہہ تیرے ملک سنلو تابان تبا تہ یار کو کیوں نکر منائے</p> |
|--|---|

غزل سودا

| | |
|---|---|
| <p>کھب گئی دلیں سہار لیک پروان کی طرح کچنہ ہی ہی غانہ خراب اس کے بچا کی طرح سیل مجھہ اشک کے برگر ہی ویرانی کی طرح سیکھ لی زلفوں سے تیرے لئے بل گھانے کی طرح ورنہ گلشن میں ہی میری کون سا جان کی طرح تو کر کعبہ بناتے ہیں یہہ تہانے کی طرح چہرہ نظر آتی ہی ای سوہا بہار آنے کی طرح</p> | <p>شمع میں ہر چند ہی سہر گز جان کی طرح یا نسیم یا نگہ یا وعدہ یا گاہے پیام بجھ بن اکہوں میری ہر دم ہو صحرائیں کات کر پلتے ہی ناگن تب اثر کرتا ہی زہر بلبلوں کو دیتے ہوں دیوان فغانی کا دین رس گھر کیا اپنا تاج دل کو میرے دیکھ شکست جا گل تو زین میں گلچیں باغیان جو گل</p> |
|---|---|

غزل سراج

| | |
|-------------------------------|---------------------------------|
| سہ پہر سے تیرے ہوئی تابان صبح | تو نہ ہو شرم سے پشیمان صبح |
| میرے رونے سے یار نہ ہوتا ہی | اشک شبنم سستی ہی خندان صبح |
| ہی تیرے حسن کی تجلی دیکھ | پیر میں پاک تاگر بیان صبح |
| بستہ مقبول ہی دعلے سحر | ہی مجھ انکھوں میں نور ایمان صبح |
| ای سراج آفتاب رو آیا | ہی میرے گھر میں آج مہمان آج |

رویف خا

| | |
|------------------------------|--------------------------------|
| لب تیرا مثل غیفہ تر ہی شوخ | فتنہ چشم پر غضب ہی شوخ |
| سیلھے لے تجھ سے شوخیاں کوئی | تجھ سے عالم میں گوئی کب ہی شوخ |
| ہو وفا تجھ سے ہی یہہو البچین | پوفائی کا کیا عجب ہی شوخ |
| نام ہو کیون نہ دلربا تیرا | دل ہی کی تو تجھے طلب ہی شوخ |
| پاس ہی اپنی بات کا تو آ | کل کے وعدے کی آج شب ہی شوخ |
| نور گھائل سے ماہ کی مانند | انہی بے مہر ہی کس سبب ہی شوخ |

غزل سوز

| | |
|------------------------------------|--|
| گالیوں ہم تیرے نہیں ای ماہ تلخ | لیون تجھے لگتی ہی تا انصاف میری آہ تلخ |
| اس لب شیریں کی حشر میں ہوا ہوا بان | زندگانی کیون ہوئی مجھ پر میرے اللہ تلخ |

شکری اسکا زبان کی ہم سے لذت چھٹکا
 زہر بھی مٹھا ہی اسکے ہاتھ کا جو جھکود
 سوز دل مینے کا تو پوچھے اگر مجھ سے علما

جو ملا سوٹھا لیا تھا خواہ شیریں خواہ تلخ
 تو مجھے کتنا ہی کیوں ای ناصح بد راہ تلخ
 ہی محبت کا فرہ میٹھا ولے پر ماہ تلخ

غزل یقین

میرے پرچاک گریبان سے ہی رفو گستاخ
 کرے ہی آئینہ سچ نکلتے چینی خستن
 تیرے ادب سے گیا ہوں جنوں کو ایسا بھولا
 میں بس دلیری سے پیسا ہوں خون دل اپنا
 ہزار شکری یقین من اگرچہ ہوں مقدر

نہ میرے زخم سے مرہم کی ار رو گستاخ
 نہ تو اسلوب اتنا بھی رو برو گستاخ
 کہ ہاتھ جب گویا نہ تھا کبھی گستاخ
 نہ جوں شب کے پینے میں ہی سبھی گستاخ
 نہیں ہی مجھ سے ہی ہرگز وہ تند خو گستاخ

روایف وال

غزل سراج

بندہ ہوں دل سے تیرا پران یا محمدؐ
 الودگی سے تن کے ہی چھپے یہ سخت مشکل
 سیارہ جگر میں آیت ہی یاد تیری
 امیندی تیرے سے خوشی کے دن شفاعت
 تجھے ذات کی ثناء میں لو لاک حق تعالیٰ
 تجھ کو کہے ہیں احمد محمود بھی کھے ہیں

تجھے نام پر لائوں قسربان یا محمدؐ
 اپنے کرم سے کرنا آسان یا محمدؐ
 نازل ہی تجھ صفت میں قسربان یا محمدؐ
 مجلس میں اپنے کرنا چہان یا محمدؐ
 ہی جسم و چہان کا تو جان یا محمدؐ
 ہی اسم ذات تیرا رحمان یا محمدؐ

رکھتا ہی آس ہر دم تجھ سے سراج یا شام
رکھتے آخرت کو ثابت ایمان یا محمد

غزل

یا الہی کب ملے گا وہ جوان سرو قد
رو در جان اپنا سمجھتا ہوں تجھے ای گلبدن
روز شب پڑھتا ہوں اپنے قل سوا اللہ
رات دن مجھ کو وظیفہ ہی سوا اللہ
لم یلد کوئی نہیں دنیا میں ہی لیکن خدا
ذات ہی اس کی بقا جسب فنا فی اللہ
اوں دلم دویم یکن سیوم کہ کفو اللہ
دو جہان تیرا دم بولہ جو رکھتا ہی سند

غزل سودا

اشک کب ہی شناسا گھر سے پیوند
دل کو میرے نہ جدا دل سے کرا اپنے ظالم
صاحب درد کی ہی کو نظر سے پیوند
دامن ابر بچھڑتا ہی جو اتنا شاید
بہن کیا ہوں بہت خون جگر سے پیوند
کون ایسا ہی جسے دست پہن سنا
کسی عاشق کے ہوا دیدہ تر سے پیوند
شیشہ توڑتے تو کرین ہم بھی مہر سے پیوند
لہجہ کیوں ہی عبت ناز طیب کا سوا
درد کو دیکھتے نہیں درد جگر سے پیوند

غزل

نہ لگی مجھ کو جب اس بار طرہ دار کی گیند
دست رس ہو تو تیرے سبب پر رو
ان نے مجرم کو سنبھال اور بھی تیار کی گیند
قرص خورشید کی اور لہو انوار کی گیند
تھی پہرہ رو کی ہوئی کس مجرم اس کی گیند
کہ نہ چاہتا تھا اور ہو تیری دستار کی گیند
جھٹ پلٹ کے لگے پیچ میں جھانے کے میرے
رکھے ہی ماہ شب چارو ہم و لیکن پہرہ

| | |
|--|---|
| گر دھیش طلدی کی کرن تلو اکو شال دوال کی توجوت جچے کچھ نلکے لکے فرمانے وہ ہل مل کے غزل کو انشا کو | میں ہمہ لالہ ہوں بنا اطلس گلزار کی گیند اب بنا پھینکے ہی کجواب کی شرال کی وہ کیا جواب بنی کا عدا شعار کی گیند |
|--|---|

غزل نظر

| | |
|---|--|
| چھو تپازانہ کم نہ مجھو لا ازار بند ہر یک قدم پہ شوخ کے زانو کے درجیا گو باکناری باد دھیش کے سوا میں ہاں تھے میرا کین لگ گیا تو وہ اور دھو میں تو پھینک دیا پاک ہو گیا ایک دن کہا یہ میں نے کہ ای جان آپکا سنکر لگی یہ لگی کہنے کہ ابی اچھے چھو آج اس طرحے جواب ہر کیلے مات ایک رات میرا تھو وہ عیار مکر باز جب سو گئی تو میں نے بھیشت لے کے آخر بری تلاش سے اس شوخ کا نظر | ہی سپری کا سبب امو لا ازار بند کھاتا ہی کس جھلک سے جھکو لا ازار بند تھے چار تو لے موتی جو تو لا ازار بند لو نہ ہی سے بولی جا میرا دھو لا ازار بند وہ دوسرا جو ہی سو پرو لا ازار بند سمنے کچھ فرمایا میں نہ کھو لا ازار بند ایسا بھی کیا میں رکھی ہوں لا ازار بند وہیسا نو کچھ نہیں میرا ہو لا ازار بند بیتی چھلکے اپنا محو لا ازار بند پہلے تو چپکے چپکے تھو لا ازار بند جب ادھی رات گزری تو کھو لا ازار بند |
|---|--|

غزل خاشاک

| | |
|---------------------------------------|-----------------------------------|
| کا کل بار کی دیکھی جو نہیں تنویر سفید | ہو گیا سکتا مجھے بنگنی تصویر سفید |
|---------------------------------------|-----------------------------------|

دو نور خارا ورت پہرے عکس نہیں مونیونکا
 کالا منہ کرتے پس مجرم کا پتہ ہی رسم ملد
 سادہ کاغذ عوض نامہ دیا قاصد
 داغ فرقت نہیں جانا کسی صورت سے
 لاکھ تدبیر کی کچھ بس نہیں چلتا میرا
 کوئے جاناں کا تجھ کیس میں یہاں تک
 سنکے آواز میری ہوتا ہی سچو ولسیا
 بوسہ لیتے تو لبیا پھر جو نہیں تیرا ہی ملی
 رنگ کھربکا مجھے دیکھ کے فقی ہو گیا
 آسمان پر یہ نمایاں نہیں ہیں کیا

گرد خورشید پہرے کھنچ ہی تھریر سفید
 منہ کیا مارنے میرا دم تغذیر سفید
 ہوئی شاید میری تقدیر سے کھریر سفید
 رنگی ہو تا نہیں ہرگز کسی تدبیر سفید
 گروں کے طرح سے یار و خط تقدیر سفید
 کوچہ گرد سے ہوئی یا وں کی بیکر سفید
 جس طرح ہوتا ہی کا فردم بکیر سفید
 رنگ رو جڑ ہو باعث تقصیر سفید
 پیدا کی آہ نے شاید میری تاثیر سفید
 دیکھو حاشاک کے ہین نالہ شبکیر سفید

غزل خان

جبکہ سیاہ شبنم قیس ہو میرے بعد
 کیا عجب مائی جو اٹھے مرقد لبیہ صلی
 تیرا رکھو سہر خارا کو ای وشت جوں
 وہ ہوا خواہ چمن ہوں کہ چمن پر صبح
 منہ پہ لے دامن گل روئے دغان چمن
 اس لئے گرتا ہوں نہیں چاک کفن کو اپنے

مرئی وشت میں خالی میری جا میرے بعد
 مگر مجھ کوں تیرا کیا حال ہو میرے بعد
 شاید آجاؤ ٹوٹی آبلہ پا میرے بعد
 پہلے میں جاتا ہوں اور باد صبا میرے بعد
 ہر دوش خاک اور اوگی صبا میرے بعد
 کون کھولے گا تیرے بند قبا میرے بعد

جی تے جی قدر بشر کی نہیں ہو تی پیار
دیکھ کیا سنا پڑاتا ہی مرقد یہ صنم
جاکے کہہ دیوے کوئی خاک کی زبانی اتنا

یاد آویگی تجھے میری وفا میرے بعد
کون کھولے گا میرے زلف دو نامیر بعد
اب نہیں آتے ہو پھر آو گے کیا میر بعد

غزل ضمیر

چیر سجای ہو لی میں تو ای جان زرد
انے سے کہے دھوم ہی گھر گھر ہر بیچ
شب کو گیا میں مجلس ہو لی میں ای ضمیر
اس نغمہ کی تجھ سے میں تعریف کیا کرو
کھپ پر میں تھیں چو لیاں سب کے بزم تنگ
روشن کئے تھے جھار شمع کے گرد گل
حورین شرار و رندیاں بیٹھی تھیں نصف
پیشوا رحمت الہی میرے دل میں کھپ گئی
وٹے سبھی تھے مار گلوں گے گلے کے نیچ
پچکار یونکی مار تھی ہر ایک طرف سے زرد
رنگوں کے ققمون کے تھے آپس میں زور مار
ان سب درمیان میں سندید و لربا
القصد اپنے حتمین ہر ایک شاہ وقت

لپا خوب کھولی سر پہ تیرے زعفران زرد
فیض قدم سے کہے ہی سارا مکان زرد
دل چسپ کیا ہی خوب تھا ہر ایک مکان زرد
پہنے لباس ملتھے تھے سب مہربان زرد
شالین سنتی اور ہی ہوئیں لستان زرد
چھتیں تھیں زعفران بھی اور سائبان زرد
سوئے کنتھے پہنے ہوئے نوجوان زرد
گرد حاشیہ کناری کا تھا درمیان زرد
سر خوش تھے اپنے حسین سب گلزار زرد
لب کے رنگ سے تھا زین آسمان زرد
روشن کئی عقیق کی تھی سمعدان زرد
سوئے کالے رکھے ہوئے پاندان زرد
پر دیکھے اسکے ہو گئے سب بدگمان زرد

| | |
|--|---|
| اس شب سے میری آنکھوں میں یرقان ہو گیا انداز سے زیادہ ہی اُسکا بیان ضمیر | ہاں تک کہ میرے ہو گئے سب استخوان زرد لگتے ہی اُسکے ہو گئی سب دستان زرد |
|--|---|

رویف ذال

غزل مسیح

| | |
|--|---|
| قند و نبات شہد و شکر دین کھان لذت پسین و زعم سے یکہ پہ جلتے بزرگ شمع ساقی ہو سیریاغ ہوا اور گلزار بھی ہو کیوں نہ موج شربت عریس میری زبا میر ہو وہ عیشیائی کی لذت بے دل بھر جون پائے قینقش شتر کی زبان کو جب کٹھن میں نہ ہو وہ سب و قینقش | شیرین لبون کی حبس میں گالیالہ کام ہا میں میرے نہیں استخوان لذت مشراب میں اپنے تب ہوئے ارغوان نام اُسکا لیتے ہی ہوا میرا وطن لذت پڑی بدم بوسہ شیرین لبان لذت لگتے ہیں خار بجھ کے اسی ساربان لذت گیوں کمر لگے ہمیں شمر بوستان لذت |
|--|---|

غزل الش

| | |
|---|---|
| لکھ دو اتون جی صاحب کوئی ایسا بند کچھ تو ہے اپنی شان میں مجھے بندہ بالہ دل دہرکتا تیرے عاشق کا نجوا ہے گز عشقم سے ہم تو جی قدر تھا اسکا نور کا کسے بالوں سے لٹک چھکے لکھنوی | کہ میرے مہر سے لگے اُسکے گل کا تقو بند تو راز بچہ کر اقول کا چھلدا تقو بند گرچہ سولا لکھ طرح لکھ دے مسیحا تقو بند دل مارے میں بند ڈاٹے وہ نیکو تقو بند اب لگا چھکوستا ہے نہ نگو راز تقو بند |
|---|---|

| | |
|---|--|
| <p>گرچہ سیانوں نے بڑھ افق بہت اتوار جس پر یکا مجھے سایہ تھا نہ اترا لیکن حاضرات اب نکر و بس نہ پڑھوڑہ خیر انشا کی جو چاہو نو پلاد و دھو کر</p> | <p>خون بد پس میرے واسطے لکھا تعویذ کام آیا نہ کسو شخص کا گنڈا تعویذ دوستو چپ رہو جانے دو پہلے کا تعویذ اسکے بازو کا وہ بھنسا سارو پھر تعویذ</p> |
|---|--|

غزل یقین

| | |
|---|--|
| <p>لیا خزانے کر دیا ویران گلستان العباد لوگ اس ادی میں اب کرنے ہیں کار جب میر گئے ہیں آنسو زبرد ہو جا رہی بات کہتے ڈالتے ہیں پھر یہ شے ساد چاک کر ڈال دی اپنا تو نے سینہ بھی یقین</p> | <p>اسطرح ہی بلبلیں مونی ہیں بال العباد بعد محزون یوں میں ہیں غزالدن العباد اسی یہ عقدہ گھس یوں ہو پریشان العباد کس قدر یہہ سنگدل ہے ہیں جو بال العباد بھار نا ہی اس طرح کوئی گریبان العباد</p> |
|---|--|

ردیف را

غزل بادشاہ

| | |
|---|--|
| <p>ای گل رعنا تیرے دامن سے کیوں لیتے خار بار کا گل سے مگر کیوں نہ لکے بار بار سب مہیا می لے تیرے فقط ہی انتظار چھپ غنچہ و گل غیرت سے ہو کر سر چشم گل کو نوک تر گا کی طبع ہی تو پر</p> | <p>بلبل سدا پوچھا گل سے یہہ روز بہار کیا نزاکت سے گران سرمہ ہی چشم بار کا مطرب مینا و ساقی تمہے چنگ باب جو کل خب رجنان کی آئی دل کو تاب گل نے کر چا کر بیان یوں کہا رور کر رار</p> |
|---|--|

تیرے مقدم کے لئے ای سیم برگلزار میں
تیغ آبرودیکھ کر آئی نذا ای بادشاہ

گل گریبان چاک کھایا نکل بے اختیار
لافتح اللہ علی لاصیف اللہ و الفعلا

غل تحسین

کس فرے رنگ حسن بن کے آتی ہی بہار
چاندنی ہی سیر ہی اور بادہ گل رنگ
ماہتابی کے فرے میں ہے وہ مہتاب
جھوٹی جھکٹی جھکٹی جھجھلائی چاند
واہ واہ تحسین پتہ مصرع موزون

حسن کو اپنے عجب سچ سے دکھاتی ہی
گرہن بنی تو کس کا فر کو بہاتی ہی بہار
جیف اس کی بھر میں کیا مفت جاتی ہی
جو وہ گل رویا سن نہیں کو خوش آتی ہی
چاندنی کے رنگ میں گیا دل لھاتی ہی

غل مطلب

مارتا ہوں تمھاری میں ہر بار
تکمل لازم ہی پکرو گے میرا
مجھ کو پیاری لگی تمھاری آج
خوب کروایا اتومنت کروا
ایک ذرہ بھی مجھ کو کرنے دے
حکم ہووے تو آج مارون میں
گرچہ مطلب کا خوش لگے تم کو

اشناؤن میں سب برائی یار
ٹانھہ میں ٹانھہ با محبت و پیار
چال دھیمی ای سر و خوش قرار
مجھ کو سوا بکوچہ و بازار
یار مجھ دل کی درد کی تکرار
کھینچ کر بیت میں عدو کے کنار
تو پیر ہور بختہ سخن لل کار

غل عبور

تھیں بھی نامی شیریں کچھ تیرے زنی پر
اس لیے نہ ایک لعل کا بازار کیا سر
اُن زلفوں کا غم کتیں دیکھ ہوا خواہ
اب راجی کی نام کی چیتا ہوں میں
لیون سینہ سرسپا میں تجھ سے نہ بھور
کیون غچے کے مانند گریبان نہ کروں چاک
شاہ شغور افسرین صخر جہا تم کو

تجھ پرین فرادے اس کو کئی پر
کچھ لگ سی ہی ایک عقیق یعنی پر
سر بوس ہر نافہ مشک خستی پر
وہ بے گرفتار ہی ایک لمحہ پر
وہ وعدہ کن ہی میرے اب لشکر پر
گل کھا جو ہاتون پہ وہ اس گلبدنی پر
گیا خوب غزل کہتے ہیں اس کم سخن پر

غزل نظر

ہرگز نہ پلائی مجھے تو آنکھ بدل کر
میں کشتہ ابرو ہوں تیرا ہی میرے قاتل
تم نے تو اپنے دل سے قتل ہو مجھ کو
جب یہی خفا ہو کہ وہ جاتا ہی شمع رو
میں عاشق پدل ہوں تیرا ہی میر جانی
گہٹا ہی نظر اس کو درہ پیار سے ہو

ساقی تیرے کو چہ میں جان بگاڑا
تے ہو لئے ہاتھ میں کیون تیغ خیل کر
بیتھے ہو لبین باندھ کے باہر جو نکال کر
خاموش ہو رہ جانا ہاتون والے ساحل
حت آنکھ حیرا ہم سے تو ایسا نہ خل کر
تب اٹھ کے کھڑا ہو مایہ شوخ چھل کر

غزل سودا

اتھ جانے میں ہی زور فرہ یار کر کر
بوجوں نہیں بہت کو خدا کا ہی تر شا

ملنے میں تو پھر چھاتی سے چھاتی کو کر کر
اؤ نہیں لایا وہ میرے وسط گھر کر

خود کردہ کا در مان کھو میں کروں یا رو
وانا پو سو سمجھے کہ محبت نہیں وہ شہی
لہتا تھا یہ سودا وہ نہ چاہیگا کہاں

دل نے لیا مجھ سے نہ لڑ کر نہ چھک کر
دیر کسی بیتھنے کے لئے اڑ کر
جا بیٹھوں گا دروازہ باب آہن کر

غزل انشا

جاسکتے تھے جسے چھپرے کے برابر
اس ملگجی پوشاک پسکی ہوئی چولی
اس موسم برسات میں گھون گھون رہیں ہم
وہ پردہ اٹھا گھر سے جو در تک چلا آیا
کب اسکو اثر کرتی ہیں انشا کی دعائیں

سب اسنے سولایا ہمیں کر و ت کے برابر
ہی بگری اولد کھ بنا و ت کے برابر
انکھیں بھی بستی نہیں مہا و ت کے برابر
غش کھ کے گرا پت سے وہ چو کھت بڑا
تعویر لنگتا ہی پیرالت کے برابر

غزل خلیق

ہی حسن پیر درخشان کے برابر
شیکے کی چھین بون ہی جہن تیر سیر
کیا چہئے عاشق کے تجھے قتل کو حجب
سنان تک ہی نفاہت پہ بجران بچے
اس دست خنائی کیں تصور میں خلیق اب

دندان در و لب لعن درخشان کے برابر
پروین ہی حبس افتابان کے برابر
ابر وین تیری خنجر بران کے برابر
زنگ زرد میرا ہو ہی یرقان کے برابر
جی دوب چلا بچہ مر جان کے برابر

غزل غلام احمد

نازک ہی بدن غنچہ دین اور گلزار

سیمین بدن رشک قمر اور طہ حار

کیا کر کوہین قامت فوز کو اس کے صف
کیا خوب اس کا حسن اس کے حسن پر
ستہ حرم کو گروہ لٹک چال چلے
احمد تو ایسے یار کے رہا شتیاق میں

سو جان سے اس پر و گلستان ہی سار
خورشید و ماہ رہتے ہیں بتیاب مقہار
ہر ہر قدم سے اس کے نگیں تازہ ہو بہار
اور اس کے نام کا ہی تو رکھ و رد بار بار

غزل غزیر الدین

چو سیر یوں نہیں گھیلوں بنا کے سنگ اری
سات پانچ کی کچی پی باتیں سے ہو وٹا رہی
جو جیتے ہو یا کو چیتے جو مار سوچا پالا
اب تو ایکھا بند چلے ہی کرے ہی ٹانڈل لاش
اتھ جام ان کی سدھ لکھو پہ جو کھلے دس وار
گرمی کھمت میں ہیں کجاوسن لگاؤں باز
دشمن دارا و پانچ تب میں ان پہندہ کو کھا
اب تو دوزخ ایک رنگ ہو جاؤں کر کر
بارہ میں بائیں اتھارہ میں سید اور چالینار
گھری گھری پل پل چھن چھن نہ سنی پیر کا
سب کچھ پانسو میں پائے تھیں چھک کے خمار
اوپر و ان کو خوب چھہ ہی اس کا ہامت تار

اس کے سر نیت سار جانو پہن میں تین چار
داؤ رکھے سوز گاہی و اکو جی جیتے سو بار
تیری تو سب طرح جیت جیت ہی تم کو سوچا
جب چھکا چھوت جاو نیگے تیرے کیا کو گئی
نوند بار اسد چون ہی جون تو انکو شمار
تیرا اھلا سہی میں ہی پیار کام کی لڑ مار
چودہ بھون ہی کھن تو کو جو تو تجھے سنا
جا کو سہ سہو پیا کو اور کسے پیا پیار
تو نہ چل کر و کی بنا وین چالین یا اتھ تیرے بار
للہ بری سے ملا تو چاہے شام روز نہ چٹا
چاہے کچھ اور اوچھو اور یا تھہ میں لچار
جگ جگ جیو غزیر الدین پر اٹھنا ہی اکبار

رویت زار

غزل سودا

| | |
|---|---|
| <p>تسک ہم گنج قفسین ہیں گن قفار ہنوز عشق پرواز نہیں تا سر دیوار ہنوز یار و تم دو ہونہ صفت ہو در ہم ز لگا ہنوز اس قیامت سے نہیں تو خردار ہنوز دشت ہیں خاک سر روئے ہیں کو ہنوز میں تو دیکھ نہیں اس کو مٹی پیار ہنوز</p> | <p>بال پر ہونے پناٹے تھے نمودار ہنوز یونگے یا مال نہ کر ہم کو رکھا ای صیاد زخم شمشیر تگر نے کیا اپنا کام حق تعالیٰ اسے جیسا رکھے اس دنیا میں فیس و فراد کے ماتم سے تو جاگ بین تیری دوری سے عجب حال ہی اس بد لگا</p> |
|---|---|

غزل غالب

| | |
|---|---|
| <p>دیکھ کر جاتا رہا تجھ کو نظر کا امتیاز ہو گیا معلوم بس بادِ حشر کا امتیاز ہو میان کیونکر اسے تیری کمر امتیاز کچھ نہیں رہتا جہان بے غم و ضرر کا امتیاز تب ہمارا رہ گیا پھر وہاں کہ صحر کا امتیاز انکو کب ہو تا ہی صرف بنم و زکام امتیاز ورنہ ہی کے اسے عیب و ہنر کا امتیاز</p> | <p>محب رہا ہی اب ہمیں جو رشتہ کا امتیاز اسکا کوہ چھوڑ کر جاوے ہی گلشن کی طہر نازکی جسے رگ گل کی نہ ہو گھسی ہو گھسی ہی یہ سودا محبت ہی کہ یہاں انسان کو جب نشہ اغیار کے پہلو میں تھری ماری اپنی تم بوجھتے ہیں خاک جب اسے کور اگے اپنے پار کے غالب ہمیں معیوب ہیں</p> |
|---|---|

غزل یقین

| | |
|--|--|
| خوش نہیں آتا ہی بن مجنوں ہاں صحرا ہنوز اب تلک کرتا ہی تیرے کام میں تجھ کے دل مونا کالے پن بھی بستی حسن کی اتری نہیں باوجود اس کے کہ ہی زخموں کے مار خونیں غرق ہی یقین کا عشق میں ہر موز بان احتیاج | ان غزلوں کے بیمار احی نہیں لگتا ہنوز مانتا ہی کوہکن کے نقش کو خارا ہنوز بھڑکاتا ہی فی سبب معشوق کے ہنہ ہنوز اب خجھر کو ترستا ہی جگر میر ہنوز اس تک کہ ہوتی نہیں سکی سنیغا ہنوز |
|--|--|

رویف سید

غزل معروف

| | |
|---|---|
| لیچلو مجھ کو اسی آئینہ رخسار کے پاس بگڑے چشم کا مت رکھ دل بیمار خیال فوج کرتا ہی تو کر پر ذرا اتنا بگجیو جیدن آتا ہی کہ اب بھیس مل جوگی کا اب خیال کا خیراز کرے ہی معرہ | خاک ہی زندگی جو یا نہیں یاد کے پاس یعنے بیمار کو رکھتے نہیں بیمار کے پاس رکھو قابل مجھے تو اپنے ہی بویار کے پاس دھوئی دے بیٹھے جازلف دھول کے پاس شہ قدم رنجہ کرے جاگنی ماوار کے پاس |
|---|---|

غزل الستا

| | |
|---|---|
| چھس گئی غم لیب ہو سکیس میں لیلی سے مل گیا شاید شب جو میں نے راہ میں لپٹا ہاتھ پائی ہوئی کچھ ایسی کہ بس | واے تنہائی اور کج فقس نہیں آتی ہی آج بانگ جس خوف حاکم رہا نہ ہم عبس انکے انکلی کی جڑھ گئی ہتھ نس |
|---|---|

| | |
|---|--|
| <p>لے کھنے کہ میرے دامن کو مفت جل جائیگا پرے بے سرک جب یہ سمجھی کہ چھوڑنا ہی نہیں گن کے دس لے گیا رہو ان نہ ہی ایک دو تین چار پانچ چھ سات</p> | <p>نہیں اب تک کیا کسو نے بس ارے بین اک ہوں اور تو ہی س تب تو تھری کہ دینے بوسے دس ہم کو پیٹ کرے جو زیادہ ہو س اتھ نو دس سوئے بس ش بس</p> |
|---|--|

غزل شہید

تیرے سے جھڑنے لگے شر نہ ترب تو بلبل زار بس
 جلے گا قفس جلے گا قفس جلے گا قفس جلے گا قفس
 انہیں گو کہ بارھواں سال کی میر سا تھہریجہ معال ہی
 ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس
 کوئی کاروان بھی گیا اگر سوئے نجد قیون بول اتھا
 وہ بجا ترس وہ بجا ترس وہ بجا ترس وہ بجا ترس
 تیرے غمہ کا ہوں بریدہ سرارے جنگ جو میرے قتل پر
 نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس
 نہ چلی کسو کی فسوں کمری کہ وہ زلف سانپ سی جس کھڑی
 گئی دلو دس گئی دلو دس گئی دلو دس گئی دلو دس
 کچھ دیکھا جسے ہی ای پری نخب اس کو کو نظرہ کی

نرہی ہو کس نرہی ہو کس نرہی ہو کس نرہی ہو کس
 تو شہید اب رہا ہے کہ وہ شراب پیتے ہوں جس جگہ
 وہاں جابر کس وہاں جابر کس وہاں جابر کس وہاں جابر کس

غزل محکم

مجھے جیغ ہی تیرا ہی صنم کہوں جا کے آیہ پہ کس سے بس
 نہ ملدو کس نہ ملدو کس نہ ملدو کس نہ ملدو کس
 یوں پکارا تھا تیرے ور پہ شب مجھے چور کھ کے وہ بد لقب
 ترا آج عس ترا آج عس ترا آج عس ترا آج عس
 تیرے بچہ میں مجھے اسی صنم بیان پورے روتے دو ماہ کم
 ہوئے دو برس ہوئے دو برس ہوئے دو برس ہوئے دو برس
 تپ غم کے آتے تھا جھٹک بخدا صنم پہم جگر میرا
 نہ پیا چرس نہ پیا چرس نہ پیا چرس نہ پیا چرس
 مجھے برہمن محکم کہہ رہا وہاں جان کر جو لپٹ گیا
 ہر خار و خس ہر خار و خس ہر خار و خس ہر خار و خس

غزل شہید

| | |
|---|--|
| <p>نہو گا کوئی دنیا میں کوئی ناکام سو سو کوس ہمارے شکل سے بنی رہیں اب کیا ہی علم</p> | <p>کہ مطلب بھاگتا ہی ہے کہ نام سو سو کوس بلا تھے میں جو بھیج کر پیغام سو سو کوس</p> |
|---|--|

مبارک ہو تجھ کی ہم صغیر و سیر گلشن کی
 نکال دلاستان جسکھڑی کو چھٹے طائر کے
 مریض عشق کی اپنے جبرے جلدانی ظالم
 نہ بیکدن خضر نے بھی آگے مبری رہا مری کی
 غضب ہی حال سے اپنے نہیں واقف ہی وہ

ہمارا رہ میں اچھے ہو ہیں دام سو سو کو
 ہوا تھا ناتوان غم کو ہر کام سو سو کو
 ہوئی سی دور سے طاقت ارام سو سو کو
 جھٹکتا ہی نے ٹاہن صبح سے تا شام سو سو کو
 شہید جسکی خاطر سے ہو بدنام سو سو کو

غزل رضا

تھنے کچھ قدر میری آہ نہ جانی افسوس
 داستان درد کی اپنے میں کھون کس آگے
 دل اگر کہنے میں نہ ہوتا تو یہ دکھ کیوں ہوتا
 چشم تر ضعف بدن کی لب زردی
 رحم آتا ہی رضا دیکھ تیرا حال بیچھے

قدر دانی سے کوئی بات مانی افسوس
 لٹوئی سنتا ہی نہیں میری کھانی افسوس
 ہی بغل میں بھی مراد شمش جانی افسوس
 یہہ ملی درد محبت کی نشانی افسوس
 مفت برباد گئی تیری جوانی افسوس

رویف شین

غزل سراج

کیا شرب محبت نے دل کا خم میں خوش
 خم کے حسن خورشید کی خجالت سے
 نہیں علیخ بجز ہم نوارش و لطف
 نہ ہو و صورت قیامت کے شور سے پیدا

عجب نہیں جو قیامت تلک رہو میں خوش
 ہوا ہی چاند نقاب حجاب میں روپوش
 جفا کے زخم سے کمر تاپی دل فغان خوش
 جو کوئی خیال میں اس چشم کی یلوم کو

| | |
|---|---|
| تیری دو ابرو کھمبہ کو دیکھ حیران ہوں فسردہ دل ہوں زمانے کی سرد مہری کمند عقل سے آزاد ہی مثال سراج | سنا نہیں ہوں کہیں جملہ دل و تن و سوس عجب نہیں ہی اگر مثل شمع ہوں خاموش جو اسکی زلف کا زار کا ہی حلقہ بگوش |
|---|---|

غزل یقین

| | |
|---|--|
| رات درخ بان کو ہی دلہا مفتو نکلا تماش اشک زلفیں سے گلی تیری کوشت کھد دیا جس طرح یہ دھونڈتے ہیں لوگ غلط کا شنا جیسے مہری لگ رہی ہی سانور و فلی جستجو شاعری ہی لفظ و معنی سے پر لیکن یقین | روز شب لیلی کو تھا در پیش مجھو نکلا تماش و گئے میں دیکھ کر اس چشم پر خون کا تماش جس طرح رہتا ہی چمکو جان مخزون کا تماش جس طرح ہوتا ہی افیونی کو افیون کا تماش کون سمجھے یہاں تو ہی الہام مضمون کا تماش |
|---|--|

غزل سودا

| | |
|---|--|
| سینے میں ہوا مالہ پہ پہلو میں دل تیش اشک آتش و خون آتش ہر لحظہ دل تیش ایک لحظہ طرف ہو کے میرے دیدہ و دید یا قوت نہیں وہ ہی تیرے لعل سے ایشو واغ ارج سے رکھتا نہیں ان سنگدہ نگا دل عشق کے شعلہ سے جو بھڑکا تو رٹا کیا ایک قطرہ نمی لے اڑے سودا کو جگہ سے | وہر کے ہی میرا جی کہ نہ ہو مشتعل تیش آتش پر برستی ہی پڑی متصل تیش نادم تو سمند رہی سدا منفعل تیش جادوب ہوئی آپ ہیں ہو کر بخل تیش میت سی ہوئی ہی میری چھاتی پر سلس تیش ای جان نکل جا کہ لگی متصل تیش باروت کے تودے کو ہی بس لیت تیش |
|---|--|

ردیف مراد

غزل رنگ

| | |
|--|---|
| <p>تم سے دکھ تا ہی دل میرا غلام الفت دل عجب ہی خاص الخاص جب طرح سے بنا ہوا رقص مصحف روی سورۃ اقدس گانگہ آیا سخن کا ہو غواص</p> | <p>مرتبہ حق دیا ہی تم کو خاص غیر کی بومیب و مانع نہیں حال تعلیق طالب و دنیا آپ انا فتحنا ہوے پناہ بحر معنی میں غرق ہو گارنگ</p> |
|--|---|

غزل نشت

| | |
|--|---|
| <p>یارو دیکھا بھی تھا دنیا میں کھلے شخص جب کبھی غصہ میں ہو چن چن شخص چاہتے نرم ہیں صدر شیریں اب شخص دوستوں کے ہو سر کین اب شخص ہو جو بختانے میں غارت کردین اب شخص دیکھ جس لمبن ہو لیتہ مکین اب شخص ہو گلشن فردوس برین اب شخص حیف ہی حور و ملک سے ہو خربن اب شخص</p> | <p>کیون دن دن آدنیامین نہیں اب شخص موج و ریائزاکت میں دوبے کیون کر جس کی صورت کے طرف دیکھ بھوک سی جان کوئی ممکن ہی بھلا جان بچے دیکھیں نو کیون خرابانہ نہ ہو خانہ اسلام بھلا سب مکانات سے پھر کیون سر ہو دو لگو ساکن کوئی ضم خانہ ہو کب رکتے ہا یارب انشا کو سدمیش طرب میں رکھنا</p> |
|--|---|

غزل سراج

| | |
|---|---|
| <p>جس کے اثر سے رنگ میری طالع خاص وے ای طیب وصل سے اسکو دو خاص سب مبتلا عام میں میں مبتلا خاص درو فراق مجھ کو ہوا اشنائے خاص دیدار کا ہی شربت اسے مدعا خاص ہی دل پسند مجھ کو ضم کی ادائے خاص تہے سو نہیں ہی اسے دلربا خاص</p> | <p>خبر عشق جان گذار نہیں کمیاے خاص تجھم عشق کا مریض ہی بیتاب دل میرا مجھ کو نہ بوجھ دل میں درجہ عاشقوں مثال خرغم نہیں رفیق مرا پیو کے ہجر میں نکستی شہ وصال کو کوثر کی آرزو مجھ پر نگاہ گرم ہی اور لطف عام پر ای شمع تیرے حسن کا پروانہ ہی سراج</p> |
|---|---|

غزل سوز

| | |
|---|--|
| <p>دن میں ہزار درجو پھر آوے گدائے خاص ریتی ہی لکھ طرح کی آفت تھا حرص ولنت کسی کو کوئی نہ دیوے سو آخاص کی قطع روزگار نہ مجھ پر قباے خاص پر در میان نہ سووے شہ طلیکے پا حرص</p> | <p>آسوہہ پر چرخ نہیں اٹھائے حرص کر منہ کو تک بسوی تمناعت یہ بہا مان ان نہ ہو بولیں نہ ملنے کے ٹاٹھے یہ اپنے سو کیوں نہ پایا حرص حیف اوقات ہر طرح سے بخوبی بسر ہو سوز</p> |
|---|--|

ردیف ضاد

غزل اش

| | |
|--|--|
| <p>آوے جو میرے پاس تجھے اب سو کیا حرص کیا میرے پاس نہ ہے بھلا بھلا حرص</p> | <p>ای چکانہ دل تو ای پوفا غرض اپنے گلی میں دیکھ کے کھنے لگا تجھے</p> |
|--|--|

| | |
|---------------------------------|---------------------------------|
| کیون فائدہ ہی لئے کامیک واسطے | موجب سبب حصول بھی کچھ مدعا عرض |
| مطلق نہ آشنائی دنیا یہ کر گھمن | ظاہر پرست ہو مہین سب آشنائیں |
| آتش خیال محض ہی اسپر نہ بھول بو | ہرگز کسی کے ساتھ نہ دل احدا عرض |

غزل سراغ

| | |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| باہن مومن گلبدن کا مجھے گل سے کیا عرض | کا کل میں کے بند ہوں نہل سے کیا عرض |
| خونی دلوں کے قتل کو سیدھی گاہ بس | اس تیغ کو فسانہ تغافل سے کیا عرض |
| بس ہی عمار راہ لباس شہنشی | سلطان خودی کو تجمل سے کیا عرض |
| جام فی السنہ سے پیخو و ہوں ہی سیرام | دور شراب شیشہ پر مل سے کیا عرض |

غزل سوجا

| | |
|-------------------------------------|-----------------------------------|
| چھوڑا میں کفر دین ہی فقط یار سے عرض | تب سچ سے نہ کام نہ زمار سے عرض |
| سینے میں دل جو ہی تو میرے یاد لئے | خبر دید کیا ہی دیدہ خوبار سے عرض |
| طوبی کی چھاؤں بچھ کو مبارک ہو راہدا | ہی دل کو اپنے سایہ دیوار سے عرض |
| تم کان و ہر سنو نہ سنو اسے حرف کو | سودا کو بیگی اپنے ہی گفتار سے عرض |
| جیمہ کو سوے ہمارے کچھ اور فکر نہیں | دیوانہ جنوں کو تامل سے کیا عرض |

غزل یقین

| | |
|--|--|
| کب سے دیکھ چیمہ جبروح دیوانگی عرض | نہیں پہنچتی کان تک اس زلف کے شائستگی عرض |
| گر حرم میں ہم سے منکر کہ میں ہوتا ہوں اع | سمجھ کی خدمت میں ہی اتنی ہی پروا میں عرض |

| | |
|---|--|
| کئی گرسائی نیرا دل میخانے کی عرض | سبب مجھ دل سا پہاڑ اور تیری لکھن جام |
| ای پیرزا دل کھجوتے بھی دیوان کی عرض | دلکو ویران مت کرو ہی پہ جھونکا پتہ تخت |
| کوئی کرنا نہیں ہماری باغبان جانے کی عرض | فصل طاقی ہی یقین اور باغبان کی بار |

رویف طا

غزل مولوی عبد اللہ

جو کرے تیری زلف سبب یہ نظر ہو تو ایک سی دم میں وہ دم غلط
 جسے مار سہ کا زہر اثر کرے کیون نہ وہ ہوش و قدم غلط
 بہن کھلے غرض کھجوتیر و کھان یون میں جفت ہیں تو ہزاروں کی جان
 تیرا تیر گدے ابرو کھان جو کرے صف ترک غم غلط
 نہیں اس میں ہی تیرا گناہ ذرا دزدہ مارے کوئی دم چون و چرا
 کہاں این کا قصاص دیت ہی بھلا جو ہو آپ ہی آپ عدم غلط
 دیکھو بلبل و گل کا نباہ ضم کیے کرنے ہیں ملے پہ چاہ ہم
 نہیں کوئی ہی انہیں چشم ہم جو ہو قول و قرار چشم غلط
 ذرہ چشم کرم سے تو دیکھو ادھر تیرے بھر میں ٹرپوں آٹھوں
 جسے مل مرغ ادھر سے ادھر نہ کہ اس پہ تو اتنا ستم غلط

غزل سراج

| | |
|------------------------------|----------------------------------|
| بچہ خطا لگے نافہ مشک فتن غلط | ہی بچہ لبون کو دیکھ عقیق میں غلط |
|------------------------------|----------------------------------|

بلبل نے دیکھ باغین خسار گل بدن
میٹھے کچن میں وعدہ خلد فیکا بول لھول
دڑتا ہوں تجھے بھوان کستار سے دمدم
روشنی امی سر اج کہ فانی ہی بچا

ہر گاہی صفحہ برگ سمن غلط
ہرگز نہ بول بول ای شیرین دین غلط
ہوتا نہیں سیف زبان کا سخن غلط
مجلس غلط ہی بزم غلط انجمن غلط

غزل سوز

اب ضرر کرنے لگا دل کو تباہ کا اخلط
اب کوئی دم کو چاویں گی خزان بہان کے لوت
ناقصوں کی دوستی دریں بیان کو اچا
خاک سے جسے بنایا حضرت انسان کو
سوزیے مت دل لگا و مشفق بچتا و گ

سچ تو ہی ان پو فایوں کا کھانکا اخلط
غریبوں چھوڑ دو تم گلستان کا اخلط
پوچھ لو جا کر گلستان خزان کا اخلط
فیض گر چاہے تو کمر اس باغبان کا اخلط
کاہش جان غریب و مہمان کا اخلط

روبعظا

غزل یقین

تھا تباہی بزم میں جانے کا خط
وصل میں بھی درد مندوں کو نہیں دل
اس طرف گل ثوت تابی طرف بلبل کا
جی لکنا ہی میرا اس پر کلب آویگا
بوجھ تابی خوب کیفیت نظار کی یقین

ہم کو خدمت کا انھون کے کام فرمایا خط
دیکھ لیجئے شمع کے ملنے سے پروان کا خط
کیا رہا گلچین کے ہاتھوں میں جانیکا خط
یار کے پانویہ سرور رکھ کے مر جانیکا خط
اس نگاہ مست سے بیتا ہی منجانب کا خط

غزل حاجی

| | |
|---|--------------------------------------|
| سرخ جوڑا سچ نکلا گھر سے لبر الحفیظ | اگ رکھنا ہی ہے کس کے جگر پر الحفیظ |
| دیکھئے سوتا ہی کیا رہتی ہی یا جانی ہی مان | اندھون بگر ہی ہم سے کینہ پرور الحفیظ |
| تیری پہہ تیری خرہ اور زینج ابرو دیکھ کر | یتھے اچھے دل اتھتے ہیں بہادر الحفیظ |
| اُسکے کوچے کی نوکرای دل سکونت اختیار | سا کر کوئے صنم کہتے ہیں اکثر الحفیظ |
| حاجی اس نا آشنا سے دیکھئے کیسی | آج کہتے ہیں چار کنگے پیسمبر الحفیظ |

دوبیف عین

غزل عین

| | |
|---|---------------------------------------|
| دن جنوں کے آن پہنچے ہوشیاران الوداع | فضل گل نزدیک آئی ابی گریبان الوداع |
| نہیں بہن رخصت کیا بکے سان بانہ شہن | باغبان کا حکم یوں ہی ای گلستان الوداع |
| میکدے بے قصد کے کا کیا ہی کیا کریں | تو ہم سے ہو گئی ای مجی پرستان الوداع |
| ہم سے تھا ویرانہ نگ آباد سو ہم بھی چلے | اب خدا حافظ پتھارا ای غزالدن الوداع |
| نا تو اتنی بے ایسے جو روحنا کی تاب نہیں | اب یقین بوڑھا ہوا ہی نو جوان الوداع |

غزل سلج

| | |
|---|--|
| تجھ کو کھنکھ کی تاب دیکھ ہوئی سقراط شمع | جلتی ہی بزم عشق میں پروانہ و اشمع |
| از بکے تجھ خیال میں ہی چشم خون | خانہ میں بہا نکھون کے ہوئی گل ہزار شمع |
| آرم عاشقان میں شتابی ای جھرو | ہر شب تیری فراق میں جگ اشکبار شمع |

| | |
|---|--------------------------------------|
| نور خط کے رخ پر اس خطار یحان کو دیکھ کر | لکھتی ہی آج دو دوسے خط غبار شمع |
| چہرے سے کہ نہیں ہی عجب گر عرق پٹے | دیکھے سے پہو کے حسن کو ہی سر شمع |
| تیرا حال دیکھ کے خوابان ہوئے نخل | بے نور ہی سورج کے انگین جون ہزار شمع |
| دیکھا ہی بس کہ اس گل حسن کو سراج | انکھو نہیں ہی تینگ کے مانند غار شمع |

ردیفین

غزل اش

| | |
|------------------------------------|-------------------------------------|
| ای تش فراق میرا بل بے سوز داغ | جھلکے ہی لہن دور سے جون دیر کا طراغ |
| انکھو نہیں تاکہ نشہ و حسرت کا طلوع | ساتی جی معان نہ بھر دے جبر الیاع |
| بٹھا ہی آج مجلس زندان میں شیخ یون | طوطی کے پاس سے کوئی ہم فہم غزل داغ |
| پید الکاوت اہل سے ساتھ کیجئے | لیکن دل و داغ کہاں کہو پہ داغ |
| پہنچون میں کہ کہ خفیقت کو آج تاک | اش چچے ملد نہیں اپنا ہی کچھ سراغ |

غزل سلج

| | |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| پایا یوں اس جہان میں عجب مار بیدریغ | جی بکا نام حکمین ستار بیدریغ |
| بیدر اگر ملے جو کسی درد مند کو | جیسا مجھے ملایا وہ دلدار بیدریغ |
| امید ہی تیرے سے سخن مہر کی لگا ہ | تیرے جھکا کا چہم پہ نکر وار بیدریغ |
| ہوا شنایا میرے سستی بیگانہ ہو گیا | دل لیکہ کہوین کیا ہی پھر انکا بیدریغ |
| میرا بچھون کا بوند تیرے غم سے ای گن | مصور ہو پاک کی چڑھا وار بیدریغ |

کیا اپنے پیار سے حال سراج پوچھے

کچھ خوب ہنسن تعافل ہر بار بیدار رہ

غزل سوز

زندگی آخر ہوئی آیات وہ دل حریف
مین بھی بندہ تھا اگر ملنے تو کیا اٹھل
لیجا دنیا سے ہم ارمان تیرے وصل کا
حسن صورت کو ہی لازم میرا حسن
شعر پر مضافات کرنا مسکرا باب کہا

موتے مرتے بھی دکھلا یا مجھے دیدار
پر تیرے دل میں آیا حیف میرا حریف
گو رہ میں نکالے کی پہ آواز ابی عیار
پہ تیری صورت فلا فی اور پہ طویر
سوز کے منہ سے بھی سننے لگا کھون بار

غزل سراج

مثال حلقہ زنجیر مای زلف
قیامت لگ خلاصی نہیں ہی ممکن
ہوئی حل مشکلات سورہ نور
ویا ہی صفحہ رخسار کو زرب
نصیب چشم ہی خواب پریشان

بلالے جان ہر کچھ مای زلف
دل عاشق کی دامن گیر ہی زلف
کتاب حسن کی تفسیر مای زلف
عجب پہ خوشنما سخن بر مای زلف
سراج اس خواب کی تعبیر زلف

غزل علام احمد

مکتب عشق میں حاصل نہیں ہوتا بکثرت
عشق کا علم ہی ایسا کہ نہیں سکھاتا

گر کرے عمر تمام اپنی اسی میں بس صرف
جو کہ تحصیل کریگا وہی پاویگا شرف

سطر برو پہ کرے اسکے کلمہ کیا ممکن
والضحیٰ روئے ضم زلف ہی واللہ سبحی
احمد اس عشق کے آتش سے یہ مایہ گداز

اسکا معذور ہی اور کسا مینا بکاف
کیا کرامت کے یہ عزت میں بس
تاب خورشید سے جیسا کہ لگتا ہی

غزل انشا

لکھو جہان سے اس کھڑکیا گھونٹ عا
نہیں معلوم اجی تہیہ یہ کیا پڑھ بھون کا
جی کشی تم کرو غیروں سے بہم اور اپنے
بھگتے پھرتے ہیں کچھ اور اتھا تا ہی غزا
گھر سے باہر نکل خون سے اپنے سر کے
چھپ کے کیا موندے ہی انکھیں سے لہجہ ہی گھو
ایں سب سیر کو جو باغ ارم کی پر بیان
ی نسیم سحر ی اس سے بہہ کیو کہ تیرا
ایک غزل ورنہی قافیوں میں کہہ انشا

کیوں نہ پھر کیو بلدی میں ترے چہت عاشق
کہ تمھیں دیکھتے ہی ہو گئے چہت بیت عا
گھونٹ لو ہو پئے کیوں غنا غت عشق
لکھا کے چھریاں تیرے ڈاٹھوں کے سنا عا
سرخ کرتا می و گرنہ تیری چو بھٹ
ماڑ جاتا ہی تیرے پاؤں کی اہت عا
سو ہو میں دیکھ کے تیرا چھپ کھٹ عا
راست سے انبو دلتا نہیں کرو عا عشق
جس کے سن سے ہو عشق بھی چہت عا

غزل سلج

ہی سلی بخش جب پر تو اسرار عشق
یا گیا ہی چہرہ معصود کو لیلیٰ کے وہ

تب سے میرا دل ہو ای مطلع انوار عشق
جو ہو ای مثل مجھوں بلبل گلزار عشق

اسکوفات حرارت سے نہیں سہیج سکتا
 نمرل دلو پنا یاد و بہت کے رہنے پر
 ہی خیال چشم بھان روغن باو ام
 اسکو ہی نت بید ذاتی مالہ فریاد
 لے خبر ہی محل کوین سے مثل سراج

جبکو نغویہ گلو سے دل ہو اطلو مار عشق
 لیکہ نم کے گرد یار و اب نہیں معمار عشق
 ستر بیتابی دل پر جو ہی بیمار عشق
 جس میں یمن کو گلے کا فاری زما عشق
 جو ہو ہی پیچودی کے بام سے شاعر عشق

غزل افشا

ایک دن رات کی صحبت میں نہیں تے ٹیک
 اب تو تک ہو کھڑے بات ہماری سٹلو
 پان جو ٹاٹھ سے کل غیر کے تونے کھیا یا
 دو رہو وادے مجھوں سے نکلی اوی و
 وادی عشق میں نشا تو سنبھل کر جانا

ہم کو کیا فائدہ اگر بہت ہیں نزدیک
 رات ہی کو چہ و باز اپری ہی تار یک
 اپنے لوہو کے غرض گھونٹا پیٹے ہیں پڑ
 کس سیلے سے تلخہ کو بہان کی ٹیک
 ٹان خیر دار کی ہر راہ بہت ہی تاریک

غزل سودا

ہو کرتے ہیں مجھے قتل بہم چاروں ایک
 ستم و ظلم و تعدی و جفا عالم سے
 حکم رکھتے ہیں میدان سخن تیرے پاس
 شاہ مردان تیری خلعت جو نہوئی

غمرہ و ناز و ادا عشوہ صنم چاروں ایک
 ہو کے آپس میں سوئے عدم چاروں ایک
 نیزہ و تیر قضا سیف و قلم چاروں ایک
 ہوتے غمخیز کبھو ملک بہم چاروں ایک

| | |
|---|--|
| انوری سحر و خاقانی و مداح تیرا جس کے تو پاس نہ ہو تو اسے عالم میں کاغذ و نامہ و تحریر و کتابت سوا | یہ ربہ شعر و سخن میں ہم چاروں یہ مجلس و شادی و تنہائی و غم چاروں ہو کے کہتے ہیں تنک ایک ہم چاروں |
|---|--|

غزل سوز

| | |
|---|--|
| رو کو میرے تابلیجا دل کے لئے اشک خون جگر تو آنکھوں سے جو تھا سب بھر گیا روئے سے باز ہم کوئی تے ہیں شمع سا نظر وں جس کو کسی کے گریے بول کیا کیے آنکھوں ایک دم نہیں ہوتا میرے جدا | لکھی ہی خون چشم سے اتنے بجائے اشک آبائی لخت دہائی جلا اب قہار اشک لے سمجھ سے پانوکتے ہمیں تاکھلا اشک لے سنی ہی آنکھ سے کرتے حد اشک ای سوز کیا کروں میں بیان و قاسم |
|---|--|

غزل محکم

| | |
|---|--|
| عطر سے جب کی معطر اسنے کا کل یکایک واکرے بند قبا وہ گل جن میں جلے جب غیچہ و گل رقص کوئے جب اس گل جھوڑ شیر و ساغورانی پینے پینے جدت کی غیر تنہائی نہ لکھا اور کچھ بستر یہ آہ | ہو گیا بس سو گتے ہی مست سنبلی یکایک کیوں نہ اڑ جائے غمیز و گھٹ گل یکایک لگ گئی گانے ترانہ سن کے بلبل یکایک شو قہیں اگر لگے کرنے بس بھی گل یکایک خواب سے جو چشم محکم شب گئی کھنکھ |
|---|--|

غزل سوز

| | |
|--|--|
| مجھ کو نہمت لگا ہر خدا تو ای فلک ٹانھ بھی پہنچا ہیز اب تک میرا دامن تلک | |
|--|--|

| | |
|--|--|
| <p>خان مگر تعصیر یہ کہتے کہ ایک شب باغین اس گنہہ پر جو تیرے دل میں سو نو کر سکو اور بھی ایک تباہی آئی کہ من جھوٹا نہیں دیکھ کر چہرہ کو نہایت طیش سے بولکہ اُ رہ گیا اپنا منہ لیکر قدم پیچھے پڑا اس گنہہ پر جو تیرے دل میں ہوا چرخ کہن</p> | <p>دختر دیوار سے دیکھی تھی قاتل کی چمک یہ گیا تھا اشرا بی کے لئے میں دل گزک جون گیا میں پاں اسکے اٹھ گیا دھنک اپنے رتبے سے نہ گھٹو پاؤں آگے چل کر یہ قدم پر مار خجالت میں رہتا تھا ہچک اپنے اس دل سوز کو تو فاقہ میں کھٹک</p> |
|--|--|

غزل

| | |
|---|---|
| <p>آہ کو چاہئے ایک عمر اثر ہو تے تک دام پر موج میں ہی طلقہ صد کام نہنگ عاشقی صرطلب اور نہما بے تاب ہمنے مانا کہ تعافل نہرے کیے لیکن غم ہستی کا اس سے ہو خرمک علاج</p> | <p>کون جیتا ہی تیری زلف کے سر ہو مت دیکھیں کیا گدڑی ہی قطرے پہ گہر ہو مت دل کا کیا رنگ کروں خون جگر ہو مت خاک ہو جاوے گی ہم تنکو خبر ہو مت شمع ہر رنگ میں جلتی ہی سحر ہو مت</p> |
|---|---|

رویف کاف

غزل سودا

| | |
|--|---|
| <p>کرتی ہی میر دل میں تیری جلوہ گرمی رنگ کس رنگ میں دیگہا نہ تیرے رنگ کا جلوہ ای شیشہ گران دل کوئی تو نا جو بناویے</p> | <p>اشیشہ میں برآں دکھاتی ہی پری رنگ سب رنگ میں ہی تو پہ تیرے سب رنگ پیدا کرے پھر اور پی کچھ شیشہ گرمی رنگ</p> |
|--|---|

| | |
|--|--|
| ہی خاک بس آج خدا جانے چمن کا گس گل میں پہ پہ جلوہ پی کہ اب کچھ قصہ میں گر جاہ عیانی تو خاک تیری سودا | دیکھ آئی ہی کیا جاگے نسیم سحری دیکھ لاتی ہی میری مجھے بے بال و پری ر موجم سفیر بہان سے تو ہی پہ سحری |
|--|--|

غزل حرات

| | |
|---|---|
| رکھتا ہی جو فرا پہ دل تنگ رنگ و ہنگ بدخوئی مجھ سے کربا ہی ہر دم تیری طرح جب کیا ہی تو نے چمن کی طرف گزار کیا دھنگ زہ خشک میں ہی لیے شیش دل صاف تھا تو خوف نہ تھا دیکھتے ہمیں جو رنگ معنی شعر میں حرات کے ہیں سو پہ | سو وہ تمام خلق کا ہی تنگ رنگ و ہنگ سیکھا پہ پہ تجھ سے دل بھی بڑا خندنگ گل دیکھ کر ہوا ہی نیت ڈانگ و ہنگ رکھتا ہی! اور بادہ گل رنگ رنگ و ہنگ اب کیا دیکھا و دکا میرا رنگ رنگ و ہنگ پاؤ نہ ٹوٹی سیکڑوں فرسنگ رنگ و ہنگ |
|---|---|

غزل سودا

| | |
|---|---|
| چھوٹی ہی عشق کی تپنے مار میں لگ رنگ گل کچھ میرے دے ہی ای ابر ہا ر للا خود رو نہیں ہی خون نے فرٹا دیکے برج میں ہی دھوم ہو رہی و لیکن تجھ بغیر رنگ یا قوت نہ کا دے ہی جو انکاروں کے طرح گو ہمارا ہی کے سودا بھلا لگتا ہی باغ | دکے ہی جو شعلہ فانوس پیر میں لگ اشیان میرا جھٹک لگتی ہی اب گلشن میں جوش میں اگر لگا دے کوہ کے دامن میں یہ کلال اڑتا ہی جو بھڑکی ہی بزم میں حسرت تیری از بس لگی معدن میں لگ یوں چمن میں گل نظر پرتے ہیں جو کاین |
|---|---|

غزل انشا

| | |
|--|--|
| <p>بہ تھاتیرے شب ہجر میں بے تو رینگ سیج چھو لوں گی پر مٹی سی پھن پر مٹی پس چاندنی میں تو نہ سو کو تھے پہ ڈر ہی کہ تیرا باد لیکر تیرے بیکر کیو جہان کے ہی وہ ماہ آج پر یوں کا اتارا ہی بہان ای انشا</p> | <p>میں نے لیں کر وٹیں بہان ٹٹ ہو چور پلنگ صدقے ہوتی ہی تیرا دیکھ پر ایک حور پلنگ لیکے ہو جاو پری کوئی نہ کا فور پلنگ دیکھنا ہی اسے شاید تیرا منظور پلنگ ماہتابی نہچکے پھیر بدستور پلنگ</p> |
|--|--|

غزل شیدا

| | |
|--|--|
| <p>جی نکل جاوے گا سن او گل بدن عاشق زار کا طور مثل گل غمے تیرے غنچہ دہن نیکشی کا جو فزہ یار ہو ساقی ہو اور سیر چمن خوب رو یونگی دل دل کو لے لیتے ہیں کر سیکڑون فن زیت عاشق کی بتا مار ہی دلے ہی مستی کی پھن دیکھے کس کو پہل</p> | <p>جو ہو ایم سے تو ایک ان الگ ان دنوں ہی کچھ اور چاک و امن ہی کریمان الگ ہی ہی نام خدا پیوین خلوت میں میری جان الگ میتھی باتوں پہ نجا ان سے رہنا تو کہا مان الگ ہو وکس طرح پہلا جٹن کرتا ہی او ہر پان الگ ماجرا ہی مشکل</p> |
|--|--|

شیدائے تیریے بالوئے پھبن
لکھری میں زلف پریشان الگ

ردیف لام

غزل سودا

| | |
|---|--|
| <p>ایں چمن کے سیر میں آیا رہیوں ملے مل ہر پہ وہ دریا کہ جس سے گزرتے ہیں ہاتھ قتل کا کہ کیا ہے آج ان آنکھوں نے غم عہد میں تجھ حسن کے جس کو ہوا ہی شغل عشق حل مشکل کس سے ہو سودا کی تم بن باعلی</p> | <p>تیا بنایا صانع قدرت رنگین گلے گل موج چشم عاشقان نوڑ پائین پلے پل چھینچ کر تیغے رہے ہیں برسوں قاتل کے تل مچ رہی ہے شرق سے بے غبش غل غل کھول دو مشکل کا عقد میرے مشکل کے کل</p> |
|---|--|

غزل شہید

| | |
|---|--|
| <p>ای گل نام چمن میں تو نہ مل بر سر گل کچھ تو شبِ نیم کو محبت ہے کہ ہر رات نسا کان تو پھوٹ گئے شورِ فغان سے بلبل عوق اس چہ گل رنگ پر یوں ہر آ یا ہو رہا آدم گلشن کی تمنا میں شہید</p> | <p>دیر ہوئے ہیں ابھی تو تلے گل بر سر گل ابہرا و دہریتے آرہتی تھل بر سر گل ایسا پہرہ وہ تو کیوں کرتی ہی غل بر سر گل جیسے شبِ نیم رہے بیتابی سے دھل بر سر گل غندلیوں کو پڑھا چاہئے قن بر سر گل</p> |
|---|--|

غزل انشا

| | |
|--|--|
| <p>ہر زمیں پر ہوں تیرا شہید و بیدار پھول تسلیخ و جھاکا ہو جو بخج منظور</p> | <p>ٹیوں پھر وہاں الگین نرگس ہمارے پھول تو بھلا فائدہ کیا توڑنے گلزار کے پھول</p> |
|--|--|

| | |
|---|--|
| خاک آغشته بچون چاک ہو وار کچھ اور شجر طور کبھی دیکھے اگر اس کو کلیم گیون انشا کرے تعویذ پھر ایسے کو | پھول درکار ہوں ہوں سیر یار پھول تو تمجاور کرے سب ملے انوار کے پھول جس میں طغوف ہو اس طغوف دشوار کے |
|---|--|

غزل رضا

| | |
|--|--|
| میرے دل سے نہیں ملتا تیرا دل پس یا مجھ کو کیوں تو نے بدلیں غرض ہوتا ہی جیسا سخت دشوار نہیں ہی اختیار اپنے میں یار میں اپنی جان سے راضی ہوں سپر | بہت ہی سخت تیرا پیو فادل تیری تقصیر کیا کی تھی بھلا دل نھو یار بکسیکا مبتلا دل میرے اب ہاتھ سے جاتا رہا دل تیری حسنات میں ہوئے ضال |
|--|--|

غزل تابان

| | |
|--|---|
| گیون ملد ظالم سے جاوے دل افسوس دل نہیں عالم کیا ہی قتل میرے دیکھتے اُس پریر نے چھپایا دل میرا ملتا نہیں جاننا تھا میں کہ وہ ظالم نیت میرا دیکھ کر اس منہر کو مجھ سے ہو کر اج اُس سے جایو چھوٹا کیان دھونڈھوٹا | لیکھتا ہی کیا جفا دل دل افسوس دل تجھ شکر سے ملا دل دل افسوس دل دھونڈھتا ہوں گیا ہو دل دل افسوس دل گیون اتھا مبتلا دل دل افسوس دل اُس طرح سے رم گیا دل دل افسوس دل گیا یوتا تابان میرا دل دل افسوس دل |
|--|---|

غزل ہم رنگ

| | |
|---|---|
| گلستان باغی خزان گل ٹے گل افسوس گل گاہ شادی گاہ غم گلے گلستان گاہ بند دل میر داغوں سے تھا پر آہ شعلہ نار سے ابو اس کنج ففس میں جو رکے صبا کو باغین ہم رنگ میراج سا رخند لیب | اشیاں لیجئے کہاں گل ٹے گل افسوس گل ہی یوں ہی طرز جہاں گل ٹے گل افسوس گل جل گیا سب خانمان گل ٹے گل افسوس گل ہو گئے ہم نیم جان گل ٹے گل افسوس گل تھے ہی کرتے فغان گل ٹے گل افسوس گل |
|---|---|

غزل کمر تہا

| | |
|---|---|
| لے گیا وہ دلبر باد آہ دل افسوس دل میں کھتا تھا پریشان ہو گا سو دار لف لگ گئی کن کی نظر جو ہو گیا یوں مضجحل نقد کو دے سمجھے قلب اس لبرنے آج میں کھتا تھا ہوں اسے ای دل کمر تہا | پہ گیا دل وہ گیا دل آہ دل افسوس دل ای گرفتار بلدا دل آہ دل افسوس دل تھا بھلا چنگا میرا دل آہ دل افسوس دل بے درم سستالیا دل آہ دل افسوس دل پھر خدا کی جو رضا دل آہ دل افسوس دل |
|---|---|

غزل علیم اللہ

| | |
|---|---|
| یتیم کے دیکھنے کے تماشے کو جائیں چل دونہ جہان میں جسے تجلی سے تابدار جلو کیا ہی یار نے محل جلی میں آج پروا نہیں پایا کو کسی کے وصال سے گاسے سرو و کر کے ازاد کا تار باندا | ایسے پیلے کے عشق سے ابھی رجھائیں چل وہ افتاب حسن نظر میں بجھائیں چل خلوت میں بے خفی کے پایا کو بلاییں چل فن کیسے ای کے الہ میں رچائیں چل سرمدا کا صورت کجا کر سنائیں چل |
|---|---|

ناسوت سے گذر کے تفرج سے ای علم
لادھوت کے مکا نہیں سدا غل مجا یں حل

غزل ولی

| | |
|---|--|
| دل لگا یار سے اس دل کا چھوڑنا مشکل حسن ہی دام بلا زلف ہین دو کا ناگ اتش عشق نے بہتوں کا کیا خانہ خراب یاد کرنے کو لیا ڈاٹھہ میں منکا منکا طفل نادان ہتھیلادیر غم ای پیاری جو عمر یاد میں گدڑی سو غنیمت سمجھو راز مخفی ولی ظاہر نہ کسو سے کرنا | عشق کا زخم لگا اسکا سدا مشکل جسکے تین ناگ سا اسکا جلدنا مشکل اگ دریا کو لگی اسکا بچھانا مشکل دل اوپر بوجھ بڑے منکا پھڑپھڑانا مشکل مکتب عشق میں تعلیم دلانا مشکل سو گیا عیش میں پھیرا اس کا جگانا مشکل ڈاٹھہ سے بات گئی اسکا پھیرانا مشکل |
|---|--|

روعب نیم
غزل سودا

| | |
|--|---|
| لیا مجا ہی اسنے میر دلکے کاشانے میں صوم زلف کو کھولا تو کراسلے سور علیج مت گئے وہ شور دلکے آہ تب اتنی بہا اس قدر ہیں لادیر میریے خوش آباد ہر تجھ لگا ہ گرم کی حسرت یہ دل داری جو دل کو کس کوچے میں نہیں اب چلی ہی فوج | شور ہی کے لئے کعبے میں متجانے میں صوم سخت دیوانے کی رنجیر کھل جانے میں صوم ورنہ کیا کیا ہم بھی کرتے شہر ویرا میں صوم جون بلبل عید ہی میر نظر آنے میں صوم رات کو دیکھو ہوں میں جسے سمجھ پر دین گوئی ہو جو وہاں اطفال دیوانے میں صوم |
|--|---|

کب سے ای سو دھابا سن نرم مینے باب
تو نے ای مظرف کی پہلے ہی پہلے مینے

غزل سودا

| | |
|--|---|
| خانہ پرورد چمن بن آخرای صباد ہم خندہ گل بنے مک فریاد بلبل بے اثر فرج تو گرتا ہی تک دست گلے لگنے کی دیر قیس ہم سے گیا اپنے قدم کے فیض سے پہنیں نکل سکتے اسیر سے تیرا ہی سر قد ای جنون مصرع تیرا سودا ہی زنجیر یا | اتنی فرصت دکھولیں گل سنگ آزاد ہم اس چمن کے آہ جا کر کیا کر سینگ یاد ہم عبد قربان ہی تجھے دلیں مبارک یاد ہم خانہ زنجیر رکھتے ہیں سدا آباد ہم طوق قمری کی طرح رکھتے ہیں درزاد ہم بند سے تیرا نہیں ہو وینگ اب آزاد ہم |
|--|---|

غزل سودا

| | |
|---|--|
| معرض کفر سے رکھتے ہیں اسلام کام دن نالان کو میرے کے ہی ادا ہے کام گیون انھی چلے ایک جگہ مکر اکر گر کیلہ کہیں ملجائے ہمیں تو دل کا جو ہیں عاز تیر کام کا دیکھا سودا ہوں سیرا سکا ہے بعد گرفتار ہی صید | مدعا ہم کو تو ساقی سے ہی اور جام کام تو نے بے چین ہو اپنے اسی کام کام نہ پڑا اس کو تیرا زلف سبب نام کام لیجئے من ماننا اس شوخ گل ادا کام وے وہ دن کہ تجھے اسکے ہوا بجا کام نہ گرفتار ہے مطلب پڑنے دام کام |
|---|--|

غزل سراج

| | |
|---------------------------|-----------------------------------|
| ضم ہوا ہو تو وہی ضم کا ضم | کہ اصل ہستی و بابو وہی عدم کا عدم |
|---------------------------|-----------------------------------|

| | |
|--|--|
| اگر میرے پر رکھو گے وہی کرم کا کرم پھر ایک دم میں وہی نیچے علم کا علم صبح کو لطف تو پھر شام کو ستم کا ستم ضم نہار ہوا تو وہی صنم کا صنم | اسی جان میں گویا بچے بہشت ملی ابھی تو تمنے کئے تھے ہماری جان بخشی وہ گلبدن کا عجب ہی مزاج رنگارنگ نرگھ سراج کی خوب رویے چشم وفا |
|--|--|

غزل سراج

| | |
|---|---|
| میری طرف سے دلبر گفام کو سلام یکدم لیجا وہ ستر گل اندام کو سلام نایبے کو دیدہ بوس کروں نام کو سلام کافور نہ ہو و جو کرے اسلام کو سلام اس خوشی ہو اہار کیے ہنگام کو سلام کرتا ہی چاند رات کیے دن سام کو سلام پر صبح اس سخن کیے درو بام کو سلام | جاہول ای صبا وہ دلدارم کو سلام جن فاق کو دیکھ کر اڑتے ہیں فاختہ فاصلہ کو پہنچ مجھ کو سراسر از گریہ خم کیوں نہ ہو وے زاہد خشک کی لطف میں عشق کیے طفیل کیا سیر باغ دل ہو باد بادل تھمہ برو کیے خم کو دیکھ لاؤ بج سراج تو کیا بلکہ آفتاب |
|---|---|

غزل وزیر

| | |
|--|---|
| اس گردش فلک سے چھو نہ کھلے ہم غنجے کی طرح باغ میں گل ہونہ کھلے ہم بیٹھے نہ خوشی سے کبھو سکتے ہم گلشن میں تلے جاتے ہی کانٹوں میں لے ہم | بہر بند بیگتے ہی پسر و کن تلے ہم روتے ہیں شب و روز اسی فکر سے یار ارمان بھٹ رکتے تھے ہم دل کے چین جس گل پہ نظر کرتے ہیں آتای نظر مار |
|--|---|

ہم وہ نہ قلم تھے کسی مائی کیے لکائیے
 افسوس کہ دل کا کنول کھلنے نہ پایا
 اپ پیلے ہی آغاز میں پامال ہوئے پایا
 دکھ اپنا عبت کہتے ہیں پردے کے لگے
 زندان محبت میں بھلا کس کو ملدوین

نرس کے نعالوں میں ننھے آصف کیلے ہم
 کوئی دن کو چلے جاتے ہیں ماتی میں طیلے ہم
 فریاد کریں کس ستنی قسمت کیے طیلے ہم
 بے بس ہو جہاں اگر یہ ہرگز نہ تھے ہم
 رہتے ہیں وزیر می بھی بے عزت ملے ہم

غزل کی

نہیں تاب کہ دیکھو جمال صم مجھے اپنے ہی خوش نظری کی قسم
 مجھے حسن کے جلوہ گر کی قسم مجھے عشق کے پردہ در کی قسم
 تیر عاشق زار ہزار بہانے تجھے دیکھنے آتی ہے خلق جہاں
 کوئی دیکھا ہے مجھ سے ابھی سوختہ جان تجھے میرے ہی دیدہ در کی قسم
 نہ ہو قاصد یا تو چین بکین ابھی اپنا خیال ہی اور کہیں
 ابھی ہوش کی اپنے خبر تی نہیں مجھے عالم بے خبر کی قسم
 شب و مل کی ہو گئی صبح عیان کہ تر بھنے لگا دل سوختہ جان
 میرے دیدہ تر ہوئے شعلہ فشان جہن شفق شفق سحر کی قسم
 نگر آواز کی تو مگر کو لہو کہ نہ شوق سخن ہی نہ دوق نہ تو
 تیرے شعر بے آتی ہی خون کی بو مجھے تیرے ہی بے جگر کی قسم

غزل سوز

| | |
|-------------------------------------|--|
| ای گل صبا کی طرح پھر اس چین میں ہم | پائی نہ ہو وفا کی تیرے پیرین میں ہم |
| شیشے کی طرح شام سے رور کو تاسخ | خالی کرین میں دلو تیرے انجن میں ہم |
| خانہ سن ہج شمع جلے جس طرح ہنوز | جلنے میں تیرے ہجڑے ظالم کفن میں ہم |
| شعلہ آٹھانہ تن سے ہمارے کبھی ہی سوز | بھتی کی طرح جل گئے کچھ من ہی من میں ہم |

غزل اش

| | |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| مل چہ یہ ای پری تجھے ان کی قسم | ویتا ہوں تجھے تخت سلیمان کی قسم |
| کر و بیان کی تجھ کو قسم اور عرش کی | جبریل کی قسم تجھے رضوان کی قسم |
| طوبی کی سبیل کی کو شریکے جام کی | حور و قصور و جنت و علماں کی قسم |
| روح القدس کی تجھ کو قسم اور مسیح کی | دیم کی تجھ کو عفت و دامان کی قسم |
| تجھ کو محمد عربی کی قسم ہی اور | مولا علی کی شاہ خراسان کی قسم |
| تو تربیت کی قسم انجیل کی تجھے | تجھ کو قسم زبور کی فوفان کی قسم |
| ملت میں بکے تو ہی اسی کی تجھے قسم | اور اپنے دین و مذہب و ایمان کی قسم |
| دامن کو میرے ہاتھ سے اسلٹ و تھیک | تجھ کو سحر کے چاک گریبان کی قسم |
| مست سے تیری چاہ دقن میں غریق ہوں | یا اللہ جھکو یوسف کنعان کی قسم |
| قیدی ہوں میں ترا بجا و ندئے خدا | اور اس غریزہ مصر کے زندان کی قسم |
| موسیٰ کی ہی قسم تجھے اور کوہ طور کی | نور و فروغ جلوہ لمعان کی قسم |
| سو گنداب ہنسی کی تجھے کچھ دلائے | سج تجھ کو اپنے اپنے ناز کی اور آن کی |

نرس کی لکھ کی قسم اور گل کے کان کی
 تجھ کو قسم ہی غنچہ زنبق کے تاک کی
 سونے کی کائی کی قسم اور روپن کی
 بستر مزایا فارغیلان بان قیس
 ایسی تیری قسم بھی نہ مانی تو ہی تجھے
 اونے میں باغ کے وہ جو رہتا ہی اکیٹ
 دو سقید کی قسم اور کوہ قاف کی
 تو تاجدار کی قسم اور کلو بیر کی
 قسین بوسا کی چٹس مانی پیری پٹ
 نان پھر تو کیو مایہ وہ کس طرح ہو غضب

تجھ کو سر غریز گلستان کی قسم
 اور شور غدلیب غل حوان کی قسم
 فرعون کی قسم تجھے مامان کی قسم
 لیلیٰ کی ہی تجھے صف ترکان کی قسم
 جنوں کے قبلہ گاہ ابو الجان کی قسم
 تجھ کو اسی کے شوکت و ذیشان کی قسم
 باغ ارم کی اور پرستان کی قسم
 کالی بلا کے غول بیابان کی قسم
 پس تلک بھنے کی شیطان کی قسم
 نشا خیر تجھ تو میری جان کی قسم

غزل نظر

لکھو دیکھو نہ سبب باغ تو میں مجھے اس خم زلف و تان کی قسم
 نہ لکھ کروں عارض گل کی طرف مجھے اس رخ ہر فرا کی قسم
 یوں پھر یہی چین کی فضا میں صبا وہ ہزار طرح سے ہوا دکشا
 میرے دل کو نہ ہو کبھی اسکی ہوا مجھے ٹوٹی ضم کی ہوا کی قسم
 جون میں آیا اید پر کو وہ چشم سیہ وہین لے گیا دل جو بسیر نگہ
 رہی عقل و خرد کو نہ جیمین جگہ مجھے اس بت ہوش ربا کی قسم

یہی کتنی تھی لیلی پر وہ نشین نہیں کھاتی ادب سے خدا کی قسم
 غم قیس سوا مجھے کچھ نہیں غم اسی شتہ ناز و ادا کی قسم
 رکا پایا جو لبسلی نے مجھ کوں کا. جی کہا کیون ہو خفا میرے سرو سہی
 نہ تو میں نے کسو سنگ بات بھی کی مجھے میرے ہی شرم و جفا کی قسم
 مگر یہ جاو لگا صبر و سکون سے اشکوں سے تیکے ہی قطرہ خون
 نہ تو کہا تو قرنی زار زبون میرے سرو کے فدا کی قسم
 شب بھر میں اشکوں کا خون بہا اے دیکھے سے رنگ شفق کا اوڑا
 نہیں اس میں مبالغہ ایک ذرا مجھے تیرے ہی رنگ خدا کی قسم
 تیرے شتہ غم کا ہی حال تیرا ہی کہیو جو جانا ہو تیرا اور ہر
 تجھے قاصد موج نسیم سحر میرے سحر کے شب کے بکا کی قسم
 ابھی کہتا تھا قیس غالون سے جا کہو ناقد ادھر سے کہ صبر کو گیا
 کبھی کہتا تھا تو ہی تباہیے صبا تجھے لیلی کے زلف ووتا کی قسم
 کبھی ساغر وصل میں نے پیا کبھی زخم جگر کو نہ میں نے سیا
 غم رنج و تعب عزیز کیا مجھے عشق کے جو رو جفا کی قسم
 میرا نکلا پی جاتا ہی تن سے ہی دم نہیں چین ہی تیرے بغیر ضم
 تو تو غیروں سے اب رو جا کے بہم کچھ دیتا ہوں تیرے خدا کی قسم
 تیرے کو چھ سے اتھنے کے اب نہیں ہم کریں رہ میں تیرا ہم سر کو فلم

ابھی دل پہ تھنی ہی پہ پہی وہ ضم مجھے غوث و قطب اولیا کی قسم
 نہ تو پائی ہو س بھولوں کی کبھو نہ تو بیٹھا ہوں میں کبھو برب جو
 ابو بکلی دل کی گئی نہ کبھو مجھے جانیک کی اپنے وفا کی قسم

ردیف نون

غزل سودا

| | |
|---|---|
| <p>دل لیکے بولتا ہی جواب تو پہ پہ لیا پر آن ہی کنایہ و پردہ تختہ لیا انگن میں اس نے تیرے منہ پہ کھولیا خون خوش چھوٹ کے تن یہ سسکتی ہو لیا پرنے بہتیں بگڑ بستی چن گولیا مرگان نگر سکین تو نگاہیں چھو لیا جس گنہ کے خون میں چاہیں دہ لیا اسے تو بلکہ گرم نہیں کاہل کی لیا سارے بے بیچ پڑے گرہ اس کی لیا</p> | <p>باتیں کہہ گئیں وہ تیری بھولی بھولیا پر بات ہی لطیف و پر یک سخن ہی عز حیرت نے اس کو بند نہ کرنے دی کھولیا اندام گلن ہونا قبا اس فریے چا ساقی پہنچ کہ تجھ بن اس ابر بہار میں سطح ہو و آنکھوں کی کاوش سے دلو لیا چاہئے تجھے سر انگست پر خفا جون برف ہو گئے ہیں خنک بتان ہند سودا دل صاف نہ رہتی زلف یار</p> |
|---|---|

غزل درد

| | |
|---|--|
| <p>جو کہہ کہ ہوں ہوں غرض آفت رسد افتادہ ہوں سپاہ یہ قامت کشیدہ</p> | <p>مرگان تر ہوں یار گ تاک بریدہ ہوں لٹھچھی ہی دو را پ کو میرے خروشن</p> |
|---|--|

ہر شام مثل شام ہوں میں تیرہ زور کار
 کرتی ہی ہے گل نو میرے ساتھ اختلاط
 یہ چاہتی ہی اب پیش دل کہ بعد
 ای درو جا چکا ہی میرا کام ضبط

ہر صبح مثل صبح گریبان دریدہ ہوں
 پر آہ میں تو موج نسیم وزیدہ ہوں
 کنج مرا میں بھی نہ میں ارمیدہ ہوں
 میں غمزدہ تو قطرہ اشک چکیدہ ہوں

غزل نظم

تقریر ہوتا ہی اب بھی گل اندام کہیں
 دل کی بیانی بہان تھرنے نہ دیتی تھی
 ایک دل دیکھنے لکس کو بھی مانگے ہیں
 نامہ ہر نامہ لکھوں یا میں زبانی کھوں
 دن بھی اور جان نظیر ہے سبھی ہی نذر

فی کہیں شیشہ کہیں کافی کہیں جام کہیں
 دن کہیں رات کہیں صبح کہیں کہیں
 بندے اور بالاکہیں زلف سے کہیں
 خط کے پر پر لکھوں قاصد نام کہیں
 گل کہیں غنچہ کہیں بلبل بدنام کہیں

غزل صف

تیری تیغ جب ہم علم دیکھتے ہیں
 جو جلوہ صنم تجھ میں ہم دیکھتے ہیں
 تو جلدی ہے اور نہ میرے سیمیا
 جو چاہوں لکھوں میں کچھ احوال کا
 گزرتے ہیں سو سو خیال اپنے دہلیں
 ملے تم ہو میرے رقیبوں سے جا کر

وہیں سر کو اپنے قلم دیکھتے ہیں
 خدا کی خدائی میں کم دیکھتے ہیں
 ٹوٹی دم میں راہ عدم دیکھتے ہیں
 تو ہاتھوں کو اپنے قلم دیکھتے ہیں
 لسیکا جو نقش قدم دیکھتے ہیں
 ہمیں ہیں کہ سو سو شتم دیکھتے ہیں

بہت جھوٹے وعدے کئے تو نے ہم سے
تو آوے نہ آوے میان ہم تو ہر شب
بتوں کی گلی میں شب و روز صاف

بھلا ہم تو تیرے میسم دیکھتے ہیں
پڑی راہ تا صدم دیکھتے ہیں
تماشا خدائی کا ہم دیکھتے ہیں

غزل سمجھو

یوں وہ رخ ہی حجاب میں روشن
اُس کے بینی میں یہ بلاق نہین
جامِ نبی میں ہی عکسِ چہرہ یار
اُس کے گورے بدن میں للال لباس
ساتھ رہتا ہی فندقِ پایہ
سوزی سے بزرگ شمعِ میرا
یوں داسارو گے تو پھر سمجھو

ماہ ہی جونِ سحاب میں روشن
شمع ہی ہاتھاب میں روشن
یا چراغِ آفتاب میں روشن
دیکھو آتش ہی آب میں روشن
میخِ شاخہ رکاب میں روشن
نام ہی شیخ و شاب میں روشن
آنکھیں دیکھو گے خواب میں روشن

غزل نئی

حشر بھرے اس دلو کہاں جا کے لگاؤں
ملنا جو کیا ہم سستی اس شوخ نے موقوف
سیج ہی کہ بنان ہو میں ہر جفا گار
ظاہر میں اگر چشموں کے انجوں کئے پوچھے
سینے میں نئی کے تیری وقت سے ملکر

وہ یار اگر آوے نور و رو کے سناؤں
پھر جینے سے کیا فائدہ لوٹا نہ تھاؤں
منظور اٹھین بہ ہی کہ جلتو نکو جلاؤں
یہ مرغِ جگر سینے کے کس طرح مٹاؤں
ایک آگ لگی ہی گی چلو اس کو بھاؤں

غزل شاہ عالم

| | |
|---|--|
| عاجز ہوں تیرے کاتھ سے کیا کام کروں میں دم رکھتا ہوں امی تند خو گواہ کہ تو مجھے ہی دو رہاں میں مجھے سب کوہ تجھی سے اویسے جو تصرف میں میرے میکہ ساقی حیران ہوں تیرے ہجر میں گس طرح پیار سے جھگڑو شہ عالم کیا اس رب نے لئو نہ لئو | کر چاک گریبان تجھے بدنام کروں میں پر دیکھ نہ لئو گیس ہی مجھے رام کروں میں لئو نہ کچھ گلہ گردش ایام کروں میں اک دم میں جنوں کی خمیں انعام کروں میں شب روز کو اور صبح کے تین شام کروں میں اللہ کا شکریہ اکر ام کروں میں |
|---|--|

غزل حاجی

| | |
|---|---|
| تکئی ہی تیری آنکھوں کو ای بار چمن میں ہو جائیگی پیرا ہر ایک پھول سے بلبل بواج تو لاتی ہی جہا اور طرح کی سم و حشیوں کا ریمو بیابان سلاست ماکد ہی دربانوں کو یہ باغ میں جا کر | لہا چکی کھڑی نرس پیار چمن میں تو نہ جائی موت زینت گلزار چمن میں شاید کہ وہ پہنچا ہی طرح دار چمن میں اب سیر سے مطلب ہی نہ کچھ کار چمن میں آجائے یہ حاجی نہ خبر دار چمن میں |
|---|---|

غزل سوز

| | |
|---|--|
| شہد میں جسے گس گم حرص میں پائند ہیں رزق کا ضامن خدا شاید کلام اللہ ہی مقبروں میں دیکھتے ہیں اپنے ان آنکھوں سے | وا غفلت اس نے زندان میں خود نشین تپ اپنے صورتوں کے زور جا بندا میں یہ براور یہ پر یہ خویشی بہ فرزند ہا میں |
|---|--|

| | |
|---|---|
| تو بھی رنجائی سے تھو کر مار کر چلتے ہیں بار | سو جھٹا اتنا پتہ نہیں خاک کے پیر ہونے میں |
| جب تلک آنکھیں کھلیں وہ کدو کدو کیونکہ | مندیں جب انکھ میں آنسو نہ بہا |

غزل کمر شاہ

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| خرید اسے کب نہاں بیچتا ہوں | متاع دل اپنا عیاں بیچتا ہوں |
| خریدار تم ہو تو کیا چاہتے ہو | میں دل بیچتا ہوں جاں بیچتا ہوں |
| اچھا سا ہو کر خریدار یوسف | تو میں سب کا سب کاروان بیچتا ہوں |
| آج مجھ سے قاتل نے سر بیچتا ہی | کہا میں نے ہاں مہر باں بیچتا ہوں |
| اگر تو میرے چھینے کو مہی کھتا | نہیں بیچتا ہوں تو ٹان بیچتا ہوں |
| بکا نام پر اس کے وٹان میں تو کمر | اب آگے رٹا کیا عیاں بیچتا ہوں |

غزل محکم

| | |
|-------------------------------------|---|
| کر کے وعدہ جو ضم آپ بدل جاتے ہیں | حلق پر خنجر بیدار چل جاتے ہیں |
| گر چہ افتادہ ہیں اس گم و شام لگ رہم | پیر سہار کے تیرے آہ سنبھل جاتے ہیں |
| پہلوئے غیر میں ہم دیکھ کے تھک پیر | آتش نشنکے جوں شمع کے جل جاتے ہیں |
| جان و جبر و خرد و ہوش و حواس آدمیان | تیری قمار قیامت سے نکل جاتے ہیں |
| وہ تو سنتے نہیں احوال دل اپنا محکم | تازہ پر مہر لیک ہم ایک اور غزل جاتے ہیں |

غزل نظیر

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| صفائی اسکی جھلکتی ہی گور بسے میں | چمک کہاں ہی پدہ الماس کے یکے میں |
|----------------------------------|----------------------------------|

نہ موئی ہی نہ کناری نہ گو کھر و تپ
 جو چو چھیل کہ کیاں تھے تھوس کے یوں بولی
 پڑا جو ٹٹھ میرا سینے پر نوٹا تھ جھٹک
 جو ایسا ہی ہی تو اب روز ہم نہ آوے گے
 کبھو جھٹک کبھو بس کبھو پیالہ شیک
 چٹری جو دور کے کو تھے یہ وہ پیری تلبا
 وہ پہنا کرتی تھی انگلیا جو سرخ لاپی کی
 پہ سرخ انگلیا جو دیکھتی کسی کی نظر

سچی ہی شوخ نے انگلیا بہت کی مینے میں
 میں لگ رہی تھی انگلیا موٹی کی مینے میں
 یکاری لگ لگے آہ اُس قرینے میں
 لکھو جو آنے تو ہفتے میں یا مہینے میں
 دماغ کرتی تھی کیا کیا شرب پیئے میں
 تو میں نے جالباب کو ادھر کے زینے میں
 لپٹ کے تن پہ وہ ترسو گئی پسینے میں
 میرے تو لگ سی کچھ لگ رہی تھی سینے میں

غزل

دیوانہ تیرا عاشق زار ہوں میں
 فریبوں میں کب تیرا ہوں ظالم
 جسے تو نے کا تا موا بے اجل وہ
 اگرچہ تو گل ہی ویا چشم نہر گس

خدا تجھ پہ مدت ہے ایی یار ہوں میں
 فریبی جو تو ہی تو عیار ہوں میں
 سمجھنا تیری زلف کا مار ہوں میں
 تیرے باغ تازے کا ایک خار ہوں میں

غزل نظیر

گل نظر آیا چین میں ایک عجیب رشک چین
 مہر طلعت جو پیکر شتری زو چین
 نازنین ناز آفرین نازک بدن نازک کمر

گل رخ و گلگون قبا و گلخوار و گلبدن
 بزم بریماب طبع و بزم ساقی سیم
 غنچہ لب ز بلبان اداس شکر دستان شربین سخن

| | |
|---|----------------------------------|
| زلف و کا کل خال و ابرو بہمین چاروں غلام | مشک تبت مشک میں مشک عطا مشک حلن |
| مبتلا ایسوں کو جو بہو بہن و بین ای نظیر | بیقرار و دل فکار خوشہ جان و سپون |

غزل حسین

| | |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| میں عشوہ زوہ کو چہ بازار کھڑا ہوں | لالہ کی طرح داغ سا گلدار کھڑا ہوں |
| قاتل تو میرے قتل کا اندیشہ نہ کر آہ | گر قتل مجھے میں بھی تو تیار کھڑا ہوں |
| افسوس تیرے وصل کی شب بھگواؤں | میں منظر اس رانکا دلدار کھڑا ہوں |
| مجالس میں تیری خالی کئی شے جو | میں بھی تو تیرے چشم بکا خوار کھڑا ہوں |
| ملنے کا حسین کے نہ پیغام بچھے مہی | بہد کے لئے برسر اقرار کھڑا ہوں |

غزل عبد اللطیف

| | |
|---------------------------------------|---|
| نام اس دلبر کا ہم سمن بنایا چاہتے ہیں | اور انخیا رون کے من تھا یا چاہتے ہیں |
| عشق میں دلبر کے ہمنے دل بنایا داغ داغ | تختہ لالہ کا ہم گلشن بنایا چاہتے ہیں |
| خاک یا اس کی آڑ کے لادو گر باد صبا | سرمہ کوہ طور سا بجن بنایا چاہتے ہیں |
| قاصد اکہ بس صنم کو خاک پر مت ہر قدم | تیرے قدموں کے تار دامن کھچایا چاہتے ہیں |
| عاشق و معشوق میں پردہ تھا گر لطیف | اب تم گر ظلم سے جلوں لگایا چاہتے ہیں |

غزل عاشق

| | |
|-------------------------------|-----------------------------|
| دونوں حسد ماہ پارے ہیں | ابرو اور خال چاند تارے ہیں |
| میں نے دو بول کچلے ڈارے مابین | تم ہمارے ہو ہم تمھارے مابین |

نہیں بوندیں عرق کی چہرے پر
 ایکباری تو خواہمیں آو
 عین مجلس میں آنکھ مارے ہو
 راتیں کا تین میں تارے گن گن کر
 جنکو کہتے ہیں غول صحرا مئی
 پیچ میں کہو لاؤ گے صاحب
 دل پیٹا کو دو نیم کیا نہ
 عاشق ہونے سے اس پر پرو کے

چاند کے منہ یہ پہہ ستارے میں
 لب سے مشتاق ہم تمہارے میں
 سچ بتاؤ یہ کیا اشارے میں
 تنکے چن چن کے دن گزارے میں
 وہ میرے آہ کے شرارے میں
 بال کے لئے سنوارے میں
 تیرے ابرو نہیں یہ آہ میں
 ہو گئے سب بعد تمہارے میں

غزل رضا

خواہ نزدیک رکھو خواہ دور میں
 صورت حق تو ہر آئینے میں ہی جلوہ کا
 کسکا دل ہی کہ کرے سیر و گل و گلشن کا
 ہجر کی رات تو تلتی نہیں ہی یارب
 اب ترپھنے کی بھی طاقت نہ رہی کھوڑا

دیکھنا ایک نظر تمکو ہی منظور ہمیں
 دیدہ جراتی سے اپنے نہیں معذور ہمیں
 اس کا بیف سے یارو رکھو معذور ہمیں
 گیا دکھاویگی اب آخر شب ڈکچور ہمیں
 اس قدر آہ کیا عشق نے رنجور ہمیں

غزل رونق

تا کی ضبط فغان آہ مجھے تاب نہیں
 دیکھ یہاں کمرے نہ ہو وین کبھی مانڈنا

نا صحا جبر کی والدہ مجھے تاب نہیں
 بس تیرے دید کی امی ماہ مجھے تاب نہیں

صغیر دل سے شاد و میرے تمثال بنا
حوصلہ تنگ ہی بیان پہودہ گوئی نہا
ہم نشین جاہ میں یوسف جو پھنسا ہوا
جی ہی کھو یا غم پرولنے میں روتے روئے
غم ہجران سے ہوئی رونق پیدل کو نجا

بت پرستی کی اب اللہ مجھے تاب نہیں
بس زبان کچھ کو تاہ مجھے تاب نہیں
اے دنیا سے کہیں جاہ مجھے تاب نہیں
اے ای شمع سحر گاہ مجھے تاب نہیں
اے غمخواری کی یا شاہ مجھے تاب نہیں

غزل سوز

میرے دلہیز بی خواہش وصل تان گو نصیب کیو ہوا ہی نہیں...
گروں گس سے بین حال دل اپنا بیان میرے درد کی وہ تو دوا ہی نہیں
میرے دل کی طپش کو تو غور کرو میرے واسطے فکر نہ اور کرو
لوئی یار سے ملنے کا طور کرو کہ دوا سے تو یوقی سفاہی نہیں
بٹھو خندہ گل سے یہہہ دل نکھلا رہے روتے یہہہ ہر دم دیدہ سدا
کروں رہ کے عزیز و بین باغین کیلے مجھے راست یہاں کی ہوا ہی نہیں
تیرے کو چے سے گل کہیں باغین جا تیرا باد جھانے جو نام لیا
بٹھو دیکھنا نہ ای بت ہوش رہا کسی گل کا حواس نہ جا ہی نہیں
ایسی اور بھی ہو کوئی تازہ غزل ایسے بحر کا قافیہ سوز بہل
غم ہجرانے کر چکا اپنا خلل بارے وصل کا حال کہا ہی نہیں

غزل غلام احمد

ای جبال گہمت زلف و دوائے نازین
زلف ہی یا وام یا مارشکین بیج وار
گیا عجیب و حسین ہی جس کے حسن ناز سے
حسن بان کی حقیقت کیا ہی کے روبرو
شکر بدلیوں نہ ہوں طالع بلند احمد

جس کی خوشبو کو نہ پہنچے نافہ آپوں
اس کے بل کھانے سے میرے لکواب نہیں
داغ کہا وہی چین پر رشک سے ماہ
دلرباؤں میں نہیں دیکھا کوئی آپ میں
ہاتھ کے الیاسی یک عجیب چین

غزل حلیق

گل ر خون میں وفا کا پاس نہیں
گئے تخت دل بھی اپنے نثار
منہ بھرا بھی مہر سے مجھ سے
شکوہ ابنائے حسن کا عیبت
صورت برق خیز ہو کے خلیق

جون گل کا غدی میں پاس نہیں
ٹوے تو بھلی نہیں پاس نہیں
پو فائی کا کچھ قیاس نہیں
پنچ انگشت ایک راس نہیں
گیوں تو مضطرب اور حواس نہیں

غزل سوز

اس رو فدی و سنی میں کچھ نہیں
اس سنگ دل کو طالع آیانہ میرے رحم
یا قوت لعل یار سے ہتر نہیں ویلے
کیون مجھ سے پگناہ کو ناحق کرے ہی
فاصد کی کیا مجال جو کو چہ میں جا کے

نخل محبت آہ میرا بار و رہنم
ای آہ و ناله حیف کہ تم میں اثر نہیں
پر جو ہری کو اس کے پر کھ پر نظر نہیں
ای شوخ تیرے دل میں کا بھی نہیں
خروغ روح کوئی میرا نام بر نہیں

| | |
|---|---|
| میرے طرف سے دیجو جاگل کو یہ پیام ہرگز نہ مان سوز تو واعظ کی گفت کو | اؤن مفضل کو توڑ کے پر بال و پر نہیں دورہ بھی اس کو اصل سخن سے نہیں |
|---|---|

غزل سودا

| | |
|--|--|
| لخت جگر انگھوں کے بران نکلتے ہیں تجھ سے نہ نگہ کا ہی کشتوں کا جہان دفن سرخاک و گریبان چاک غشتہ بخون یہ خبر و ای یارو کیا بطن سے مادر کے سودا کے دل سے الفت شکن ہی جائے بگی | یہ دل سے محبت کے ارمان نکلتے ہیں سب سے کی جگہ وہاں سے پیکان نکلتے ہیں لگیا گھر سے تیرے عاشق باستان نکلتے ہیں لے قتل کا عاشق کے فرمان نکلتے ہیں چشموں کے میان جی کچھ آسان نکلتے ہیں |
|--|--|

غزل شوریدہ

| | |
|--|--|
| بانوں کی گرمیوں سے جلتے دل و جگر ہیں تیغ نگاہ کی دیکھی ہی ہم سے یارب یاران رفتگان کا منت پوچھ مجھے قصہ خورشید و ماہ کو بے تن بھرنے ہی دیکھتا ہوں سینے کے داغ سوزان انگھوں کے اشک خونی اس شعلہ رو کے غم میں رو بیاہی اس قدر تو | جو زندگی سے اپنے سیر اس قدر ہیں لب خشک ہو رہا ہیں کانٹے زبا پر ہیں ای ہم نہیں میں بھی حیرانوں کو گداز ہیں یہ کہ کی آرزو میں آرزو در بدر ہیں اس نخل عاشقی کے وہ گل میں پتہ نہیں جو گرم اشک تیرے شوریدہ خون شہر ہیں |
|--|--|

غزل معقون

| | |
|-----------------------------------|-----------------------------|
| بتان جب کہ زلف و توانا باندھے ہیں | گرہ میں دل مبتلا باندھے ہیں |
|-----------------------------------|-----------------------------|

نہیں تھے بلبل اپنے چمن میں
میں یہاں خون روٹا ہوں ٹھوس لکے
جفا کھینچنے پر نہ ٹارہنگے جی کو
گرہ دیکے سر پر جو بالوں کا جوڑا
پر کیا تا میں اس کے دلیاے عاشق
میں حال معقون دیکھا نہیں کیا

ہم اب اشیاء جدا باندھتے ہیں
جو پاؤں پہ انکے خدا باندھتے ہیں
یہ ہم تم سے شرط وفا باندھتے ہیں
یہ ہمارے بدن خوشام باندھتے ہیں
ہم جمع کر کے ملے باندھتے ہیں
مگر آپ کس کس بھلا باندھتے ہیں

غلِ ناسخ

دل میں پوشیدہ تپ عشق بتاؤ لکھتے ہیں
مقل پر وا نہ نہیں کچھ زرو مال اپنے پاس
مخمل باریں کچھ بات نہ نکلی منہ سے
ہو گیا زرد پڑی جس کی حسینہ پنہ نظر
ہی عرص ملک جہان ملک سخن بای ناسخ

آگ ہم سنگ کے مانند نہاں رکھتے ہیں
ہم فقط تپ فدا کرنے کو جان رکھتے ہیں
کہنے کو شمع کی مانند زباں رکھتے ہیں
یہ عجب گل میں کہ تاثیر خزان رکھتے ہیں
اگر نہیں حکم روان طبع روان رکھتے ہیں

غلِ محبت

ہو شیش رو تینے دین کیا کرو گرو کا لیا
رکھتے ہیں پانوسی کا شوق سب نے اپنے
صاف کھل جاتی ہی اس دم ان لبوں کی
یہ نہیں شمشیر سر پر تپ کرتے نہا

چنے جو نہ ہدوش کہ کس فریسیہ تھا لیا
وہ کہاں ہے جس پر خفی وہ لبوں کی لالیا
جب نظر آ جاتی ہیں وہ انکھیاں متوالیا
آسمان لایا ہی بھر کر سیم وزر کے تھا لیا

بن تیری زلفوں کے پھرتے ہیں راتیں کالیان
ہیں تیرے خمکی محبت میں فصل کے تالیان

مات دکھا وچا نہ سا مکھڑا کہ جوان مار سبایہ
سطح پھر نہ کھل جاوے رشادی جھل

غزل اوماش

ٹوٹی اس باغ میں الفت کا بھری کہ نہیں
نہیں معلوم کہ اس گل کی کمری کہ نہیں
یہاں آتھہ جائے اباب کا گھر ہی نہیں
یا الہی شب ہجران کی سحر ہی کہ نہیں
وہ تیری مہر کی اگلی سی نظر ہی کہ نہیں
ٹوٹی بتلاؤ تو اس مرغ کے پر ہی کہ نہیں
میان او باس کا اس رہ میں گزری کہ نہیں

باغبان نخل محبت میں شمر ہی کہ نہیں
موسے باریک بتاتے ہیں کمر اس گل کی
بیٹھے کو چپے ہیں مجھے دیکھا تو رک کر بولے
یہ بھر کی شب نہ گشتی گشتی سب عمر میری
سیح بنا مجھ کو ضم تجھ کو خدا کی سو کند
بال پر توڑ کے صباد لگایوں کہنے
وہ جو ہر طرف گزرے تو لگے یوں کہنے

غزل سودا

جلوہ گریار میر اور نہ کیا ہی کہ نہیں
تم بھٹی مک دیکھو تو صاحب نظر ہی کہ نہیں
ورنہ یہاں کون سا انداز فغان ہی کہ نہیں
کچھ علاج کا بھی یہی شیشہ گراں ہی کہ نہیں
موسیٰ باریک تری خوشگراں ہی کہ نہیں
کوئی تو بولو میان منہ میں زبان ہی کہ نہیں

غیر کے پاس یہ اپنا ہی گمان ہی کہ نہیں
مہر ہر درے میں مجھ کو ہی نظر آتا ہی
پاس نہوس مجھے عشق کا ہی ای بھل
دلے تکرؤں کو بھل پیچ لئے پھرتا ہوں
لگے شمشیر تمھاری کے بھلید یہ گرون
جرم ہی اسے جفا کا کہ وفا کی تعصیر

یو چہا کیر و زمین سو داسے کہ امی آوارہ
 یک بیک ہو کر آشتی لگا یہہہ کہنے
 دیکھا میں قصر فریدون در او پر ایک شخص

تیرے ہنسکا معین بھی مکان ہی کہ نہیں
 کچھ تجھے عقل سے بہرہ بھی میاں ہی کہ نہیں
 حلقہ زن ہو پکارا کوئی یہاں ہی کہ نہیں

غزل خسرو

زحان کیسے مکن تغافل و راسے نینان بناے بتیان
 نہ تاب سحران نہ دارم امی جان نہ لہو گاہے لگا بے چھتیاں
 چو شمع سوزان چو ذرہ حیران ہمیشہ گریبان عشق آئندہ
 نہ نیند نینا نہ انگ چھینا نہ آپ آوین نہ بھیجین بتیان
 شبان سحران دراز چون زلف و روز و صلاش چو عمر کو تہ
 سکھی پیاکو جو بین نہ دیکھوں تو کیسے کا توں اندھیری رتیاں
 یکایک از دل فریم بہرہ چشمش قرار و تسکین
 کسے پڑی ہی جو جاسنا وے پیارے پیو کو ہماری بتیان
 بجی روز وصال محشر کہ داد مارا فریب خسرو
 دراز را کھوں تو سنائی ساجن جو کہنے پاؤں دو بول بتیان

غزل مضطر

پھیلے سب سے ہوئی لعل خورشید کی شان
 شاخ گل قصہ میں ہی وجد میں آتی ہی

رنگ سے خون گلبرگ لگائی مرجان کی جان
 لغز زبان برگ میں سن بلبستان کی جان

| | |
|-----------------------------------|-------------------------------------|
| بت کے پونجے سے جو مقصد نہ ہو تیرا | گور کو جا کے کسی پیرِ سلمان کی زبان |
| کہ وفات میں جب فکر کیا انسان | ہوش اس جاہل ہوئے صاحبِ فانی فانی |
| حادثہ دیر سے اجداد نہ ہوتا مضطر | تیغِ ہمت کو چھڑا لیجئے اوسانِ گلیان |

غزل عبداللہ

| | |
|--|--------------------------------------|
| شب کی ہجر میں اور دن کتا غمخوار میں | لٹھو دیاد دل کو عبت یار کے عیار میں |
| جسے دیکھا اوسے خود مطلب خود غرض کا یا | اشنا پورا نہ دیکھا میں کہیں یاری میں |
| کم سنا عشق میں ہو گا جو سنا ہو گا کہیں | گھر دیا سر دیا اور دل دیا دلاری میں |
| فوج کرنے سے میرے فائدہ کیا تجھ کو ملے | کاٹتے کیا آیا تیرے ایسے ننگاری میں |
| قبض و فراء دے لاکھوں یہاں یہاں اللہ | آخر شرم ہی گئے عشق کی پہاری میں |

غزل جہادی

| | |
|-------------------------------------|--|
| شبِصال میں کیا یار سے دو چار ہوں | رہِ فراق میں جیتا تو شرم سار ہوں |
| منع مکر تجھے رونے سے ای گلِ خوبی | چمنی کو چہ تیرا برنو بہار ہوں میں |
| تجھے خیالِ جنت پیدا فگنی کا مہی | لگا کو تیرے مجھے محبت کا شکار ہوں میں |
| جو دیکھی تیرے کانوں کے بالیکی مچھلی | مثال ہی کے بے آب و پتھر راہوں میں |
| جو تیرے تیغِ جہادی نہ تجھے منہ موڑے | تو پھلے وار میں دریا غم کے پار ہو نہیں |

غزل جوات

| | |
|-----------------------------------|--------------------------------------|
| کوچہ جانا سے چاہیں یہ جا سکے نہیں | گوا تھاتے ہیں قدم پر دل تھا سکے نہیں |
|-----------------------------------|--------------------------------------|

میر نالوں کی منادی اسنے کی یہاں تنگ دل
 دم میں ہو جاوے محبت کا تو اس کے امتحان
 مشق فریاد و فغان کرتے ہیں مرغانِ حین
 ہم اسیرون کو ملد ہی تنگ یہاں سیان
 کوئی اسکی اور ہماری دیکھو صحبت در
 اپنے پہلو میں دل میناب ہی وہ غمزدہ
 کیا ہو وہ دن جو یہ پیغام آتے ہی نہیں
 صورت اپنی تم صورت دکھا جاؤں
 یک نئی انداز کی پڑھنے میانِ حیرت غم

پاس مجھ کو اس کے ہمسایہ تھا
 دل کی بے جبری سے پریم آزماسکتے ہیں
 وضع پر نالوں کے میرے کچھ اڑا سکتے ہیں
 زیر گرد و وں تک زمین پر تلملا سکتے ہیں
 مل رہے ہیں دل و نظریں ملا سکتے ہیں
 جس کے ہاتھوں کے کہیں آرام پا سکتے ہیں
 ابنود در و ہجر کی آفت اٹھا سکتے ہیں
 میں نے یہ سب ہم لدا چاڑا سکتے ہیں
 اتنے بہتر آپ کیا مضموں لدا سکتے ہیں

غزل سراج

عین وصل سر قد سے ہیں مگر گھر شادیاں
 گیتاں ہم کیا ادا کیا ناز کیا انداز سے
 صاف ہو لوں گے نگاہوں کے مجھے کرتا ہی قتل
 پاؤں میں بنجیر الفت اور گلے میں طوق غم
 گیتاں چلے دام نگاہ میر بانی سے تیرے
 حریف لیلیٰ اپنی شوخی سے نہیں اتنی ہی باز
 طاق میرے دل کے گڑھا ہی آئینہ سراج

عالم بالائے آتے ہیں مبارک بادیاں
 یاد ہیں اس شوخ کو کئی طرز کی استاویاں
 ختم ہیں اس ظالم خونریز پر جلد دیاں
 تہہ دل و حشری کو میرے کیونکہ ہو آزادیاں
 صید ہو جاوے ہیں یہاں صیاد کی صیادیاں
 چھوڑتا نہیں بے ملک مجنون بھی اپنی وادیاں
 یاد آتی ہی مجھے حب انکی طرح حب وادیاں

غزل نظیر

| | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| ای یار میں تو کشتہ روز است ہوں | لیٹا ہی جان میری تو بین سر بدست ہوں |
| ای پیچہ میں نقش زمین کا نشہ ہوں | کیدم کی زندگی کے لئے مٹا تھا مجھے |
| میں آپ اپنے شیشہ دل کا شکست ہوں | تو نست کر شراب سے ای گلبدن مجھے |
| گر تو خدا پرست ہی ہیں پرست ہوں | دوری طریق مجھے کو سمجھو نہ زایدان |
| ظالم میں تیرے چشم گلبدنی سے دست ہوں | آن سنگدل تو نکال گلہ کیا کروں نظیر |

غزل ایمان

| | |
|--|---|
| آہ جاتی رہی بیک نالہ شبگیر میں جان | گر نہ الکی ہو تیرے زلف کی زنجیر میں جان |
| ماڑہ پڑتی ہی تیرے تیرے پیچہ میں جان | اب جیوان کب بکھائی مگر انسا کی پکان |
| پیان تو جاتی ہی کھل لکھی تصویر میں جان | وہ جو سماج میں گیا بات ہی الکی پیار |
| نرے صید حرم کی کہیں تجھے تیرے میں جان | اس طرف بھی تو کسی روز کمان ابرو چل |
| بات کہنے میں پڑے قالب تصویر میں جان | اوجھم کہ تو اعجاز سیما مئی پر |
| جب تک معنی شیریں نہ ہو تیرے میں جان | شعور ہوتا ہی کب ایمان کیلے دلچسپ |

غزل مصمصام

| | |
|---|---|
| خانہ چشم میں پھولی نہ سمانی انگلیں | رات و دن جو انکھوں میں ملائی انگلیں |
| بھیس گئے دام میں کھٹنے بھی نہ پائی انگلیں | یہ کبیر و ملکونہ کچھ گلے نہ گلشن سے خبر |
| دکھ میں دیکھا تو کہیں کام نہ آئی انگلیں | منہ پر ملا دل بھین اور دور ہو آخر کار |

کس ناامید کی صحبت کنی یار تبشیر
اور دنیا میں طرح دار نہ تھا کیا قصاصم

آج کچھ شوخ کی بے ڈھب نظر آئی آنکھیں
ایسے بے مہرستی تو نے لگا سئی آنکھیں

غزل میر

دل نہیں بات نہیں صبح نہیں شام نہیں
مثل عقاب مجھے تم دور سے سناؤ ورنہ
خطر راہ فلک بلکہ بہت دور کھینچا
راز پوشئی محبت کیتیں چاہئے ضبط
ہیو قمری جو کوئی دیکھے ہی سہکتا ہی

وقت ملنے کا مگر داخل ایام نہیں
تنگ دستی ہوں میری جا بجز جام نہیں
عمر گزری کہ ہم نامہ و پیغام نہیں
سو تو دنیا بی دل بن مجھے آرام نہیں
کچھ تو ہی میر کہ ایک دم تجھے آرام نہیں

غزل مرہون

میں منتظر جلوہ دلدار کھڑا ہوں
ایک دن میرے بالین پہ نہ آیا تو شمع رو
گر تیغ لگاتا تو لگا جلد ای قاتل
یہ تقدیر وان ہر سر بازار کھڑا ہوں
مخفی میں تیرے گو کہ نہیں مجھ کو رسائی
گر ملنا ہو تو ملے میرے جی سے ہی ہا
ناویر مطلب نہ غرض کعبہ سے مرہون

موسیٰ کی طرح طالب ویدار کھڑا ہوں
پروانہ صفت جلنے کو تیار کھڑا ہوں
میں ایک محبت کا گرفتار کھڑا ہوں
میں ناز کا خوبونکے خریدار کھڑا ہوں
حیرت زدہ لیکن پس دیوار کھڑا ہوں
والدہ کہ اس جتنے سے میرا کھڑا ہوں
میں بس نشہ عشق میں شہر کھڑا ہوں

غزل ناسخ

سب ہمارے لئے زنجیر لئے پھرتے ہیں
 کہ نہ تھا صید و فادار کہ اتنا صیاد
 تیری تصویر سے کسی نہیں مٹی صورت
 رنگ خوبان چہان دیکھتے ہی زرد ہوتے
 جو ہی مریا ہی بھلاک کو عداوت ہو گی
 کس شمع کی لگتی یہاں گرا نکھوٹ

ہم رلف گمراہ گمراہ لئے پھرتے ہیں
 بال پر اس کے تیرے لئے پھرتے ہیں
 ہم چہان میں تیری تصویر لئے پھرتے ہیں
 آپ زرد آنکھوں کو اکسیر لئے پھرتے ہیں
 آپ کیوں ٹانھ میں شمشیر لئے پھرتے ہیں
 لوگ کیوں بزم میں گل لئے پھرتے ہیں

غزلِ ناسخ

ہم زبانِ شمع سے ہیں بھریا رہا ہیں
 میرے دل میں غم خال و خط جانانِ داغ
 کو رو کر آنکھیں میں رہنا ہم کو ممکن نہیں
 مثلِ شمع عشق کیوں ہوا ہوا چاک چاک
 ہی اثر کے نگاہِ تفرقہ انداز کا
 آرمے بازارِ یوسف آگے آریوسف گیا
 جو کہ میں خوشخوار آنکھوں پہ دنیا میں نہیں
 راہِ خرمیزی میں وہ قاتل جو رہا نہیں
 آفتابِ حشر بھی مجھ کو بچا رہا نہیں
 بستر گل ہو بہارک پار کو آئی بہار

چائے گھل گھل کے فرما عشق کے آزار میں
 مشک بھی تھوڑا چھڑک دے مہم رنگارنگ
 ہوئی ہی اکثر سفیدی ابرو دریا بہا رہا ہیں
 تار گیسے لکین تانے دل افکار میں
 بلبلیں ہیں دام میں اور آہ گل بازار میں
 منہ دکھائے ہی لگاواگ جو بازار میں
 چھیدتی موجو جب دیکھوے فارسیا
 چلتے چلتے پڑ گئے چھلے تیری تلوار میں
 سونے والا ہوں کیسے سایہ دیوار میں
 خوب چلکے لوٹتے اب واوٹے یہ خار میں

ساتی کو شریک تابی می خم ای غزیر
مست ہوں باسخ میں عشق احمد خاثرین

غزل رحمت

| | |
|---|--|
| <p>وصل کی امید میں ہم جو یہاں آئیاں گاہ تبسم کرے گاہ غضب کی نگاہ وصل کی امید و ظلم نہیں ہی روا ٹٹے نہ سمجھے ہمیں پیو ہوئے ایسے شخص بجھ میں رحمت تیری روتے ہی روتے مہم</p> | <p>دیکھ تیری چال ہم دہلے پچھتاہیاں ٹٹے سکھائی تجھے ایسی ہی حیرت آہیاں عرض میری ہی ہی سہلو میرے سائیاں جسے لگائی لگن اسکی سنا پائیاں وقت ہی اب غمغیر جان نکل جائیاں</p> |
|---|--|

غزل شادان

| | |
|---|---|
| <p>گھر تیرے میں ہمیں بلواؤ تو آوین آنے کو تو کہتے ہو مگر ایک طرح سے جو طرف لگا ہو وصف فرس مکمل گر بزم بھی عطور کے بہت ہو و معطر ستھر اس پلنگ ہو و لب خضر برآرا شیشے پر پوشش و کلابی پہ گلہ زنی سب ہو و میا و دان جو عیش کا ساما</p> | <p>سوختیں اور چین سے تھلاؤ تو آوین پرشی ہر ایک انواع کی منگواؤ تو آوین ہر شمع کا فوری کی جلاؤ تو آوین اور شتیان پوشاک کی جلاؤ تو آوین اور سبج بھی بھولوں جو کچھ اؤ تو آوین وہاں گری صحبت سے نہ گھبراؤ تو آوین شادان معہ موزوں کو جو بلواؤ تو آوین</p> |
|---|---|

غزل نظیر

| | |
|--|--|
| <p>ایوں نہ ہو بام پر وہ جلوہ ناتیر دن ماہ بھی چمکے نکل تا ہی دلیر دن</p> | <p>ایوں نہ ہو بام پر وہ جلوہ ناتیر دن ماہ بھی چمکے نکل تا ہی دلیر دن</p> |
|--|--|

| | |
|---|--|
| <p> فاکھ سے اب تو قلم رشک سیما رکھ دے غرق دریا نے محبت کی نہیں ملنی لاش دل بیمار ہے عشق میں گنوں کر سربز چھپر مت زلف لے مار کیو تو دریا میں د تین دن چشم کے بیمار کا کر ایسے غلج لوگ کہتے ہیں کہ ہیں بھول تیرے گتے عمر بکھنفت نہیں باغبان ای گل مت بھول چار حرف اس بت پر خون کے اوپر بھیج </p> | <p> نسخے بدلیں ہیں جہاں علمائے دین در نہ دو باہو انکلی ہی سنائے دین خاک سے واگو ہی لہو نہایت دین سانپ کے کاٹے کو دینے ہیں سیر دین ہوتی معلوم ہی تائید و اتی دین مہندی ڈاکھوں کو تو قاتل لکھا دین رنگ بد ہی زمین کی ہوا تیر دین آپ جو ہو جا تھا تیر دین </p> |
|---|--|

غل سودا

| | |
|--|--|
| <p> چمن یکے خیابہ کسی انکھ بیاں ملیاں پھر ہی دھوٹا تر شب جہاں آبادی گلیاں نہ ہوا سیر یہیں طرح بجلی کی چلیاں غلط ہی بہہ زبانون کہ سب بھیر کی ملیاں نہ ہیں کہتا تھا ای ظالم کہ بہہ باتیں نہ ملیاں </p> | <p> نہ غچے گل گھلتے ہیں نہ گل کی ٹھیلین کلیاں آئین مہتاب دیکھا ہی اس خود شیدا باں تب م یوں نمایاں ہی کسی آلودہ ہو گیا لب و غنچہ تیرا سامی سے خوبان عالم و وانہ ہو گیا سودا تو آخر رنجتہ پڑھ پڑھ </p> |
|--|--|

غزل

| | |
|---|--|
| <p> پھینک کر چھب نگاہ سچ و صبح جمال و طور و جہرام آتھوں نہ ہو وین اس بت کے گریہ چارے تو کیوں ہو مے کا نام آتھوں </p> | |
|---|--|

دقن زرخندان لب و دندان و رخ و چین و نمک
 سکتا میں اس پری تو کافر بہرہ ملک سب قتل عام آتھوں
 ادا و تار و حجاب و غمرہ کرشمہ شوخی جیاتنا فل
 تمھارے چتون کے آگے لگے یہہ کرنے میں اہتمام آتھوں
 جھپک لگاوت چمک جھمک ملال غصہ کرم رکاوٹ
 ایسے پانوپہ گرتے ہیں یہاں سیکاجی اہتمام آتھوں
 شکیب برقرار و طاقت نشاط و آرام و عیش و راحت
 تمھاری الفت میں ٹھوکی میٹھا ہوں تو یہہ لہ لہ آتھوں
 سیر و چتر و قشون ملک و شکوہ و تاج کمال و راحت
 میرے سلیمان کو دے خدایا یہہ جلد با احتشام آتھوں
 نہ پوچھ مجھ سے نوائے الہ کہ نام عاشق کے کیا ہیں وحشی
 دلیل و رسم و خرابی تہ غیب بندہ غلام آتھوں

غزل ماسخ

| | |
|---|--|
| زور پی گرمی بازار تیرے کو چے میں دیکھ کر تجھ کو قدم اٹھ نہیں سکتا اپنا دیر ویران میں تیرے عہد میں کج ہی خرا اور یہاں سیکڑوں ہوش بڑے رہتے | جمع ہیں تیرے خریدار تیرے کو چے میں بنگلے صورت دیوار تیرے کو چے میں جمع ہیں کافرو و نذارتیرے کو چے میں ہی مگر خانہ خمار تیرے کو چے میں |
|---|--|

پاس بانو کی طرح راتوں کو بیتیابی سے
 زور ہی عشق نے یہہ غرقہ پر داری کی
 آرزو ہی جو مرون میں تو بہان مدفن ہو میرا
 حال دل کہنے کا ناسخ جو نہیں پایا ہر بار
 گر بھی ہی تیرے ابرو کے اشارے قائل

نالہ ہم کرتے ہیں ای یار تیرے کوچے میں
 ہم ہیں زندان میں دل زار تیرے کوچے میں
 ہی جگہ تھوڑی سی درکار تیرے کوچے میں
 پھینک جاتا ہی وہ اشعار تیرے کوچے میں
 آج کل حلی ہی تلوار تیرے کوچے میں

غل سلطان

گل کا بستر تھا شتر تجھے بن
 میرے حق میں تو وہ ہی دوزخ ہی
 لقمہ لگا ہی اور گیا اسلام
 ہو درخت امید بار آور
 آرہی ہی لبونہ جان حسین
 تون ہی ای آہ ایاب ہدم ہی
 گر میں سلطان مفت کشور ہون

ایک آفت تھی رات بھر تجھے بن
 جاؤ میں خلد میں اگر تجھے بن
 آپ ایسی نہیں خبر تجھے بن
 عمر کا کچھ نہیں شمر تجھے بن
 دمکادم میں نہیں اثر تجھے بن
 تون لجاوے و مان خبر تجھے بن
 لیک مغلس ہون سیمبر تجھے بن

غل غالب

ہیگا جو نار واد است لڈانی میں
 عشق میں دیتا ہوں اس لیے کے کاوش
 چرخ نے پینہ مہتاب کو کانو نہیں دیا

ایک بھی بات نہ تھی یوسف کینانی میں
 دست رس ہی یہ کہیاں حسین بیانی میں
 نور شراباں تک ہی میرا شک طغیانی میں

جان مروں کی پھر کب جو نکلے دشنام
کارِ شمشیر کا کرتا ہی خیال برو
پھینک مروں گناہوں شمال دوش لہ کوئی

گیا مسیحائی ہا اس لعلِ رخسارِ فیض
واغ اسکا ہی ازل سے میرے پیشانی میں
ہم بھی ہیں دای غالب اسی عیا فی

غزل مصحفی

بزمِ روضہ بہن گو مروں گیاں بین بچن
نالہ شمسِ رات جو گلشنِ شک بزمِ شمس تھا
شمع ہی شب جب جلنی تین نہ آئی مجھ کو
بلے فرجِ نازک تیرے نہاد چپ گئی اس کی
میں تجھے کہتا تھا زاہد میخانے کی راہ یہ حل
لے بکھری ہو کے ملا ایک وجو گیا شمعِ تیر
شب آخر ہو گا دیر کا مصحفی تجھ سے کیا میں
گھون

ساتھ فقر کے دو ملک دھم دھمیاں بچن
مقارینِ غاں چین کی صبح ملکِ بین بچن
جھا جھین پروانوں کے پروں کے جبکہ سیر بچن
بالیاں جو پتھوں سے اچھل کر رہا سیر بچن
آخر تجھ پرستے ہی میں تالیا اور بند بچن
نو بتیں کیا کیا شادی کی مرقہ یہ دم بچن
جان نکل گئی تیں سے جبکہ تیں پہر بچن

غزل حسن

صبح سے شام ملکِ تابہ سحر رونے میں
جادو کرتا ہی رقیب ہم یہ تو کیا ہوتا ہی
پو فائی کا بتوں کے جو کرے ہی شکوہ
اس قدر رونے میں شب کوئی میں جا کر
عدو جلتے ہیں تیرے شعر کو سن کر ان

اشک آنکھوں کے ہمارے گھر ہوتے ہیں
ساؤں پر کہیں تو نایہ سحر ہوتے ہیں
گیا چاہا میں نہیں بے شمر شجر ہوتے ہیں
نالہ سے نالہ و گریہ سے بکھر ہوتے ہیں
دوست کہتے ہیں کہیں ایسے شعر ہوتے ہیں

غزل ولی

| | |
|------------------------------|-------------------------|
| خوش قداس و لکھو بند کرتے ہیں | نام اپنا بلب کرتے ہیں |
| اپنے شیریں سخن کو دیکے سراج | سارا بازار قند کرتے ہیں |
| جس کو بیتاب دیکھتے ہیں ایسے | اپنے اوپر پسند کرتے ہیں |
| بند کرنے کو عاشقوں کے سدا | زلف اپنی گنت کرتے ہیں |
| ای ولی جو کہ ہیں بلب خیال | شعر میرا پسند کرتے ہیں |

غزل سودا

| | |
|---------------------------------------|--|
| کیونچں سید دل ای بار کرون یا نکر و ن | نالہ جا کر پس دیوار کرون یا نکر و ن |
| سننے ایک بات حیرتی تو کہ رقت باقی ہے | پھر سخن تجھے تمکھار کرون یا نکر و ن |
| ناصحا اٹھ میری بالین سے کہ دم رکنا ہی | نالہ دل کھول کے دو چار کرون یا نکر و ن |
| خواب شیریں بدن و اور دل میرا بل | جی دھڑکتا ہی کہ پیدا کرون یا نکر و ن |
| سخت شکن ہی میں مبادیے جا کر بار | ذکر مرغان گرفتار کرون یا نکر و ن |
| حال باطن کا نمایان ہی میرے ظاہر سے | میں زبان اپنی سے اظہار کرون یا نکر و ن |
| موسم گل ہی میں جیاد سے جا کر بار | ہی زبان میری بھی گھٹا کر کرون یا نکر و ن |
| عہد تھا تجھے تو بھیر عمر و فاکر نے کا | ان سلوکوں پہ چھا گار کرون یا نکر و ن |
| کوچہ یار کو میں رشک چمن ای سودا | جا کے بادیدہ خونبار کرون یا نکر و ن |

غزل سراج

اول کی تھنے بھول گئے مہر بانیان
 لیا ہو نیکا سونگے اگر کان دہر کے تم
 دامن تلک بھی نازہ دست رس نہیں
 داغ فراق لالہ و باغ خیال ہی
 مجھ دیکھ کوہ طور کا سر مہ کئے ہو تم
 شاپیکے قتل کی ہوتی ہی مصلحت
 کلب روار کھو گے تغافل سراج پر

لائے لگے پور و زنا فل کی بانیان
 لڈرین برہ کے رات جو مجھ پر گھاسیا
 لیا خاک میں ملی ہی میری جانفسیا
 رہ گئیں میرے جگر میں تمھاری لٹیا
 باقی ہیں بٹلک اوپن تر نیا
 دوزخ تیری نگاہ کی سب ہم نے جانی
 ابس قدر بھی خوب نہیں سگر نیا

رویف و او

غزل اصف

تجھ کا دلدار ہوا و ناز حرام ایسا
 لب سیماس تیرے باترا ہی مصحف
 میں ہوں صدقہ تیرے تو گالیان ایسی
 زلف مشک میں ہیں پریر پہلے دل کیون تھے
 آرزوی کہ شب وصل میرے ہو
 ملیجی مٹ ہو سو اوائت علی کے اصف

ٹیوں نہ دل کفر سے منکر ہو جو رام ایسا
 مردہ دل کیون نہ جسے جس کا کلام ایسا
 بندگی ایسی ہو اور نکال انعام ایسا ہو
 ایسا جیاد ہوا اور ڈٹھے میں دام ایسا ہو
 میں ہوں اور بار ہوا و گردن جام ایسا
 پھر تجھے چاہئے کیا جب کا امام ایسا ہو

غزل

دیکھ کر اس کے رونے خندان کو

گل نے پرزے کیا کر بیان کو

اُسکے ہونٹوں کے آگے قدر نہیں
انکھ تیری شکار افگن ہی
گرم ہو کر نہ سوئے یار کے ساتھ
یاد اتی صورت یو سف

لعل بھر جاوے گر بد خشتان کو
لیون نہ بھاگے پر ن بیابان کو
اگ لگ جاو اس زستان کو
لکھو لکھ دیکھتے ہیں قران کو

غزل

جو سونے اُس گل زیبا کے پیریں کی بو
وماغ کیون نہ معطر ہو بلبل شیدا
خطا گیا تیرے چہرے پہ ای گل خندان
جو بیٹھا انکے مغلین وہ میرا مجنون
نشانِ جب تیرے رنحوں کی لیگی ہی صبا

خوش آوے کب سے نسیم و ستر کی بو
یہ ایک گل ہے جو آتی ہے تجھ کی بو
گئی فراج سے انک نہ بلے پن کی بو
گئی وہ مست اسی وقت انجمن کی بو
خطا ہے جاتی رہی نافہ ختن کی بو

غزل نیاز

عشق میں تیرے کوہِ عم سر پہ لیا جو ہو سو ہو
عقل کے در سے یہ ہو عشق کے میکدہ میں
لگ کی لگ اٹھی ہنسے غط میں گیا
باجر کی سب معصیتیں عرض کیں کے روبرو
دیندے نیک و بد سے کام ہو نیاز کچھ نہیں

عیش و نشاط و زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو
جام فنا و پنچ دی اب تو رہا جو ہو سو ہو
رخت وجود جان و تن کچھ نہ بچا جو ہو سو ہو
ناز و ادائیں سہکرا کہنے لگا جو ہو سو ہو
اُس سے جو گذر گیا پھر اسے کیا جو ہو سو ہو

غزل سوز

تا در کوی ضم یا تو مجھے پہنچا دو
 رسم و این سیر کی مجھے یاد نہیں
 انس لینے دو چھری نیچے شتابی گنا
 بچھو اور توقع تو نہیں تم سے اب
 در دہی سوزی دنیا میں عریضو کی لبنا

یا ابھی دلو میرے پاس سے اگلے لادو
 نو گز فٹار ہوں ای ہم قصہ کھلا دو
 فوج تو کرتے ہو ملک جبر کرو جلد دو
 اتش عشق تو دامن سے بھلا بھر کا دو
 شاعری تمکو مبارک رکای استا دو

غزل سوز

میری جان جاتی ہی یارو سنبھا لو
 نہ بھائی مجھے زندگانی نہ بھائی
 خدائے لئے ای میرے منشی نو
 اگر وہ نہ آوے تمہارے کپے سے
 اگر وہ غما ہو کے رہ گا لیان و بی
 گھر ایک بندہ تمہارا مرے ہی
 جلون کی بری آہ ہوتی ہی پیاریے

کلچے میں کانتا چو باہی نکا لو
 مجھے مار ڈالو مجھے مار ڈالو
 یہہ بانکا جو جاتا ہی اسکو بلالو
 تو منت کرو گھر گھر بلالو
 تو دم کھار ہو کچھ نہ بولو نہ چالو
 اسے جان کنی سے نو جا کر بچا لو
 تم اس سوز کی اپنے حق میں عالو

غزل نظیر

جدا کسی سے کا غرض جیب نہ ہو
 جدا جو ہلو کرے اس ضم کے کوچے سے
 علاج کیا کروں حکما نیچ جدائی کا

یہہ داغ وہ ہی کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو
 الہی راہ میں ای کوئی رقیب نہ ہو
 سوا وصل کے اس کا کوئی طبیب نہ ہو

رہنما تو معشوق خوب صورت ہی | جو حسن امین ہی ایسا کوئی عجیب ہو

غزل شادان

سین ٹھہری جوابے باتیں کہاں ہی ایسا دماغ ہلکو :
 صنم کی باتوں میں پھنس رہے ہیں نہیں مئی ابتو فراغ ہلکو
 چمک رہے ہیں ستارے شبکو عجب طرح کی بہار دیکھی
 پیارا آیا ہی گھر ہمارے تو بھر دیے ساقی آياغ ہلکو
 اگرچہ گوہر سامنے تھا مگر وہ ہلکو نظر نہ آیا
 اندھیری راتوں میں بھولتے تھے بتا دیا ہی چرخ ہلکو
 تمہارا خطر ہمارا پیار ذرہ تو دیکھو کیا ہی کیا کچھ نہ
 بھٹکتے پھر نہ تھے رات اور دن ملا ہی ابتو سراغ ہلکو
 اس کے دولت ہی عیش گھر گھر کہاں ہی ایسا بتاؤ شادان
 شہر سکندر سوار ہووے تو کیوں نہ جنگل ہو باغ ہلکو

غزل ظفر

| | |
|---|--|
| جلد یا آپ ہم نے ضبط کر کر آہ سوزان کو | جلو کو سینہ کو پہلو کو دل کو چشم کو جان کو |
| ہمیشہ کنج تنہائی میں ہم مونس سمجھتے ہیں | الم کو پاس کو حشر کو بی تابی کو خزان کو |
| تیرے اندام و روی قید و زلف و خط ہی محبت | سمن کو ارغوان کو سر کو سبیل کو ریحان کو |
| جگہ کن کنکو دونوں دین تیرے ہاتھوں قافی | گتاری کو چھریو بانگ کو خنجر کو پدیکان کو |

خضر عالم کیوں میں کیا طبیعت کے روانی کا

ہی ایک اٹا ہوا اور یا اٹا اٹا اٹا اٹا ہوا ہو

غزل حیرات

پھر تاروں کی گھبر میں ہوئے دیوانہ ہو ہو
چھوٹے وہ لسطح سے دل آہ ہوا ہو جو
وای نصیب ایک شاہ اس سے ہونہ آہ نم
روشن ہم جو نہ کر پہنچے ہی اشک شہ تم
اسکی تلد شمس پہ پھر ہم پر خط طر
دیکھا چین میں حیرات اب جلوہ عیان

شہر شہر وہ بدہ خانہ بجانہ کو بکو
زلف زلف خم بچم پیچ پیچ مو بمو
دست بدست لب لب لب لب لب لب لب لب
بکر نہ بکر ہم ہم ہم دجلہ جہ جہ جہ
ہام ہام در بدر کو چہ بکو چہ سو سو
ساخ بساخ گل گل گل گل گل گل گل

غزل کنور

ہم پر کرے ہی نہ ستم تازہ بتازہ ہو
اسکی جدائی ہی گر ان دل پہاڑ رو رہ
ای ضم تو پر جفا بچے نہ ہو ہو پر وفا
مجھے یہ خفا تو جب سے ہی جی کو نہ پٹ ہی
بکہ کنور ہی غمزدہ اسکو کرے تو خوش

مجھے یہ نہیں ہی وہ گرم تازہ بتازہ ہو
لقت نہیں بین در غم تازہ بتازہ ہو
تجھ کو خدا کی ہی قسم تازہ بتازہ ہو
دل پسدا ہی غم الم تازہ بتازہ ہو
پڑھے غزل تو دمدم تازہ بتازہ ہو

غزل نور شاہ

حال فرقت کیا لکھو تم آپ اکرو دیکھ لو
پتھر آری دل کی میری دیکھنی منظور سی

ور نہیں مجھ کو میرے پیار بلا کر دیکھ لو
تو میان سیما ب تھو را سنا منگا کر دیکھ لو

آپ کھل جاویں گے میری انتظار سی آپ پر
چشم ترکو آپ جو کم جانتے ہیں ابرکت
آپ بن سوزان و گریبان طرح کتنی پیا
موجو حال پریشان اگر دیکھو میرا
آپ کے بن نور کی ہی شکل اب میں کیا

ٹاٹھہ میں اپنے گل نرگس اتھا کر دیکھ لو
تو مقابل ابر کے مجھ کو رولا کر دیکھ لو
شمع مومی بزم میں اپنے جلا کر دیکھ لو
ایک نہ خانہ میں اپنے زلف جا کر دیکھ لو
قبیس کی تصویر کا نقش کھینچا کر دیکھ لو

غزل

ظلم کے تیرے ہیں گواہ خانہ بخانہ کو بگو
کچھ تو فقط چراغ شام دھو دین
دل اٹھ کے دست جبر نہ سے ملو کا اسکا
دیکھتی ہیں جیسے خلق نے تجھ سے میری معاف
سو نیون ہوں بسکو منصفی جبرم رکھے ہیں

بسکہ پھرون ہوں ادخواہ خانہ کو بگو
پھر تی ہی باد صبح گاہ خانہ کو بہ بگو
یو چھونگا اپنا جاگناہ خانہ بخانہ کو بگو
مانگے ہی عشق سے پناہ خانہ بخانہ کو بگو
تنگ ہوئی ہی تجھ کو راہ خانہ بخانہ کو بگو

غزل یقین

گرہ کھو لو نہ زلف یار کشانے کو مت چھرو
کوئی ترک ادب کرنا ہی بدو فکری خدمت
ابھی جاتا ہی جل مہم تو جینے دو چار کو
یہہ محراب نماز پنچو دی ہی یاد و سمجھو
ستارہ مت یقین کا دل کہ یہ خوبو نکا مکن

جنوں کے دل کی زنجیروں سے دیو آنے کو مت چھرو
مسلمانوں خدایہ در کے بتخانے کو مت چھرو
تک ایک روشن کرو مت شمع و پروانو
خدا کے واسطے سنون کے میخانے کو مت چھرو
خدا جاکے کیا ہوس پری خانے کو مت چھرو

جدا ایک لمحہ نہ کرے ای صدمہ ہمیشہ بہہ احمد کو رکھ رہو برو

ردیف

غزل صاحب

| | |
|---|-------------------------------------|
| گر تجھے قتل ہی منظور چل بسم اللہ | تیرے موجود ہی حاضر ہی گلاب بسم اللہ |
| ہم تو حاضر ہیں نہ کرنے ہیں تیرا حکم عدو | خون دل توں جو پلٹتا ہی ملا بسم اللہ |
| دیکھئے اب کی ملاقات مجھے لب نہو | ہجر میں تیرے عداوت تو جلد بسم اللہ |
| اس طرح خوب نہیں جانکا دنیا بسل | اس تیرے پیہ دراپڑھ تو بھلا بسم اللہ |
| گر تعلق ہی تجھے حال یہ صاحب کے سخن | زخم دل کا تو اب آگے سدا بسم اللہ |

غزل شتاق

| | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| گیا بر میں تر پھٹا دل پیتا ہی واللہ | سیما ہی سیما ہی سیما ہی واللہ |
| تا بے رخ دلدار سے ہمتا ہو خوشد | گیا تا ہی گیا تا ہی گیا تا ہی واللہ |
| جو پنجہ مرغان میں تیرے گوہر انجو | نایاب ہی نایاب ہی نایاب ہی واللہ |
| آہٹا ہی و شمشیر دکھائے لبوں کو | گیا آ ہی گیا آ ہی گیا آ ہی واللہ |
| مشتاق ہیں کرتے بھلائے جناب آپ | آداب ہی آداب ہی آداب ہی واللہ |

غزل جرات

| | |
|----------------------------------|--|
| پت شمس کی ہاکل کی حکایت ہی واللہ | گیا رات ہی گیا رات ہی گیا رات ہی واللہ |
| راحمین لیانسنے دکھا دست خدایا | گیا ہات ہی گیا ہات ہی گیا ہات ہی واللہ |

| | |
|------------------------------------|---------------------------------------|
| عالم ہی جوانی کا جو ابھرا ہوا سینہ | لیا گات ہی کیا گات ہی کیا گات ہی اللہ |
| دشنام کا پایا جو ذہ اس کے لبون سے | صلوۃ ہی صلوۃ ہی صلوۃ ہی اللہ |
| جرات کی غل تب سے سنی اس نے کہا واہ | لیا بات ہی لیا بات ہی کیا بات ہی اللہ |

غزل سودا

| | |
|------------------------------------|-------------------------------------|
| غیر پنت ہی کرم ہم ستم واہ واہ | دیکھ لیا بس تمہیں تہمتے ضم واہ واہ |
| مہر کرے یا جفا حسین ہو اس کی رضا | حب کی رضا میں سا گذرے جو دم واہ |
| سب کما کشت کو برس کے عالم کو تو | تنگ تو اور بھی کھجوا بر کرم واہ واہ |
| خانہ مشرب کی دیکھ تازہ بنا کو میرے | تہمتے پنت سا کن دیر و حرم واہ واہ |
| کہنے لگے جو کوئی ریختہ سودا کی طرح | اسیہ زمین سے ہونا لوح و قلم واہ |

غزل سودا

| | |
|--------------------------------------|--|
| جب خوش ہو تو دکالی کیا سو پہر تھنے | رخش تو کھون سے ہی پیار سو پہر تھنے |
| چپ ہو تو بدی دل میں کو تو زبان و پر | خاموشی میں وہ خوبی گفتار سو پہر تھنے |
| اس دکو شکا کیون کر تجھے عشق کے تہ ہے | ازار کدھب اپنا پیار سو پہر تھنے |
| بر دم کے تھن سے لائے میں بجان مجھ کو | غم اپنے کی وہ صورت غمخوار سو پہر تھنے |
| جبر و دل و دین طاقت دیکھا اور کس | میں جبک میں رفیق اپنے دو چار سو پہر تھنے |
| اب شیخ کی سچ و سچ پر کیونکر نہیں نہ | دار تھی سو وہ ناورد ستار سو پہر تھنے |
| سن نظم کو سودا کے منہ پھر لگا کہنے | آفاق میں وہ شہرہ اشعار سو پہر تھنے |

غزل سلطان

| | |
|--|---|
| <p> مہر بن اور مار نہ شکر مہر ہی اللہ درویشی سے مہر ہی یاد ہی اس کا فوری چاہ کر تجھ کو مہر ہی اس چاہ بلند مہر ہی دوبا گس لئے اسداں نادان کو بھیا یا تم سے سرخ پہ شاک سے پہ طرح نظر تے ہو چھو رو و اس دل دیوانے کو مت قید کرو ہم مہر ہی مہر ہی تیرے تجھ کو تھمتھو سو جتھ نہ ڈر ہی گا غدا کا نہ تجھے الفت ہی دل گیا ٹٹھ سے اور جی سے کیا تاب تو چو نمون مہر ہی غنہ مضمور کا کہ جسے پیار کیا کروں وصف تیرا تجھ کو سنوارا جتھ جب سے دیکھا ہی تیر ہی حسن کو ای با جان </p> | <p> غم ہی اور یہہ دل و لکیر ہی اللہ اللہ نوک فرکان ہی اور تیر ہی اللہ اللہ جواب یوسف کی پہہ تعبیر ہی اللہ اللہ انھون کی کون سی نقیض ہی اللہ اللہ کسے پہ قتل کی تدبیر ہی اللہ اللہ پیروں میں زلف کی زنجیر ہی اللہ اللہ تیار ہی مہر ہی بھی تعبیر ہی اللہ اللہ سنگ دل ظالم ہے مہر ہی اللہ اللہ خاک جس قدموں کی کسیر ہی اللہ اللہ تھنچی اس مکھڑے کی بقو مہر ہی اللہ اللہ جاوہ نور کی تا شیر ہی اللہ اللہ تب سے سلطان جان گیر ہی اللہ اللہ </p> |
|--|---|

غزل مظہر

| | |
|--|---|
| <p> اس گل کا پہنچتا ہی مجھے خط صبا کا تھ برگ حنا او پر لکھو احوال دل میرا آزاد ہو رہا ہوں دو عالم کی قید سے </p> | <p> واسطے لکھا ہی چمن میں ہوا کا تھ شاید کہ بھی تو جا لے اسدل رہا کا تھ مینا لگا ہی جب سنی مجھ کو کے کا تھ </p> |
|--|---|

| | |
|------------------------------------|---------------------------------------|
| وڑتا ہوں میرا مٹی تیری دیکھ کر سحر | سورج کے ٹٹھہ چو مری ہی پنکھا جگا ٹٹھہ |
| منظر چھپا کے رکھ دل نازگ اب اس کین | یہہ شیشہ بھجتا ہی لسی میرے کے ٹٹھہ |

غزل سوز

| | |
|--------------------------------|----------------------------|
| بس دل تاتا تو ان بس چپ رہ | روروت کھوتو جان بس چپ رہ |
| غل نہ کر غل نہ کر کہ تیر ہی آہ | پہنچی تالا مکان بس چپ رہ |
| انکھیں جاتی رہینگے وہ نادان | میرا کھناتا تو ان بس چپ رہ |
| تیرے رونے پہ لوگ روتے ہیں | بس نہ رو میری جان بس چپ رہ |
| پھول تے ہیں تیرے رونے پر | میرے غنچے دھان بس چپ رہ |
| شعرا کا ہیکو پان شرارے ہیں | سوزا تش زبان بس چپ رہ |

غزل ولی

| | |
|--|------------------------------------|
| گیا مجھ عشق نے ظالم کو آب آہستہ | جو انش گلکو کمرنی ہی گلاب آہستہ |
| عجب کچھ لطف رکھتا ہی شب خلوت میں | سوال آہستہ جواب آہستہ آہستہ |
| میریل کو کیا بچو تیری انکھیاں ای ظالم | کہ جو ہوش کمرنی ہی شراب آہستہ |
| ہو اب عشق سول بٹن رو دیا میرا فی | کہ جو گلستا ہی آتش ہوں گلاب آہستہ |
| ادا اور ناز ہوں آتا ہی وہ روشن جہن گھر | کہ جو شرفی ہوں نکلا آفتاب آہستہ |
| ولی مجھ دہن آتا ہی خیال ناز ہے پروا | کہ جو انکھوں میں آتا ہی گلاب آہستہ |

غزل صاحب

| | |
|--|--|
| <p>اے قدر جان دل ازار ہو سبحان اللہ اس طرح ہم پہ جو یہ جو روار کھتے ہو بیشتر دید تمھاری نہ تھی ممکن اے تو اس طرح دل کو لئے تمنے میان پھلے بلبلین دلیہ کے گلشن میں تمھیں کھتے ہیں اب جو دل سوزی و اخلاص بیان کرتے ہو سنکے صاحب کے سخن یا رسخندان بولے</p> | <p>باکلی بات بین بینزار ہو سبحان اللہ لیا تم ہی شہرہ دلدار ہو سبحان اللہ در بدر کوچہ و بازار ہو سبحان اللہ اتویوں جی کے طلب کار ہو سبحان اللہ اے قدر تم تو طر حدار ہو سبحان اللہ سیج ہی تم ایسے ہی غمخوار ہو سبحان اللہ اے قدر تم تو شکر یار ہو سبحان اللہ</p> |
|--|--|

غزلستان

| | |
|--|--|
| <p>دست بین پامین گلبریں اور دین میں آبلہ خوشتر انگور کے نکلے چین میں آبلہ پر گئے دیکھو صدف کے سپرین میں آبلہ جسم دریا میں بحر ایک دفعتاً میں آبلہ ہن لکٹے دیکھو سر و اور سن میں آبلہ ایک بویکے ہوئے چاہ و فن میں آبلہ</p> | <p>سوش فرقت سے پس رہ نہیں آبلہ تجھ گاہ کرم کی کشت سے ای سر وہی سوز سے رو با جو تھا میں ابر نی کی غلط اندون میں گیا گھون پیدا ہوئے جلے جاب قطرہ افشانی نہیں شبنم کی پہہ گلشن کے بیج ای نازک ہی آریہ مستان ضم نام خدا</p> |
|--|--|

غزل سوز

| | |
|---|--|
| <p>تم کرو سیر گلستان واہ واہ تم چین میں ہم قفس میں یا نصیب</p> | <p>ہم رہیں مجنوس زندان واہ واہ واہ واہ ای غد لبان واہ واہ</p> |
|---|--|

| | |
|--|---|
| <p>ما سحر ہم بنم تم اسکے رہو ہم رہیں پروانہ چون گردون اکن سوز کو دے اپنے بون پہلو میں جا</p> | <p>واہ واہ شمع سبستان واہ واہ سب کرین سیر چراغان واہ واہ واہ واہ گور غریبان واہ واہ</p> |
| <p>غزل غلام احمد</p> | |
| <p>آپ تو خوب طرہ دار ہو سبحان اللہ کیا کہوں آپ کی زلف مسلسل شکن آپ کی چہرہ پر نور ملی ہو کیا تعریف آپ کی ذات میں ہی نور تجلی تابان خیمہ کیوں ہو و تمہیں دیکھتے ہی شیفک لب اعجاز سبحانی اگر فرماؤ نیچے اتو کرم آپ بس اس احمد پر</p> | <p>لیا پری زاد ہو دلدار ہو سبحان اللہ وام جیا وہی یا ماری سبحان اللہ آپ تو مطلع انوار ہو سبحان اللہ آپ تو صاحب اسرار ہو سبحان اللہ واہ کیا برویہ خمدار ہو سبحان اللہ دردہ دل آن میں ہو شیار ہو سبحان اللہ آپ ہی تو میرے مختار ہو سبحان اللہ</p> |
| <p>غزل محسن</p> | |
| <p>یعنی ہتک ہی کہہ لگے دہرا ہی شیشہ دیکھو شہو کرنے لگے بہت سب نہل کر جانا سب جھکانے ہی لگی شیشہ کو یکدم پاچکی رات مجھ پر مجھے آن کے محسن بوچھا میں کہا زرنہ جو اہر سے ملے ہی پیارے</p> | <p>جام لبریز ہی اور فی سب ہلری شیشہ تو ت کر دل سے تو نازک یہہ نہا ہی شیشہ روح ستون مگر یاد کیا ہی شیشہ دلکاس قیمتوں پہان موہی شیشہ نقد الفت سے مگر مان یہہ ملدی شیشہ</p> |

غزل سراج

اس مہرن کی زلف شکن پر شکن کو دیکھ
ایں اگر ہی ماند گئی راہ غم بستھے
دیکھا نہیں جو گلشن امید کی کلی
گل گل ہو اسی داغ محبت سے دل میرا
یک پلمین میری جان سے انجان ہو گیا
بیجا نہ تو لاف غم وری کا ای سراج

یرک شکن میں نافہ مشک خشن کو دیکھ
حلقے میں سو کے زلف کے جب الوطن کو دیکھ
اس گھوڑا غنچہ دہن کے دہنکو دیکھ
گر آرزو ہی سیر اس چمن کو دیکھ
اس دیدہ باز شاد پر فن کے غمکو دیکھ
اس تند خو کی ابرو و شمشیر زن کو دیکھ

غزل سمجھو

جہاں باوہ ہی جیسا یاغین غنچہ
ہوا باغ کی سر میں پھری ہی تیری ہو
قریب زلف ہی بالے میں نعل کی مچھلی
خیال اس رخ رنگین کا اس میں رہتا ہی
خوش سر بگیر بیان ہی یوں تو ای سمجھو

نہ اس طرح کا کھلا کوئی باغین غنچہ
تیرا ہی خطر رکھے ہی داغین غنچہ
بجای اگر کھوں منقار زان میں غنچہ
ٹھلا ہی طرہ میرے دل کے داغین غنچہ
یہہ اس دن کے ہی فکر و سرغین غنچہ

غزل محمد حسین

ماہ رو رکھتا ہی بس جو روبرو کا تکیہ
دولت حسن خدا وہی اس کو کیا جو
اگر اتھا بوب وہ پردہ کو جمال اپنے ہے

عاشق خستہ دل کو ہی جبر کا تکیہ
اس طکر نوز کو کافی ہی فقر کا تکیہ
چشم خورشید کو ہو نور بصر کا تکیہ

| | |
|--|---|
| <p>وہج یا قوت سے ہول لعل سخن کا جو نمود بالمش و رو گہر کی نہ حقیقت جانے جو میر نہ کبھی وصل ضم کا ہو تو خوف عقبی کا نہیں ور کہ رسوا گرام</p> | <p>شاد کا می سے لے غر و قدر کا نگینہ جسکے مقسوم ہو اس ور کے حجر کا نگینہ بس غنیمت ہی عجب لحد قبر کا نگینہ اس گنہ گار کا محکم ہی حشر کا نگینہ</p> |
|--|---|

غزل فقیہ

| | |
|---|---|
| <p>نقشے میں محمد کی خدائی نظرائی اس مریخ کبر کے خدائی نظرائی اس نور الہی کی دو ٹائی نظرائی اس چشم کے پروے میں جہائی نظرائی اس دہر کی معدوم و فانی نظرائی اجمد و عالم کی بڑائی نظرائی وہ ذات عجب فرمائی نظرائی</p> | <p>نیا ذات مبارک میں صفائی نظرائی اطراف و جانب میں ثریا سے ننگ عالم کو دیکھا حضرت عالم نے پکارے جب حال نکل وصل ہو اتب تو کھلی گھٹ کو چمکین نگہ کے بہت لاشے پڑے ہیں اس سرور و خاصیت ابرو ان نگینہ ای جان فقیہ خاک قدم کھد جائے</p> |
|---|---|

غزل فقیہ

ن

| | |
|--|--|
| <p>عاشق کی وہ مجھ سے سدھاری نظرائی چشمین کی کھٹا ابر بہاری نظرائی</p> | <p>جب اس بت کافر کی سواری نظرائی اونکے میرے سب سے ہوا باغ عنایت</p> |
|--|--|

نہیں رہا ہوں ہو گئی
وینا کے گناہ گور میں تو بھی نہ پڑا چین
ہر جھوٹے گلشن پہ نظارے کے ضم کے
عاشق کو بیٹھا قتل کیا ایک لہجہ کے
کب یار فقیہ ہووے تیرے ظلم کے ظالم

انگھو میں تیرے مٹی خمار کی نظر آئی
چھہ زیر زمین بھی نہ قرار کی نظر آئی
باللہ عجب نقش و نگار کی نظر آئی
تیا شوخ تیری ظلم گداری نظر آئی
تجھہ خبر کی کہنے میں کتاری نظر آئی

غزل نیاز

دکھائے داغ دل نے گلستانِ نئے
جور تباہ مجھ کو الہی بچا بیٹو
میر و حرم میں کوئی نہیں تیرے راہ
میں اس طرح جنوں تیرے ہاتھوں کے تنک
تس طرح ہو گد زور جان پہ ای نیاز

وحشت دیکھا رہی ہے بیابانِ نئے
پیدا ہوئے ہیں جان کے خواہاں نئے
کافر نئے نئے ہیں مسلمان نئے
لاؤں گہاں کے روز گریبان نئے
دربان نئے نئے ہیں لہجہ بان نئے

غزل عاقل

تیرے الفت میں ہو جان کے خواہاں کتنے
ایک ابد بھی تجھ سے نہ برائی میری
نہیں ملتا تیرے ملنے کا پتا ای بیٹا
لغزوں کو کان کے بلے جھکا یا تو
جسے دیکھا تیری تصویر کہا صل علی

تیرے خون ہی میرے گروہ مسلمان کتنے
رہ گئے دلیں میرے حشر و ارمان کتنے
جہان مارے تیرے جھوٹے بیابان کتنے
زلفِ پیچان کے پرے میں پیچان کتنے
پڑھنے صلوت میں آ کے مسلمان کتنے

| | |
|---|--|
| ایک تھا آئینہ وہ جس کے ہیں حیران کتنے اتھ کے صحرا کے چلک شہر کی جانب جہین مصحفے رو میں کھینچی جاتی ہی اس کی تصو کوئی سمجھانہ تیرے شعر کا رتبہ عاقل | پھرتے ہیں بلف پر سیناں کے پریشان کتنے پلٹے واپس سے میرے خار معیلاں کتنے ایک قرآن سے لکھے جاتے ہیں قرآن کتنے یوں تو میں کہنے کو دنیا میں سخنندان |
|---|--|

غزل ولی

| | |
|---|--|
| جسے عشق کا تیرے کاری لگے ہو وہ یہ ایک جگہیں پر گزار پہچوڑے محبت دم درگ لگ بھی بر دم مجھے عاشق پاک کو اگر تو ولی کے سخن کو سنے | اے زندگی جگہیں بہاری لگے جسے یار جانی سے یاری لگے جسے عشق کی پیغمبری لگے پیارے تیری بات پیاری لگے رقیبوں کے دہیں کٹاری لگے |
|---|--|

غزل طور

| | |
|---|---|
| مین جی جاؤں جل آپ آجاوین اگر پہلے عوض ہو سیکے ہمنے گالیان دی نہیں صابر شب وصل خم میں صبح تک ہمنے دعا مانی ارے ای بے حروت تجھ کو دل بیا نہیں لازم سب وصل غمیان ہی تیری گردن چو کا عجب سرکاری آمد کی ای طور میں صد | یہ پیغام زبانی خط کیے کہنا نامہ بر پہلے ذرا انصاف تو کیجئے نکال لکھنے شہ پہلے ابھی آج نکلنے مہر تابان سے قمر پہلے گوئی سید اتو کر لیوے پکارا سا جگر پہلے نہ بول اٹھنا کیس نہا ہے اسی مرغ سحر پہلے بزم زندہ وں پوچھے جاتے ہیں چن بزم پہلے |
|---|---|

غزل لطیف

| | |
|--|---|
| <p>داع ہجران کا نہ جاویگا کبھو دل سے میرے وصف اس شوخ نگاہ کا نہ زبان سے کبھو حال کیا پوچھتے ہو ہجر کی پہاڑیگا شب کو تنویر پہ اس کے جو کیا دست دراز چند ہر چند کہ میں دامن بسلی کیڑوں قتل تو اس نے کیا مجھ کو یہ تہ نہ کی اگ لگ جاؤ نہ دنیا میں مجھے در پی لطیف</p> | <p>یہہ شانی تو ملی ہی مجھے قاتل سے میرے حال صیاد کا پوچھو دل بسمل سے میرے ظاہر آثار تو ہی یار و شہاں سے میرے بول لہلہ دور ہو کیا کام حایل سے میرے ڈانٹھ تو دور ہمیشہ رہے محل سے میرے اتنی کوتاہی ہوئی صاحب قاتل سے میرے اے سوزان جو نکلتے ہیں نہاں دل سے میرے</p> |
|--|---|

غزل

| | |
|---|--|
| <p>اس قدر ہم پہ نا تو ا فی مایہ حیرے زخموں پہ مت رکھو دھرم تلوے چھو چھو کے ہو گئے غو بال حال دل پوچھو تو طبع اس کے چاہتے زخم دل پر سے ہو جا میں</p> | <p>موتے سترنگ بھی گہرانی ہی میرے قاتل کی یہہ نشانی ہی ہمنے صحر کی خاک چھانی ہی گیوں حیرانگ زعفرانی ہی پانی پوشاک اسنے دھانی ہی</p> |
|---|--|

غزل شہید

| | |
|---|--|
| <p>بہو اس حق توں سے آج لازم ساقہ جانا حلہ نکال کے مل شوق شہادت و گمراہی</p> | <p>جنازے پر چار ابر رحمت شایانہ ہی جہاں تلوار جلتی ہی اسی کو چھہ میں جانا ہی</p> |
|---|--|

لیا جسے ہمارا نام مارے گئے اسکو
جو شرمناک تو پیار چہرہ زرد و مرگان کے جلو نکو
گیر بان بھار کر دشت جنوں پہ و کرب
جو بال کے الجھتے ہیں تو دن میرا الجھتا ہی
مثال نقش بالاکھون پرے رہتے ہیں سر نیلا

نشان جسے بتایا ہی وہ نیروں کا نشانہ
تھکار عین عجب پر ہمیں آنکھیں کھانا ہی
ابھی تو دامن صحر کے بھی پرزے اڑا رہا ہی
یہاں تپ در دشت میں وٹن زلف و نشانہ
مگر قاتل پھر گنج شہید آستانہ ہی

غزل بخشش

تا تیر تیرے عشق نے مجھ میں زری کی
دلبر سچھ کے دلو دیا اسے ہاتھ میں
ای رشتہ شہر تیری تیرے خوبی کے ساتھ
نرویاں تھا لہ پہنچے سندرلب جیا
بخشتش کے پاس گوہر دل تھا سباطین

میں کیا کروں نصیب نے کچھ یاوری کی
دل لیا میرا میری کچھ دلبری کی
خوشید نے بھی درہی کچھ میری کی
ای خضر و دان تلک بھلا کیوں پہنچی
قیمت کچھ کسی نو نے تو ای جوہری کی

غزل

انکھوں میں ہی قصہ صورت وہ دلبر کی
غنیچہ وین وہ تیر بولے ہی کب کسی یہ
آئینہ پانی پانی کیوں کر نہ شرم سے ہو
تیر لب وہ ہیں کہ حسرت میں ہی گل اند
کرتے ہیں کیا قیامت شاعر جو یہ بیت

دلہاں ادا چونی ہی اس ناز میں ادا کی
اسے جو نہیں اشارت ہوتو نہیں سکر کی
دیکھتی ہی آنے خوبی تجھ حسن باصفائی
غنیچے کو دل فکاری گل کو ہی سہی
تجھ خوشخام قدیم سر و شکستہ کی

خیال آتا ہی سیج گل کی پچھاؤن میں سیم بر کے نیچے
 یہ خوف یہ ہر ہی چہرے گل بزرگ خار اس کمر کے نیچے
 یہی ہی تسلیں وقت آخر میں تیرے پیار ناتوان کو...
 کہ سنگ تیرے ہی استن کا بجائے بالین سر کے نیچے
 چمک رہا تھا زنجیر اس کے عرق کا قطرہ وہ اس طرح یہ
 ستارہ جیسے ہو جگمگانا فلک کے اوپر قمر کے نیچے
 چمن میں طاہر بہہ جوش سستی سے چھپھٹاتے ہیں دیکھ گل کو
 جو میرے گل رو کو دیکھ لیوین نور کھین مختار پر کے نیچے
 نگاہ خورشید ایسی آفت کہ تیغ برق اس سے سووے نادم
 جو فرق دشمن یہ دھیان گذرے تو اے تھرے کمر کے نیچے
 چڑھا وہ کو تھے یہ جب کے قاتل تو سب پکارے وٹا کنی خلقت
 ڈھیر ہی وحشت سے نور بھی نکل چھپائے منہ کو سپر کے نیچے
 یہی نمنا ہی مہنوں سے جناب باری میں اپنی عاصی
 کہ ورنہ اپنا نجف میں ہووے علی بھگے دیوار و در کے نیچے

- غزل نمنا

| | |
|-----------------------------------|--------------------------------------|
| انہی تھی ایکسپتور مجھے دیکھتے گئی | دانتوں کے بیچے و اب زبان جھٹ پلٹ گئی |
|-----------------------------------|--------------------------------------|

جہت پت وہ پت کو اڑ کے پت جیسے گئی
بے اختیار شرم کے مار سمت گئی یہ
ہی ہی خروس صبح کی چھاتی نہ پھٹ گئی
اگر ہمارے گلے سے پت گئی

آہستہ گو میری پائے وہ چوکھٹ سے جہت
گی چہر چار میں نیے جو معقول سے ہے
غم نخت کیا ہوا غل انداز بہہ خروش
اٹا گئی گھٹ کو بہہ دھوان دھار پھی

غزل سودا

دلدار تو ہوا تو دل آزار گون مای
یو چہا نہ بہہ کبھو پس دیوار گون مای
آشفہ زلف لٹ پٹے دستار گون مای
پہچان تاپی تو یہ گنہ گار گون مای

گر تجھ میں ہی وفاتو جفا کا رکون مای
نالان ہوں مدتوں سے تیرے سائے تلے
ہر شب شراب خوار و ہر ایک دن بیماہست
سودا کو جرم عشق سے کرتے ہیں آج قتل

غزل سودا

پہ وہ بنیں ہیں جسے نہ جگل ہے ہوئے
نخت جگر کی نقش کو کو لگے دہرے ہوئے
افواج قاہرہ نہ برہم پرے ہوئے
جاہلین مرے دلکی زراعت چر ہوئے
لڑکے چہ آنسو وینکے نینت منگرے ہوئے
منصف جو بولتے ہیں سوچھہ در ہوئے
ہیں لاکھ کو جسے تربیہ دل سے پر ہوئے

ساوے بادلوں کے طرح سے پھرتے ہوئے
ابدل پہلے بگڑی گئی ہی فوج شک
پلٹیں تیری کہاں نہ صفا راہوئیں کہ وہاں
انکھو کو تیری کیونکہ میں باندہ ہوں پہرے
بوندوں کی جدہ ترس پہ بھرتے ہیں لیکر
انصاف گلو سوئے اپنا سحر خدا
نزدیک اپنے رہنے سے مت کہیں منع

| | |
|---|---|
| آنے تو پھر خدائے کہا مسخریے ہوئے لڑکے کھڑے ہیں پھرون سے دامن بھرتے | مجلد میں چھو کو روکی جو حجرے سے شینجی سو دامن لے گھر سے کہ اب تجھ کو دھونڈتے |
|---|---|

غزل آصف

| | |
|--|--|
| جہاں بکھر میں کوٹھی دم رہے رہے نہ رہے تیری بلا سے مرادم رہے رہے نہ رہے تیری بلا سے میرا دم رہے رہے نہ رہے ہمیشہ گلچیں یہ شبنم رہے رہے نہ رہے پہ دم لبون پر ہی اب ہم رہے رہے نہ رہے پہ اتعاف ہی با ہم رہے رہے نہ رہے | پہرہ شکشمن میں اب جم رہے رہے نہ رہے تو اپنے شیوہ جو رو بھائی مت گذرے نہ تو ہوتا ہی ہر ماہ بیاں کمال و زوال عرق ہی منہ پہ تیرے خوشنما ضم لین شتاب اگر تیری دیر تک میرا ہو جو وصل میں ہو جدائی تو کیا کرے آصف |
|--|--|

غزل ابرو

| | |
|--|--|
| تو بہتر ہی تمہارا بھی خدا ہی گہو یمنے تمہارا کیا کیا ہی کہو یمنے تمہارا کیا کیا ہی ملو جیے تمہارا دل ملا ہی مافرو ہی شکستہ ہی گدا ہی | تمہارا دل اگر تم سے پھر مایہ تمہاری کچھ نہیں تعصیر لین ہوئے ہو اس قدر پستار مایہ وہ احق ہی تھا ہی جسے تم سے عجب پہل کر موت ابرو کو |
|--|--|

غزل شفتہ

| | |
|--------------------------|--------------------------|
| شکل جب تیری بازو پڑتی ہی | سنس اگر بکھر میں اڑتی ہی |
|--------------------------|--------------------------|

| | |
|---|--|
| پہاں ہم ماریے جائیں گے بھلا پہنچ میں لہ کے ہم غریبوں کو تجھ کو جانے دوں گے مہمان خراب | تیا بری طرح آنکھ لڑتی ہے زلف گس گس طرح اکڑتی ہے دلکی بستی میری ا بڑتی ہے |
|---|--|

غزل دہر

| | |
|--|--|
| مرتا ہوں تیرے عشق میں شہر خربلے ای باد تو ہی جا کے ذرہ شوخ ہے گھبرا اندھی بچاویے مجھے اس تشویش سے سطح بھلا یا ہی میرے دل کو تو مکیا ہار لوچے میں تیرے اینگی طاقت نہیں ہے پہر حال میرا دیکھ کے حیرا میں طپساں ای نازین جانا زانے تیرے دہر | مک میرے دل زار کی امی یار خربلے مرا ہی کوئی جا پس دیوار خربلے یا تو ہی مہر کہا کے میرے یار خربلے مرا ہی تیرا طالب دیدار خربلے مرا ہی پڑا سر بازار خربلے بچتا ہی کہیں عشق کا پھار خربلے پوچھنے کے سبھی کو پڑو بازار خربلے |
|--|--|

غزل تابان

| | |
|---|---|
| عشق کی شہی ہی کسی کامل سے پوچھا تیا ترپنے میں مزایا فضل ہو پکار کا جسے گماز خم کہا یا وہ اسے معلوم کیا یار کے ملنے کی ہکو کوئی طرح آتی نہیں آہ و نالے کی حقیقت دیکھتا ہوں بحر میں | کس طرح باتا ہی دل پیدل پوچھا چائے اسکی لذت کو کسی سب سے پوچھا چائے تیغ ابرو کی صفت گھایا سے پوچھا چائے طرے ملینے کی کسی دامن سے پوچھا چائے کیا لذتی ہو گی تیاں دل سے پوچھا چائے |
|---|---|

غزل سودا

خوبی خراب خوبان گل سے پوچھا جائے
جو گد رتی عیا ہمار حال پر لغو مکود کہہ
خندہ خوبان بجائی بادہ نوشون کم اوپر
اہل شیر و صفا مان عیش کرتے ہیں مدام
لوگ کہتے ہیں ابوالخیر خربن سودا ہو

اصطراب عاشقان بلبلیں پوچھا جائے
اسکی ہامیت کیتن سبیل سے پوچھا جائے
بے خودی کی بات جا کا کل سے پوچھا جائے
ہند کی لذت گیتن کا میل سے پوچھا جائے
کچھ علاج اس کا کا کل سے پوچھا جائے

غزل قسمت

گروہ بت کا فرشب مہ بام پر آویسے
ترکان تیری دلیں میرے جسے کھینچی
مقدوری کسکا جو تیرے حکم کو مالا
تو بر سر بازار جہان جلوہ نما ہو
جون ماہ منور بہ شب نار ہماری :-

ایک ماہ و دوم ماہ فلک کو نظر آویسے
ناشقتہ نہ دیکھا تو ہی لخت جگر آویسے
رستم چونہ آویسے تو ویدیں کا سر آویسے
خورشید فلک پر سے کہ نیچے تیرا ویسے
قسمت وہ اگر چاند سی صورت نظر آویسے

غزل سراج

خبر تیر عشق سن نہ جنون مانہ پری رہی
شر پتھو دی نے عطا کیا چہ اب لبائیں
بہمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جلیکا
نظر تعافلیں مار کا گاہ گس زبان سے بیان

نہ تو تور مانہ تو بین رہا جو رہی سو بختی رہی
نخرد کی بخیہ گری رہی نہ جنون کی پردہ رہی
مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہیں سو پری رہی
نہ شراب صدح آرزو خم دلیں بھری رہی

در بیان

| | |
|---------|---------|
| در بیان | در بیان |
| در بیان | در بیان |
| در بیان | در بیان |
| در بیان | در بیان |

در بیان

| | |
|---------|---------|
| در بیان | در بیان |
| در بیان | در بیان |
| در بیان | در بیان |
| در بیان | در بیان |
| در بیان | در بیان |
| در بیان | در بیان |
| در بیان | در بیان |
| در بیان | در بیان |

در بیان

| | |
|---------|---------|
| در بیان | در بیان |
| در بیان | در بیان |
| در بیان | در بیان |
| در بیان | در بیان |

غزل جوہر

ٹھیلنے شکون کے جبکہ دفتر ادھر ہمارے ادھر تمھارے
 تو تو کیا کیا گزرے گی آہ دلیر ادھر ہمارے ادھر تمھارے
 لڑو نہ تم سے ای سرے دلیر یہہ ہات جانے دو مانو گھنا
 نہیں تو مذکور ہوئے گھر گھر ادھر ہمارے ادھر تمھارے
 ہمارے دلیر ہی داع حسرت تمہارے منہ پر ہی داع چپک
 یہہ دونو چمکینے مثل اختر ادھر ہمارے ادھر تمھارے
 تیرا ب اپنی قسم ہی جانا ملو تو اب ملو کہ حسین
 غم جیانی نہ آوے دلیر ادھر ہمارے ادھر تمھارے
 ملو نہیں لیون کر ہوا ہوں حیران اگرچہ دونو نظر ہی خوش
 پھیریں ہیں جاسوسین ہاں تو گھر گھر ادھر ہمارے ادھر تمھارے
 ستم کا کیا تم جواب دو گے بھلا جو پوچھیکا تملو خالق
 ہووینکے منصف بروز محشر ادھر ہمارے ادھر تمھارے
 شراب ہی بھجے کھچے پینا خراب کہتا ہی اسکو عالم
 نہیں ہے مین گھلن نہ جوہر ادھر ہمارے ادھر تمھارے

غزل صاف

جگہری تیری استانے گئے | ہمنے جانا نہ دو جہان سے گئے

| | |
|--|--|
| <p>تیرے کو چھین نقش پا کی طرح عشق کا تھون سے تیرے کیا کہتے شمع کی طرح رفته رفته ہم ایک دن ہم نے یار سے جو کہا ہنس کے بولہ کہ سنتا ہی آصف</p> | <p>ایسے بیٹھے کہ پھر نہ وہاں سے گئے نام سے گزرے اور نشان سے گئے سیو یاب دن کہ جسم و جان گئے اہو ہم طاقت و توان سے گئے یہ نہیں کہہ کہہ کے لاکھوں یہاں گئے</p> |
|--|--|

عزل رضحی

| | |
|---|---|
| <p>فندق پر تیرے دیکھئے گشتان کی سرب تعریف دین کی کروں یا لب کی نغز دل سے نظر آئے ہیں یا قوت کے مانند قاتل مجھے ڈریں کوئی پہچان نہ لےوے سنئے یہ عزل محمد سستی پر تازہ رضحی</p> | <p>پہنچے جب سے پنچہ مر جان کی سرب مسیٰ کی ادائت کیوں یا پان کی سرب پرتی ہی کرن پھول پہ جب کان کی سرب دھو ڈال ذرہ گوشہ دامن کی سرب دھلا دھلا وں تمھیں صاف گستاخی سرب</p> |
|---|---|

عزل فدوی

| | |
|--|---|
| <p>ابو بھی چل بسو وے مصدور ذرہ دم دیکھا نہیں تو احمد فخر کا شکر مگرنی سے عرق ہو گئے چلتے ہوئے شک ہم دلو گوان بیٹھے تصویر میں کے</p> | <p>تصویر لکھی جاتی ہے نرگس کا قلم لے جہرین بھی بس فوج میں چلتا ہی علم لے اس میں ترکان تلے تک بیٹھے دم لے اور پھر بھی غفلت کی ہے چلے راہ عدم لے</p> |
|--|---|

| | |
|--|---|
| <p>اس بات کی پکڑیں لئے کسبِ پیچہ ہو تم یہہ بارگاہِ شیرِ خدا جانے ادب ہی ناحق ٹی بہیمت ہی غیروہیہ ہی عاقبت راتوں کتیں چمک پڑے نیند میں رستم قدوی تو عبت اپنا گریبان ہی پکڑے</p> | <p>کعبہ کو چلے نامِ خدا نامِ صہم سے مجنون گو صہد پانچ ہی تو اس سے رستم گر تیرے سو غیر آو چاہوں تو قسم لے گر خواب میں دیکھے اسد اللہ سے حملے ایسا ہی تو دامنِ علی مہ مستحکم لے</p> |
|--|---|

غل

| | |
|--|---|
| <p>اسکو دکھلاؤں آبلے دلا اسکی نوزنگی پر فدا ہوں بین زلفِ ناگن ہی آپ کی صاحب تجھ سے باغ کا یہ بہ لہا احوال اس خطا پتی کی کرین تو بہ</p> | <p>زخمِ تازہ ہوتے ہیں جھل جھل کے گلِ بنایا ہی اسنے اس گل کے دل بیتا ہی ہمارا ہل لے بھول گئے ہیں کھل کھل لے ریج لپٹے ہیں سے من من لے</p> |
|--|---|

غلِ نگین

| | |
|--|---|
| <p>تھے تو تم پردہ نشین کیوں ہوئے وہ جو چلتا ہی زمین پر تو پہلے ہی ہوا قبر عاشق پہ چلے وہ تو لگا یوں ہلنے اے جس شخص پہ تم لطف و کرم کرتے تھے جب دیکھا تھا تیرا نام نگین کے اوپر</p> | <p>تھا تو پردہ کا مکان دلاکے میں کیوں ہوئے کای افسوس لہم فرشتے زمین کیوں ہوئے ٹپے ہم آج کے دن زیرِ زمین کیوں ہوئے حسرت آتی ہی کہ وہ شخص مائیں کیوں ہوئے خون ہوتا ہی یہہ دن تم وہ نگین کیوں ہوئے</p> |
|--|---|

غزلِ راسخ

| | |
|---|---|
| پھر بہار آئی چمن میں زخمِ دل آ لے ہوئے سطحِ چھوڑو ن بیکایک تیرے رفقہ کھا گیا واہ کیا تاثیر ہے رُسِ راتشِ ناکِ مٹی جب شبِ تاریک میں ہم کو مٹی جانا لگوئے پلے نازک اس جب رکھا ہماری قبر پر وہ پری پیکر کہا کرتا ہی اکثر فخر سے | بہرِ میرے داغِ جگرِ راتش کے پر کالیے ہوئے ایک مدت سے یہہ کلیے ناکِ مٹی پا ہوئے شعلہ جو الہ تیرے کانٹے با لے ہوئے اگے گئے جاتے شعلِ آسپ میں نالے ہوئے پارہ ٹٹنے سنگِ مرمر و مٹی کے پچھا ہوئے اب تو ناسخ بھی ہمارا چاہنے ویلے ہوئے |
|---|---|

غزلِ لغا

| | |
|--|--|
| یہ رخ یار نہیں نلف پریشان تے برقی سہی تیغ جو کل سہی چکمتی و بھبی یک بہان داغِ جگر سینے میں رکھتا ہوں جی میں ہی جا لکروں ای گلِ خند ان کھن نہیں ملنے کی لغا تجھ کو بجز گنج ہزار | ہی بہان صبحِ وطنِ شامِ غریبان کے تے طفلِ شکِ آبی چھپے دامنِ مڑگان کے تے بادِ سیسے شمعِ چھپاوے کوئی دامن کے تے بیٹھ کر گریہ کسی نخلِ گلستان کے تے جاتے اسودگی اس گنبد گردان کے تے |
|--|--|

غزلِ طفر

| | |
|--|---|
| جلوہ جو اُس نے دکھایا میرا جی جانتا ہی اتھ گئی میری زبان تو جہان کی لبت میں خطا وار ہوں خط کیوں کر لکھو ایضا | پھر خدائی نظر آئی میرا جی جانتا ہی جو فرشتہ عشق میں پایا میرا جی جانتا ہی جب لوگوں نے سٹھایا میرا جی جانتا ہی |
|--|---|

| | |
|---|---|
| لَوں گہٹا ہی تیرے عشق کے آنجان ای خطر اس گل خندان کی محبت کھجلاؤ | جیسے جی تو نے جلد با میراجی حانسا ہی دم بدم اسنے سنایا میراجی حانسا ہی |
|---|---|

غزل بیدار

| | |
|---|--|
| لَوں ہی بازار خوبی میں تیرے ہم سنگ سرمئی آنکھوں کا تیر جو لوتی ہمار ہو میں جو دیوانہ ہوا اسرخیل اب باب جنوں جائے بلیہ عاشقوں کا خانان ہرقت خو سخت زاری ہی مجھے ظالم تیری سنگ وہ سا اگر کرے ہی اتشیا پھر پھر بدم وہ جو اپر پوش کے دیکھا پنوں یا موت پیش کی مسجد میں جانا کام گیا بیدار کا | حسنیہ میران میں تیرے ہر وہمہ سنگ ایک میل کے تین رٹھا قدم ورسنگ طاہرہ میں پھر لئے ہر طفل میرے سنگ زیر سر گوچمیں تیرے خست ہی باسنگ اے مثل تیرے سنگ اوپر سنگ ہی مشت گندم کے لئے چھاتی میرے سنگ اے رنگینی کے لعل بھی یک سنگ ہی سجد میں اپنا ضم لے عاشقوں کا سنگ |
|---|--|

غزل بادشاہ

| | |
|---|--|
| مستی آئے گی آرزو ہی سایا ہی جب یہ تو آنکھوں میں میرے جنائوں میں گیا اپنا حال پریشان چلو قبر فرطو پر فاتحہ کو نکل جاوے جی تیرے قدموں کے اوپر | لے ساقی لئے ساغر مشک بو ہی جدید دیکھتا ہوں اوپر تو ہی تو ہی عیان رلف دلدار کی مو بھو ہی مگر آب شیریں کے لازم و ضو ہی بہی دلکی حسرت بھی آرزو ہی |
|---|--|

| | |
|--|---|
| <p> نہ تیری کسی زلفت نہ تیری سی بوہی یہہ لہ صاف اداے رو بروہی نہ سینے کے قابل نہ جائے رفوہی یہہ گشتہ سیگنہ کا لھوہی زباں کو سنبھالو یہہ لیا گفتگوہی چھری اور مرغ سحر کا کلوہی خداوند عالم نگہبان توہی </p> | <p> نہیں جائے ہر ایک گل و گیہا ستایا ہی ناحق ہمیں تو نے ظالم تیا چاٹ وحشت نے ایسا گریبان شفق بیکے گرد و پنہ ہوتا ہی ظاہر عبث مجھ کو ہنس سنے دیتے گالی اگر اسے باری شب وصل بوللا رہے سایہ پہنچن بادساہ پر </p> |
|--|---|

غزل مر

| | |
|--|--|
| <p> تو گس غور سے تم ایک بار آتے تھے اسی بھروسے پہ تم دوستی نبھاتے تھے گلے میں ڈالتے تھام اور منہ سے منہ ملا تھے تمہارے منہ سے جو ہم گلابان بھی نکھاتے گلے سے اپنے لگا پانویر مٹاتے تھے ای گلبن تیرے لبا لیا جھانکتے تھے بھی زبان آئی او پر بھی پہ نہ لاتے تھے </p> | <p> ہزار بار جو ہم سے ملاتے تھے ابھی تو شرط وفا ہو چلی اداس گھر دور تو باد کروان وقت وہ گیا لب شکوہ عجب دن بھولتے ہی نہیں اگرچہ رو تھکے جانے تھے پھر بھی تم نہ کو ہر ایک سنج ستم ملو پھو لکی تھی چھپر ہزار حیف کہ کہتے ہو تم قمر مت آ </p> |
|--|--|

غزل شر

| | |
|--|--|
| <p> نکلے سخن عاشق دلیگرے منہ سے توئی بات سنا ہو گا نہ نصویر منہ سے </p> | |
|--|--|

| | |
|--|--|
| <p>بہنہاں پہونچو شہرے منہ سے اتنی صد کا نہیں زنجیرے منہ سے سن منہ سے جو انون کے ہر ایک پر منہ آئیں گی صد انکلی ہی تانیر کے منہ سے</p> | <p>اُسے نگاہ چشم نے مارا ہی طمانچہ ہوسف کو کیا فید جو زندان میں جوش طفلی کا تیرے حسن کا میں صاف پہون دیتا ہی دعا تجھ کو ثنا خوان بہرہ شہر</p> |
|--|--|

غزل ولی

| | |
|---|---|
| <p>اُس کو خوشوقتی ہی صبح عید کی موج ہی یہہ چشمہ حورشید کی کا نہیں کہتا ہی بائیں بھید کی یہہ کلی ہی غچہ امید کی</p> | <p>جب کو لذت ہی سجن گے دید کی اکھ کے اوپر رلف ای دریا میں سن دل میرا موتی ہو تجھ بالی میں جا تجھ دین کو دیکھ کر بو لدولی</p> |
|---|---|

غزل ستم

| | |
|--|---|
| <p>نیری محبت میں غنیمت ہی ہر بیٹھ گئے خواہ اوپر بیٹھ گئے خواہ اوپر بیٹھ گئے ایک بوسیلے باندھ کے اڑ بیٹھ گئے جب بے بستر پر جم اکھول کر بیٹھ گئے سیکر ون مرغ ہوا باندھ گئے پر بیٹھ گئے</p> | <p>ور و مند و ن نہ پوچھو کہ ہر بیٹھ گئے ہی غرض دید کا یہاں کام تکلف نہیں مفت اٹھنے کے نہیں پائے گوچے یہی پیر رشتی قسم ہی کہ وہی لیکے وہی کر گیا کام جو معشوق ستم سیر جھکا</p> |
|--|---|

غزل طفر

| | |
|---|--|
| <p>منع ان نفس قیدیوں کا آب و دانہ ہی</p> | <p>منع مرغ دل مت رو یہاں انسو ہا نہ منع</p> |
|---|--|

| | |
|--|---|
| تیرے ہی دیوار سے اب ہم نے شکر کیا قتل کر کے مجھ کو اب سنگین دلوں پہ کہا تڑپھنا مت دیکھنا خچر طے ای صید ای طفرنگو ہمیشہ چاہئے عیش مدام | روزن دیوار ملک انگلیں ملنا منع ہی قتل ہو جانا ولیکن تر بھڑانہ منع ہی عشق کے قتل میں دست و پا پلانا منع ہی اب تمہیں چالیس منہندی لگانا منع ہی |
|--|---|

غزل

| | |
|--|--|
| وہ ضم حال میرا گیا جانے اسکی ملیں کی مجھ کو تہمت ہی ہم تو روتے ہیں بستے ہیں اغیار ہو نت چاتا کرے وہ ساری عمر سنکے احوال میرا گھنے لگا ایسے صفا کسے ڈرو بار و بہ خدابت کیلے دوست نہیں | ہو نہیں بس فکر میں خدا جانے وہ کہاں میں کہاں خدا جانے قدر ببل کی زاع گیا جانے لب شیریں کا جو خزا جانے ایسا جھگڑا میری بلدا جانے خون عاشق کا جو خزا جانے انکو دشمن ہی جان کا جانے |
|--|--|

غزل اوصاف

| | |
|---|--|
| وہ کہاں جیتے رہ جو پہو فاشی کر گئے عمر بے پایان پہ اپنے اس قدر نازاں ہو آرسی میں غلے اپنا دیکھ کر لائے غور عجیب جو بنی کر کے اکثر وہ تو ہوتے تھے | مر گئے آخر جس سے اشنائی کر گئے مر گئے انکو نہ چھوڑا جو خدائی کر گئے چاروں کی زندگی میں خود نمائی کر گئے ٹاٹھ سے اپنے وہ اپنی جگہ بنائی کر گئے |
|---|--|

رہ گیا اوصاف اوست اخر شش و نو گئے | جو بھلائی کر گئے اور جو برائی کر گئے

غزل عشرت

| | |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| شب فراق میں دلیر فلق ابھی ہے ہی | سحر ہی دور میرا رنگ فلق ابھی ہے ہی |
| ابھی لگھا نہیں میں حال دل سے قاصد | ہوا شوق میں اڑتا ورق ابھی ہے ہی |
| ہنوز دفن ہوا ہی نہیں تیرا بسل | گھر لے میں زمین کا طبق ابھی ہے ہی |
| ارادہ سیر کا کرتا ہی جب گد وہ گل رو | وہ ناز نہیں ہے جہن پر عرق ابھی ہے ہی |
| نسی نے شام کے آنے کو لیا تھا عشرت | یہی منہ پر آپ لے پھولا شوق ابھی ہے ہی |

غزل حیدری

| | |
|-------------------------------------|-----------------------------------|
| باغ محفل میں تیرے گل تو بخت ہوم رہا | راہ پائی نہ کہیں باد صبا گھوم رہی |
| موتیا اور جمیلی گل سرین و گلار | گینگی مست ہو ڈالی یہ سدا جھوم رہی |
| پان تو قتل ہوئے یار گے لب سے ملکر | بے کلی تھی سو خبا رکھت یا چوم رہی |
| قافیہ تھیک نہ تھا کیا کرے حیدری جا | عقل بے گیم طرح اپنے شین تو م رہی |

غزل ناسخ

| | |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| حبیب میں چاک دریا نظر آتا ہے | سینے میں روزن دیوار نظر آتا ہے |
| دشت غیرت میں نگہ اپنی حیر جاتی ہے | ہی تو چہ وہی بازار نظر آتا ہے |
| جی پرست اسے پہن تو پس اگر مستجبین | خواب میں خانہ خمار نظر آتا ہے |
| چاند چہرہ تابان ہی مگر اسپر بھی | زلف میں نگ شب تار نظر آتا ہے |

بھاگ جانا ہی وہیں نیک اجل بادل سے
گرچہ ہوں بندین لیکن مجھے ناسخ ہر دم

جب مجھے قاصد دلدار نظر آتا ہی
روضہ جبر رگزار نظر آتا ہی

غزل یقین

زنجیر میں بالوں کی پھین جانے کو کیا کھٹے
عاشق جو رہ جلتا معشوق کے کام آویں
دل چھوڑ گیا ہم تو دہر سے توقع لیا
تحقیق کو ظالم تک کام نہ فرمایا
سب سے میں یقین آہو کیا جو کسے پھینکے

لگیا کام کیا ونے دیونے کو کیا کھٹے
لگیا لطف ہی جن جا پر وائے کو کیا کھٹے
اپنے نے لگیا یہ چمچہ پیگانے کو کیا کھٹے
فرما دے اس ناخنی مر جانے کو کیا کھٹے
فرود سے نہ کہتے تو ویرانہ کو کیا کھٹے

غزلہ بلہار

دل کو پالہ تھا بھت پینے خیر داری سے
حسن صاحب کی شرف پر نظر کر بیٹھے
ہم سے باطن میں خفا غیر وینہ ظاہر میں خفا
سادگی پر وہ ستم گار کے وہو کا پایا
شکر حق جبر کی دولت کہ شب بھر دن
ناز خط رلف ادا چشم و مژدہ اور بار
سوہل آج لپٹ اپنے ضم سے بلہار

ناز برداری سے غمخواری سے ہشیاری
جان کے بوجھ کے پہچان کے ہشیاری
یہ تو امید نہ تھی شرط وفاداری سے
اپنا ایمان لرزنا ہی یہ عیاری سے
وصل حاصل ہوا طالع گے مدد گاری سے
سب کے سب دشمن قافلہ میں میرے بار
ننید آتی ہی شب بھر کے بیداری سے

غزل شان

| | |
|---|--|
| <p>معتوق کے آنے کی شتابی خراؤے خورشید بجل ہو گئے چھپے ابرے اندر گرتا ہی نثار سپہ فلک خوشہ پرین س کام کا وہ سخن جسے پھول نہ بھول اتانہیں دلدار نظر اس کے ٹہون میں شداں تو خوشی اپنی سے کہہ مطلع ثانی</p> | <p>الحدکے دلکی پہلید بر آوے مخمل میں اگر آج وہ رشک قمر آوے کانو نہیں کرن پھول پھن کر اگر آوے پیشخ وہی خوب کہ جسکو شمر آوے میں منتظر آنکھیں کہ کوئی پل نظر آوے معتوق جو اغوش میں تیرے اگر آوے</p> |
|---|--|

غزل بصر

| | |
|---|---|
| <p>ہم تو عاشق ہیں تیرے نازا تھانے والے بند کر قید محبت میں خبر میری نہ لی کل شب صبر میں کیا جا کیتن تھیں گھڑیاں کل جو رستے میں ملاقات اگر ہو تو گھٹیں گدڑی مدت کہ میرے سا پلٹتے نہیں آئے یوں تو اوقات گدڑی ہی خریدار ہیں اپکے ملنا ہو نظر یار سے کہنا جا کے</p> | <p>تم سے تم دیکھے ہیں محبوب ستا والے دام میں جسے چھپے دام چھپانے والے آج کیا رنگ گھڑیاں بجانے والے لہان جانے ہو طر حار جلدانے والے لیا ہوئے یار و گلے ہم کو لگانے والے نہ ملے چین خریدار دکھانے والے لیا بھلا ہم نہ رہیں یار و بلانے والے</p> |
|---|---|

غزل فنا

| | |
|--|---|
| <p>ایک دن بھی تیرے ملنے کی شب ڈٹتے نہ تیا اور ونکو شب وصل سر ہوئی کیونکر</p> | <p>وہ رات گئی رات کی پھر بات نہ آئی ہم ملتے رہے ڈٹتے کہ یہ بات نہ آئی</p> |
|--|---|

کل زانکو بابتین جو موئین تیری اور میری
جو ہمد کے بابتین تھیں مگر آنیکے خاطر
اب زندگی باقی ہی تو پھر آن میلنگ
ایمان دل و دین عقل و سب چھوڑ گئے ہم
اشکو کی کھٹا چھائی ہی انکھو میں فنا گئے

اور اس سواد پرش حکا یا ت نہ آئی
لپتے میں کھینچتے تھے تو وہ بات نہ آئی
پر تیری میسر جو ملاقات نہ آئی
ان راتوں میں ایک بھی کوئی سا رہی
اس طور کی زندگی گھٹی برسات نہ آئی

غزل سحر

مگر تیری گم ہی مجھے حسرت و جوہی
جو میں خوشکاف انکی پہ گفست گوہی
تیری آرزو ہو اگر آرزو ہو
یہ اندھے ہیں جو کہتے ہیں ہم میں ہم
لیا پانی پانی تیرے قدمے اب
نہ بن ہوں مخاطب نہ تو ہی مخاطب
جو ہی بے جہت ہی وہی شش جہت
نقدور جو ہی درد ملی طرح نا سحر

وہن ہی ہمارے ہی پہی گفست گوہی
مگر کانیرے جسم میں ایک موہی
پہی آرزو ہی اگر آرزو ہی
جو انگلیں ہو روشن تو پھر تو ہی توہی
لے سر و لب آب جو آب جوہی
وہی میں وہی تو نہ میں ہوں نہ توہی
جو ایک سوہی سب وہی چار سوہی
جدید دیکھتا ہوں وہی روبروہی

غزل وحشت

کیا بلا ہی میرے صاحب نہائی آپ کی
نس پھر وہ پر رکھے کوئی تراب چشم

مار ڈالے ہی غرض بھور کھائی آپ کی
خلق پرشہوہ سبکی پو فائی آپ کی

| | |
|---|--|
| جھکیمان ہر آن دیتے ہو سر مجلس بن تم بات کرنا ہے اور انکھیں لڑنا غیر ہے لیا عداوت پی میری جان تمکو خوش تھے | ایسے لیا صا در ہوئی تھے برائی آپ کی وہ لکھ لی بس وہ مشفق پار سائی پکی اب نلک پہننے تو چہ مرض نہ پائی پکی |
|---|--|

غزل جرات

| | |
|---|---|
| لے آئینہ مانگ اسنے جو ایک بار نکالی وہ کشتہ الفت کہ دم ترع میں اگر مو آج تیرے کو چے لے باشند و بچ خالہ نظارے کا گر شوق نہ تھا اسکو تو اسنے ہم سایہ بچھانے لگے سب اپنے گھر و گلو | ظلمات سے کیا راہ نمودار نکالی جنہ سے نہ شکایت کھو اسی بار نکالی لاش کی بظاہر سر بازار نکالی لیون بام یہ گھر کی سر بازار نکالی میں دل سے جو ایک آہ شرر بار نکالی |
|---|---|

غزل محکم

| | |
|---|---|
| ہوت ہوئے بیزار ہم سے نمھارے ہی رکاوٹ کا سبب ہے میرا ہی سچ ہم پر وائے قسمت جنون کیا کجا کو کچھ سودا ہوا ہے مگر جب گیا میں نے غریزہ تو رکھ کر ہون کہا چل اتھہ ہاں ہے | بھلا کچھ تو کھو دلدار ہم سے جو لڑتے ہیں یہ سب اختیار ہم سے ہوئی برہم جو زلف یار ہم سے جو لڑنا ہی سر بازار ہم سے بھلا کچھ تو کھو دلدار ہم سے عبث محکم نکر تکرار ہم سے |
|---|---|

غزل خلیق

درغان نفس کرتے ہیں بسبب نعمہ سربئی
عاشق کو نرگس نے لہین اٹکھ دگھائی
اس بار کے ملنے کی جو امید مجھے تھی
جس گھر میں ہم رہتے تھے مدت ہم آؤ
ہمار کی لے جلد خبر اپنے سیما
گلشن میں کسی شخص کا ایک دہریہ بل
اب بھی لہین رسوا ہوا ہو گا جہان مان

گیا فصل بہاری گی چین سے خبر آئی
گر چاک گریبان نسیم سحر آئی
لیا راہ گئی بھول فضا تو کد پر آئی
خالی جو مکان دیکھ مری چشم پھر آئی
گیا فائدہ جو اس سے اجل کام کو آئی
منقار میں لیجا کے وطن بھول مھر آئی
افت جو خلیق جگر افکار پر آئی

غزل طبعی

عرق جب اس پر پئے چہرہ پر نور سے تپکے
میری آنکھوں سے فونی اشک یوں بین ملکھو
اگر کیفی سخن میرا نہاں تاک ٹو پہنچے
اگر اس زلف مشک آئیر بے حسنی میں بال
اگر وہ فریاد رور و یار کو جب یاد کر عاجز

نجن ہو گل سے شبنم جو ناسور سے تپکے
کیو سولی نے او پر جیون سر منصور سے
صرحی شاخ بن جاو شراب لگور سے تپکے
عجب نہیں عطر و عطر کا نشہ فحفور سے
وہم اس پر لک لہو ہو بانگ صورت سے تپکے

غزل عاقل

اس رنگی نے جو ہاتھوں کو لگا بی مہندی
اشک لگاؤں سے ہو تھار و تازہ وہ
رنگ غنا کیا دست خنائی کیتن

اوں سے باغ کی سیج کھیو تنگائی مہندی
جس کی دلی سے سجن سے تر مائی مہندی
پور پور اپنے پہ جو وقت رچائی مہندی

| | |
|------------------------------------|-------------------------------------|
| اگر کیا دیکھتے ہی رنگ شفق کا ناگاہ | آبِ ذرہ جو نیلی لئی دیکھائی مہندی |
| ہاتھ میں سرخی نہ سمجھ کوئی غافل کے | تسی غافل کا دل مٹھتی ہیں لہری مہندی |

غزل شجاعت

| | |
|---------------------------------|-------------------------------|
| ہوا آئیوں شوخ تو مجھ سے نہاں ہی | ہوا ہی ناکوئی ہوگا کہاں ہی |
| تیرے نقش کف پائے برابر | زمین سے فرق تا بہ آسمان ہی |
| رکھے سر پر کیوں کر کج کلمہ وہ | دلیر و دلور رستم زمان ہی |
| نشان کیوں نہ ہو دل زار پہ و سکا | نگہ ایک تیر ہی ابرو کمان ہی |
| خبر لے جلد ای ہر مسیحا | بہشتہ خنجر نیکہ بتان ہی |
| شجاعت کیا پڑے اسجا کمنڈاب | پری و شر کا مکان تو بے شان ہی |

غزل سراج

| | |
|-----------------------------------|----------------------------------|
| دلکے پڑے ہوئے اب ایک ورق باقی | سب تو آخر ہوئی کتاب ایک سبق باقی |
| روضہ ہی مجھ کو شب زلف میں مری غار | اس شہابی لب میگاہ کا شفق باقی |
| تجھ کف پاکے خجالت سے ہر ایک گلشن | پھول پر قطرہ شبنم سے عرق باقی |
| جگ کے اس خواب پریشان کی ہی تعمیر | غیر فانی ہی مگر جلوہ حق باقی |
| جان دینا ہی تیرے ہجر کے کسختی سے | استبانی سستی پہ جارمق باقی |
| شربت و صلی اللہ وقت سفر کا آیا | انتظاری میں تیرے جاوقت باقی |

غزل مقبول

تمنا سیر گلشن کی ابھی صیاد باقی ہے
 لہو امیں سے تو دھویا تو کیا لیکن قیامت
 میں دیکھا باغین جا کر نہ گلی اور نہ بچہ
 میں دیکھا بلی مجھ کو اور ضرر ڈا شیریں
 نہ لہو ہو ہی جگر میں اور آنسو آنکھ میں میرے
 نقاب غبرین رخسے اٹھا دای میری پیکر
 سخی کو جو تھے اسناد غم ہاں ہو گئے یار

مگر قید قفس کے مہن فریاد باقی ہے
 ہمارا خون تیرے گرد پہ ای جلد باقی ہے
 چمن میں بلبلوں کی ہر طرف فریاد باقی ہے
 ویلے ارمان اس تصویر کی ہزار باقی ہے
 مگر خون محبت دہلیں ای فضا و باقی ہے
 تیرے در میں سکو مبارک باقی ہے
 مگر اس وقت میں قبول ایک ستار باقی ہے

غزل سودا

ہم مہین وار محبت کی مدد گاری ہے
 شب غفلت میری ہی فقط عیش شبانہ
 تجھ پر طلب میں ہم کھوپ کو میں نے کہ نہ
 می پرستی ہی وہی باعث امرش خلق
 شکوہ ہی جو رو بجا کا تیرے کسکا نو کو
 کام دل جب تیں ہو تجھے ہمارا حاصل
 پہنچے گر شہر تباہین تو پہرے ای سودا

سب سے آزاد ہونے والی گرفتاری ہے
 خواب اور سو محرات کی بیداری ہے
 طالب اپنا میں ہوا تیرے طلب گاری ہے
 توبہ صد قوم کی ہی میری میخواری ہے
 چھپے جو گزر سو میری ہی وفاداری ہے
 کام اپنا تو ہوا جائے ہی پیکاری ہے
 رہیو بازار محبت کی خبر بداری ہے

غزل رضا

جب کہ لب لب اپنے سے سنائی گلی

مجھے مہتی لگی خوش ہو کے بھائی کابی

| | |
|---|--|
| کیا حلاوت تھی تیری گایمیں اللہ اللہ چھیر گریب تیں آپ سے ہم گھٹائی ترش روہو کے شکرب جو مجھے دینا ہی رضائیری زبان بہہ تو نیت شیر | قد و مصری سے مگر تھی بنائی گالی عاشقوں کو تیرے ہی دود ملدئی گالی وصف رکھتی ہی گھٹائی میں مہجائی گالی پہنئی طرح کی اب تو نے بنائی گالی |
|---|--|

| | |
|--|---|
| غل راسخ | ری |
| نگر ان کبھیو پہ چلب رخ و لعل بیری ہی رہیں جسم نزار کا لہو شک ہو گیا سب تھیں گل کی جسے بنایا بولہا اسے مجھ کو صبا میرا حسن من تو تھی ملے بود و بال تھی تیری نہیں بوش و لون پہ کچھ مجھے شریک تو اینہ یہ جواب ہی آخری عاشق کبھی بوش ہو کبھی جلو اور دل بھی رکھتے تھے وہ بیکار کوئی طرف مجھے سویند کر غم ہو جویند کہ نہ پھیرے نہ تھی شہم راسخ خستہ دل کبھی خالی تیرے | میری چشم مندرے مندرے شک سیر مجھ کو گری وہی خون لٹا دل خون شدہ وہی چشم کی تیری وطن تم تو پردہ نشین رہے آہ در بدری ہی آہ تلخ شبنم ہاں سدا جہان حسن ہے تیری ہی جھینجھیں بے جلو یکے ساتھ میری طرح پھری نہ وہ گریہ دل شب رمانہ وہ زادی سحر ہی یہ فکری ناوک ظلم کی پہ میری ہی جگر ہی میرے دلین بادم و پسین وہ امانت کی میری ہی شب و روز غام یزب کی روش آنسو نہ میری |

| | |
|--|--|
| غل محکم | |
| جب نیسے گلین میں کھل کھل کے بکرا الفت میں دُوب ہی جاوین | لیون نہ ٹکرتے ہو ای جنون و لے پرنہ محتاج ہو وین ساحل کے |

| | |
|--|--|
| <p> نصحا کیون عبت تو بکتا ہی چمچہ تو محاسن میں بہہ طلسم ہی چاک سینے سے لینگے دل لو کر کے بے ہوش یے گیا دل وہ وعدہ وصل کر کے مکرے ہی تیغ وقت سے ای جفا پیشہ قتل کرنے سے جو ہی ای حکم </p> | <p> ہم ہیں پالک فقیر کا مل کے ہوش اڑھنے میں یہاں تو عاقل کے وزو ہو جنس نام مقفل کے لوش نے ولیہ شخص غافل کے ای شہنشاہ قوم باطل کے خوب تکرے کئے میرے دل کے کھل گئے آج تیغ قاتل کے </p> |
|--|--|

غزل

| | |
|--|---|
| <p> جو ہر سے کہا تو وہ ہی شیر کسو کی بے رحم ہزاروں کو گیا قتل جو تو نے کل میں نے چمن میں جوب غنچہ کو دیکھا آتا ہی جو اس مایہ کے جھکا رکھا عالم حاصل کچھ کیا ہی میرے سمجھا ہے دامان نسیم سحری مشک مشاں ہی </p> | <p> پر قتل کے محض یہ ہی تحیر کسو کی نابت نہ ہوئی ایک بھی تغیر کسو کی انکھوں کے تلے پھر گئی تصویر کسو کی پر قید میں بھی مل گئی زنجیر کسو کی لب مانا ہی وہ بت بے پیر کسو کی شاید یہ کھلی زلف گرہ گیر کسو کی </p> |
|--|---|

غزل نور

| | |
|--|---|
| <p> موتا جاتا ہوں تیرے بجر کے مارے مارے آہ تیرے حلاوتے ولیک میں تو </p> | <p> میرے جان میرے دہر میرے پیار آریے شو قہر تیرے کہ جاؤ لگا آریے آریے </p> |
|--|---|

| | |
|---|--|
| میتیں ہو چکیں پھرتے ہو غباروں کے بادلوں کے وہ تیرا چاند سا مکھڑا ہے نور میتاب ہی از بس کہ جدا ہی تیرے | ایک رات کو مہمان ہمارے آئے بیتھا گدا ہوں فلک کے پہرے سدا آئے رشتہ خورشید میرے ماہ کے پار آئے |
|---|--|

غزل طور

| | |
|--|--|
| برم میں رونے لگے یار کے سچا ہے دل میتاب شب تاب میں کیا کیا الجھا ٹانھ گدہ میں نہ ڈالو نہ ملو تم ہو وہی مختب جاو الہی گنجھو میخانے سے وہ مسیتا میرے جلے سے میں درجا ہوا | راز دل چھپ نہ سکا اسنو کے بھر لکے پہرے میں وہ زلف کہ سلجے نہ کھوے جو خفا ہو گئے تھے غیر و غلبے ہکا ہے دل کو شیشے سے ملوں انکھو نکو پیمانے جان آجاتی ہی ٹن میں نہیں آجاتے |
|--|--|

غزل نطر

| | |
|--|---|
| تاب اس کے دیکھنے کی نہ لائے چلے گئے اوم رمانہ کوئی پمبر رمانہ نہیں دار رمانہ جسم نہ سکدر سا بادشاہ عالم تھا پہرہ زلیخا کا یوسف کے چاہ میں دیکھا نطر میں نے چمن میں جواب کو | کیا کیا پری جو ان ٹھے آئے چلے گئے وہ بھی سر زمین میں سما چلے گئے تخت زمین پر سیکڑوں آئے چلے گئے رفیع ہزار سیاہ کے آئے چلے گئے بہندی بھرے جو کا تمھ دکھائے چلے گئے |
|--|---|

غزل شاہ

| | |
|---|----------|
| بھوکارو پک جھنجھٹا قہر افٹ چلے لدا چمکے انور کا مکھڑا غضب کی سجاوٹ | ہی ہی |
|---|----------|

خیر لیجیو کہ کسی پانوں کی اتھ کھیل آہستہ ہی
اجی کہنا ہوں دروازہ کی کوندی کھو دو
ارے ظالم یہ تینوں آیا نہیں معلوم ہی محکوم
بلدیئن جب میں لبتا ہوں تو تو بول کہنا ہی وہ ظالم
پہل جاننا ہی جب محمل کا لکیر اپنے پہلو پہ
کہا میں نے اجی تاکہ منہ سے بولو چلے کرنا ہوں
چکا و تسطیح نشا سیر یا سیر و لکھو

کہ ہی تھو کہ چپکے دل میں تھتے کو کر اہستہ ہی
نہیں تو سہی میرا ج اور صاحب کی چو کھت
بلدیئن جبکہ دل لبتا ہوا سینہ میں جھپٹ
بچے میں خوب سمجھا ہوں ارے تو ایک سب کا
نویا داتی ہی کسی وہ فریگی محکمہ کو رہتی
تو کیا کہتے ہیں حل جھوٹے آریہ سب بنات
کہ لاکھوں وضع کی ہر ایک موقع کی لگا

غزل

لیکے گل تیر اور کھان تو نے
گسے لرتا ہی جو کو اکب سے
بال سا کر دیا مجھے گسنے
دلہن جان میں کبد میں ای الفت
چشم پوشی میں ای تصور بار
خال کے واسطے ندی ای متیس
مٹے سمجھو کو اب حرارت عشق

میری خاطر نشان کیا تو نے
دوع پہنا ہی آسمان تو نے
اومیاں تو نے اومیاں تو نے
اگ دی ہی کیاں کہاں تو نے
گیا دکھایا میں سما تو نے
سگ بلبلی کو استخوان تو نے
کر دیا مثل زعفران تو نے

غزل

بال زلف یار کے رخسار تک آنے لگے

چشمہ خورشید میں بھی سانپ لگا

| | |
|--|--|
| افتاب حسن کو مہتا مینا دیکھ کر وے دیا سر ہر سو کاروان کے شے آہ عشق بھی سبقت کر ہی تیغ خون رواں | خانہ خورشید میں ہم اشک پیکانے لگے جیوں بگولہ ہر ٹان جگہ میں تیکانے لگے جو کہ جو ہر ٹھہر نہاں سب صاف دکھانے لگے |
|--|--|

غزل مولدئی

| | |
|---|---|
| دل ہوا پایہ زنجیر خدا خیر کرے گسلی آمد ہی جہاں جو گلشن طرف سرخ پوشاک پہن بیٹھے ہو جاکت او شب بسن مجھے بسندہ تر پختہ دلیہا کل عبادت کو جو آیا تو یوں کہتے ہیں ہوئی مولدئی کی مذہب خدا خیر کرے | دام ہی زلف گرہ گیر خدا خیر کرے لہتی میں بسیں دلیہر خدا خیر کرے کے ہی قتل کی تدبیر خدا خیر کرے جسے بولادہ تیغ ہر خدا خیر کرے ہوئی مولدئی کی مذہب خدا خیر کرے |
|---|---|

غزل عیب

| | |
|--|---|
| سعد میں جو کروں یا بڑائی تیری آفرین کھئے میان تیرے مصوّرین لہا لھوں کس کھوں لوں کر یکا آسن یہہ جدائی جو جہاں پہنچ نہ ہوتی پیدا روزِ محشر خدا پہ چمکے سخی تیرے یا محمد تیرا در چہور کہان جاو عیب | عقل حیران ہی میری دیکھ صفائی تیری جسے اس خوبی کے تصور بنائی تیری سخت مشکل ہی میرے حقیق جدائی تیری گیا خدا خانی کھی رمی یہہ خدائی تیری تو بین اید و ست دل و نکادو ٹائی تیری باو شپائی سے تو ہر تری کدائی تیری |
|--|---|

غزل فیض

کروئے باغ کے در بند باغبانوں نے
تاب آبی نہ بچے بھر کے نظر سے دیکھے
دن گوہی چین نہ مجھ رات کو نیند آئی
طعہ سب دینے پلن بونس عجزا زبیر کے

آخر شش کھول دئے اگے مہر بانوں نے
کروئے مات پری زاو و پنیہ انسانوں نے
تجھ یہ گل کھلے پری اپنے نوجوانوں نے
فیض کیا پائے میان شمع سے پروانوں نے

غزل وحشت

نکاح یار سے آج بے تعصیر بھرتی ہے
گہی تو کینچ لادو کی اُسے گور غریبانوں
میں اس لیلی کا دیوانہ ہو غافل جو جی ا
تیری تلوار کا منہ سے پھر جاو تو پھر جا
مقام عشق میں شاہ و گدا کا ایک تہہ ہے
تیرا دیوانہ جب اٹھ گیا صبحا وحشت

کیسی کچھ نہیں چلتی سی جہیز پر تھی
نہ مدت سے ہماری خاک امن گھر پھرتی
بغیر میں اپنے مجنوں کی لئے تصویر پھرتی
ہماری آنکھ قابل لب تہ شمشیر پھرتی
زلیخا ہر گلی کو چہ میں نے تو قیر پھرتی
گلو بے کی طرح پر دھوہ ڈھتی زنجیر پھرتی

غزل نظیر

کیسی چھین لی ہمنے نہ چاہ کی گتھری
پس از وفات نہ لئے ہمارے تربت پر
مرثیہ سے اُسکے پڑا ہی مقابلہ یارب
نہما طرحہ زین بے چھین لے سہ شام
حصہ زمین تیرے رحمت کے جھک نہیں

نظر پری نہیں ہرگز نباہ کی گتھری
بجائے سبزہ رکھی لک کے کاہ کی گتھری
اوہر پہرے تھا اوہر وہ سیاہ کی گتھری
متاع صبر اسی داؤد کاہ کی گتھری
نہ سہ پہرے میرے بارگاہ کی گتھری

| | |
|--|--|
| <p>رکھے ہی لَوں جہنم وادے محبت میں بہم پہ اٹھا جو کچھ بہان طواف کبھی یہ لَوئی تو غرق ہی بکھر فراق کیا ہوا بہار سینے پہ اسکے کچھ نکاحی بارے پڑی ناز واداکا بہم جو بہم شکر زمین نظیر کی ہی گرم اسپہن کی کیا خاک</p> | <p>بغیر آبد یازار و آہ کی گتھڑی کرشمے نے وہ بنوں کے بنا کی گتھڑی نہیں جاب پہی سوزاہ کی گتھڑی یہ شاہ حسن کے ہی خیمہ گاہ کی گتھڑی بجای گم کہین کرد سپاہ کی گتھڑی مگر بزور طبعیت بناہ کی گتھڑی</p> |
|--|--|

غزل مصحفی

| | |
|---|---|
| <p>لاف خوبی تیرے عارض میں جو گلشن مار گیا غضب ہی جو تو غم میں ٹھہراں مار ہی یہ خوشحال غم نکاح تو تیرے کوچہ میں دشمن و دوست کو الفت تیرے ایک کیا وہ جو اٹھو میں تیری رہن خون کا خر ہم تیرے واسطے ای غیرت لبدی اتیک ضبط سے مصحفی سب کام تیرا ورگدرا</p> | <p>آتشیں رخ پہ طباطیش سے دامن مار اور نظارہ تیرا دیدہ روزن مار خاک پنڈلی کو طے بیٹھے ہیں آسن مار ہاتھ پر ہاتھ نہ کیوں شیخ و برہمن مار قافلہ لوت لئے سیکڑوں رہزن مار قیس کی طرح پرے پھر میں بن بن مار لب تلک غم میں کسی کے توئی تن مار</p> |
|---|---|

غزل

| | |
|---|---|
| <p>قاصد اللہ دے خبر یار کے آجانے کی آپ آئے نہ کبھی خط نہ کتابت بھیجے</p> | <p>جان باقی ہی چلی بھر میں دیوانے کی سیکڑوں راہ دیکھائے مجھے ترسائی کی</p> |
|---|---|

چشم گریان ہی صد سینہ بھی آرن نام
تو نے غیروں سے میں نکھوں اپنے دیکھ
ای صبا ہر خدا کچھ مجھے تدبیر بتا
گریہ داری یہ میرے رحم نہیں آنے کا

آرزو جی میں جس سے گزر جانیکی
حیف صدف کہ بس جا ہی مر جانیکی
یا اسے لاکے ملا یا مجھے لیجائے گی
جب تلک چشم میری خون ہی برسانیکی

غزل محکم

تیرے در پہ ہم لگے پڑے ہیں صنم
تیرے ہجر میں باقی ظلم و ستم
تیرے الفت سے روئے ہی دلبر
رہے رونے سدا با دیدہ ہم
جو کہ پیغام دل کے وہ ہو سکے
نہ ہوئے ہیں وہ حال بھی ہے تم
چلا گھر سے نکل کے بسیر چین
نہیں کھدے کسی طرح سے ہم
وہ صبح جو آیا ہی بادہ بجوش
ہوئے ہجر میں رو رو کے ہم پدم

نہ سفر گئے رہے نہ وطن کے ہوئے
نہ قبر کے رہے نہ کفن کے ہوئے
اگرے چشم کے راہ سے لخت جگر
نہ شہر کے رہے نہ جلن کے ہوئے
غم ہجر تمھارے کو کھونہ کے
نہ جگر کے رہے نہ دہن کے ہوئے
ہوا شاو پہم سنکے وہ اپنا سخن
نہ شجر کے رہے نہ چین کے ہوئے
یاد آیا ہی اپنے صنم کا اغوش
نہ خبر کے رہے نہ سخن کے ہوئے

غزل لیر و پلوئی

دل کہیں میرا گرفتار ہوا چاہتا ہی

پھر مجھے عشق کا ازار ہوا چاہتا ہی

| | |
|---|---|
| وہ تو پردے سے نکل تا نہیں پا پر ایدل دیٹھ لینے دو مجھے اور بھی یار واسلو باتیں گڑتا ہی رکاوٹ ٹی خدا خیر کرے اور گل گھاتا ہوں وقت سے تیرے | جسکا تو طالب ویدار ہوا چاہتا ہی بندہ اب روزن دیوار ہوا چھتا ہی یارو ہم پرستم یار ہوا چھتا ہی سینہ بختہ گلزار ہوا چھتا ہی |
|---|---|

غزل جرات

| | |
|---|--|
| دور و غم عشق نے مارا مجھے بات ہیں ٹس سے مکروں امی ہر با دوب گیا پھر نہ وہ پایا ہی یار چونک پڑا سنتے ہی آواز ہار سحر جی شب دیٹھئے اب کیا دکھائیے اف نہ کروں نام کا جرات ہو نہیں | اب نہیں دم لینے کا یار مجھے وہی ان تو رہتا ہی تمہارا مجھے بکھر محبت کا کنا راجھے میں بھی سمجھا تہ پکارا مجھے دن تو گیار و نئے ہی سارا مجھے ہیرے اگر عشق کا آرا مجھے |
|---|--|

غزل احمد

| | |
|--|--|
| لب اس گل رعنا کا عیق یمنی ہی کا کل ٹی عجب موج نہا پاں عجب ہم دور زیر شب زلف و عارض کے شفق میں گھتا ہوں شب وصل میں کیا خوب ہی گیا ماز پی کیا خوب ہی کیا جلدو گری ہی | دندان جنتا کے ہیرے کی کنی ہی اور اس کے سوا ایکھو نہن پھر صف شکنی ہی گیا خوب طر مدار وہ غنچہ دہنی ہی جو بات میں سب پار مگر کم سخی ہی دفتار کبکے تپہ پہ ماز لب بونی ہی |
|--|--|

| | |
|--|---|
| ہی سرو سہی قامت و جلوے خراسان گیون ہو و بیان اسکی صباحت و صلاحت پہم صورت و پہم سیرت و پہم حسن و او | تصویر پی قدرت مولد سے بنی ہی وہ یوسف گنغان ہی یا حور عدنی احمد پر سدا رحمت حب وطنی ہی |
|--|---|

غزل حمد

| | |
|---|--|
| غمرہ چشم سے مارا مجھے ظلم و ستم اسکا سہول کب تلک ہجر میں اس یار سے مڑتا ہو نہیں اب تلک اسنت عمار نے وہوے پہم دل سدا اب احمد بنا | کرویا والدہ دوپا را مجھے اب نہیں غم گھانے کا پارا مجھے چہم نہیں اب جینے کا چارہ مجھے مستحق زبان سے نہ پکارا مجھے دونو جہان سے تو ہی پیارا مجھے |
|---|--|

غزل محکم

| | |
|--|--|
| بخت خوابیدہ بیدار ہوا چہتا ہی راہ الفت میں ولا خوف نہ کر تو ہرگز تم نہ چلتی ہی ہوا آج ولا آہو نیکی نشہ آلودہ تیری دیکھ لے انکھیں رانی دن قیامت سے قریب آئیں تک غور اشک بن آہ ولا تو نہ بہا یا .. گنجیو ہی یہ جو ضعف کی حالت تن لادو محکم | مہربان ہم پر ستمگار ہوا چہتا ہی پیشوا حیدر کمر آہوا چہتا ہی تکمرے پہم ہر گز بار ہوا چہتا ہی مختب آپ ہی شہر ہو چہتا ہی چاک پہم گنبد و وار ہوا چہتا ہی تو ہی گیا خوب علمدار ہوا چہتا ہی ہجر کے بوجھ سے خمدار ہوا چہتا ہی |
|--|--|

غزل لطیف

| | |
|---------------------------------------|--|
| عارض خمیں میں تیرے گیمبا عجب رنگ ہی | زلف شب زلفین تیرے جان عاشق رنگ ہی |
| خون ریزی پر غریبوں کے تیرا رنگ ہی | نیر غم کو چڑھا کے تو نے ٹھنچھی ہی کمان |
| ساق پا چلنے میں کے مثل نصیب نگ ہی | جسے کوچے میں تیرے آ کے کیا ہو گا تمام |
| عاشقان با وفا کے خب کو میرے رنگ ہی | دات میں معشوق کے پائی نہیں مگر وفا |
| چھوڑو عشق تباں کر تجھ کو نام و ننگ ہی | دلرون کے کب تک جو رو جھٹکھی لطف |

غزل حلیق

| | |
|---------------------------------|------------------------------|
| ابو نہیں جینے کا یار ا مجھے | تیر نگ یار نے مارا مجھے |
| چاہے ایک دن نہ پکارا مجھے | عمر میں اپنی گھو امی مہربان |
| ظلم نہیں ایسا گوارا مجھے | ہم سے خفا غیر سے ہو ہم کلام |
| یار لگا اب تو خدا یا مجھے | بحر الم میں تیرے گہا تک رہوں |
| تجھ سے وابستہ ہوں ہی پیارا مجھے | سے لے لے حال دل اپنا خلیق |

غزل

| | |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| نار کرتی ہوئی جو باد جھاتی ہی | چمن کو چہ جانان سے صدا آتی ہی |
| ٹھنڈی ٹھنڈی تیرے کوچے کی سوا آتی ہی | لوں بھر تہا ہی دم سر و جوار تو کو دم |
| جو ہر ایک زخم سے پھر بوجھا آتی ہی | سلی میں ست خنائی کا ہوں خمی یار |
| رات گیا آتی ہی ایک سر پہ بلا آتی ہی | التجا یار تھی رکھنا ہی شرم سے دل |

| | |
|---|--|
| چھوٹا جانا ہی جو وہ مجھ کو ایسا گھبرین دوش سے تابکر اور کمر سے تاپا جی میں آتا ہی سیجا یہ میں تو چھوٹا صحہ سطح سے ہوگی شب تار یک ذرا | درو دیوار سے رونے کی صدا آتی ہی جو چین مل گھٹائے ہوں زلف و ناتنی ہی مرض عشق کی کچھ تنکھہ و آتی ہی نہ تو نیندا آتی ہی مجھ کو نہ قضا آتی ہی |
|---|--|

غزل

| | |
|---|---|
| چاک داغ کئے جانان تیر دیوانوں نے نیم بسمل بہ تر پختہ مجھے دیکھ اقاتل بلیہ اس کا کل شلین ہے شب تار میں فخران خاک ہے تلو نکا نہو کیونکہ بھلا میر دلار پہ دلبر شب معراج کی رات | قید خانے آباد پر سہا نون نے شور عالم میں کیا ہے تیرے جانوں نے دل دئے زلف پریشان ہے پریشانوں نے دھونڈا ہی عالم بالا میں بھی انوں نے غیش کئے حور و پری قدسی و علما نون نے |
|---|---|

غزل سودا

| | |
|--|--|
| ساق میں کو تیرے دیکھ کے گور گوری نیش کرنے ہمیں تجھ سے گیا تھا دھوئی آگیا رات میں جون درو خاتیرے ہاتھ ابر چاہے ہی سیت مجھے ای ساقی | شرم سے سمع ہوئی جانی ہی تھوڑی ٹھوڑی اب ملک اسکی جدا کرتے ہیں پوری پوری ورنہ جاپا تو نکو لا گا ہی تھا چوری چوری مے تو بھر بھر کے تو اب پیالیاں ہی کوئی |
|--|--|

غزل

| | |
|--------------------------------------|--------------------------------------|
| کل چھینکے ہی عالم کی طرف اور شمر بھی | ای خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی |
|--------------------------------------|--------------------------------------|

| | |
|--|---|
| <p> کیا صد ہی خدا جانے مجھ ساتھ و گرنہ ای ابرتم ہی تجھے رونے کی ہمار ای نالہ صد افسوس جوان مرنے پہ تیرے گسستی موہوم یہ نازان ہی تو ای یا تنہا تیرے ماتم میں نہیں شام سپہ پوس سودا تیری فریاد بے آنکھوں میں کئی رات </p> | <p> گمانی ہی تلی کہ میری ایک نظر بھی تجھہ چشم سے تیکای گبھوخت جگر بھی پایا نہ ننگ دیکھئے میں رویہ لڑ بھی کچھ اپنی شب دزدکی ہی تجھہ کو خبر بھی رہتا ہی سدا چاک گریبان سحر بھی آئی ہی سحر شو کو تک تو کہیں مج بھی </p> |
|--|---|

غزل

| | |
|---|--|
| <p> مرنے دم ای ہو فاد دیکھا تجھے ای پری رویں دیوانہ گبون نہون گم یہ بلبل یہ اسنے سنس دیا مارے غیرت کے نہ نکلے آفتاب دید میں نقصان تو ہر خدی جان بے گلشن بھی نہ لائی نافرمان </p> | <p> ایک نظر دیکھا تو گیا دیکھا تجھے بال گھولے بارگاہ دیکھا تجھے جسنے ای گلگون قبا دیکھا تجھے بام پر چڑھتے ضم دیکھا تجھے فائدہ اتنا ہوا دیکھا تجھے بس ہوا ہوا ای جفا دیکھا تجھے </p> |
|---|--|

غزل عشرت

| | |
|---|---|
| <p> تاہرگ زندگی میں تیرا کہ غم اٹھائے وہ رشک ماہ خوبان آیا نہ میر گھر تک میں خانہ چہان میں کیا کیا فریہ نہ پاس </p> | <p> بالین یہ میرے جانان منوسن نہ آئے پروانے کے لحد پر لاکھون فٹ جلائے پھر تیرے بیست ہر سو جام می پلائے </p> |
|---|---|

غوغے کے لگے تو نے دیکھا نہ کچھ تماشا
ماہیت کی طرح عشرت مجھ کو بھی جام فی

کہا کیا نہ رو بہ سے تیرے لئے بنائے
مازلیم برآید مستانہ لے لے ٹاپے

غزل قدرت اللہ

سُکھی نیلہ نگہ کی پہرہ برق دل مایوس ہی
حسن کو اپنے ہوا داروں کا ورنہ مدام
ایک ہی پروئے گر سمجھو تو یہ ہم سب ہیں اللہ
کل ہوسل طرح سے ترغیب دیتی تھی
مگر میرے ہونے کو کیا عشرت کیجئے زندگی
مج سے ہاشام چلتا ہوئی گلزار کا دور
ستہ ہی عہد یہ بولی بیک شاہین تجھے
لے گئی ایک بار کی گور غریبان کی طرف
مردین دوہن ہتھاکے لگی لٹنے مجھے
پوچھ لو ان سے کہ جاوہ حشمت دینا آج
کل تو قدرت پاؤں نکلتے تھے تسبیح بہا

جو شہر دل سے اٹھا سو جگہ طاؤس ہی
پریشہاں ستم کی برق دل فائوس ہی
گر حد اہانگ یا نغمہ نا تو بس ہی
خوب ملک دوس ہی اور سر زمین سر ہی
اس طرف اور اطلال و دہر صد اکوس ہی
شب ہوئی تو ماہ رو یوں کینار و بوس ہی
چل دکھاؤں تو جو قید آرز کا نجومش ہی
حسب ملک جان نما سو طرح مایوس ہی
پہم سگندری پہم دارا ہی یہ کیا ویش ہی
چہ بھی ان کے سنا تھی عجز حسرت و افسوس ہی
آج رہنے جام فی اور خود سالوس ہی

غزل ظلم

خاتمے وہ سیم بر ہو گیا ہی
پہلی جو رک رک کے وہ مجھے شائے بر

تو خون سے دل اور جگر ہو گئی
میری وہ کاکم اثر ہو گیا ہی

| | |
|--|--|
| گڑھی جو بلبیل پہ گل مارا ایسا درہ یلے خبر وہ مسیحا کہ تیرا کچھ کون تیرا پیام آتشی ہے | خزان کے کہیں بے خبر ہو گیا ہی دریغ اب چراغِ سحر ہو گیا ہی میں اس کے سبکو خطر ہو گیا ہی |
|--|--|

غزل جوت

| | |
|---|---|
| بے کلی ایسی گیا ہی سو نہ وہ مگر نہ رخم یک شمشیر کا سا دل لگتا ہی نانواں ہوں سبک فرقت سے ہے چوں روتے رو دین چوں حیران نہ جب ملک تیغوں تیری شکل کلا ترقی بات میں میرے تو اتنا کہ فوقی کچھ نہ گیا کہوں عہد جو اس مبادی قافلہ | کل نہیں پڑنی کسی کروت کسی چلو مجھے یاد آ جاتی ہی جب وہ جشن ابو مجھے اب مہاجر ہے ہی ان لوگوں سے کل چلو مجھے جو نظر آتا نہیں آنکھوں میں یک آنسو مجھے سچ بتاتو نے کیا ہی یا کیا جا دو مجھے آیوں کیا چاہتا ہی رہو یا اب ہر سو مجھے دام ہے چھوڑا تو چھوڑا تو ٹکے بازو مجھے |
|---|---|

غزل جورو

| | |
|---|---|
| احی چشم مرید موتیوں کا دار نہ تو تے ہم پائے ہر نہ چھ صحر اکو کل کر جہاں سے بلبیل گہاروں کے نقش میں کل بات صحر اچھی نے میخانے میں ہچکلی دل درد کی باقیں نگر و ہم سستی جانی | شکِ مسلسل رہیں اور تار نہ تو تے ہر چوبِ کار سے نہ میرا خار نہ تو تے میں موئی تو ہلا سے یہ گلزار نہ تو تے کہنے لگی پیالے سستی غمار نہ تو تے بیدار تہ نادک ہی میان تار نہ تو تے |
|---|---|

غزل ذوق

| | |
|--|---|
| بہ نصیب اللہ کبر لوت نے کی جا ہی رخت ای زندان جھون زنجیر کھڑکائی مان مد طاقت گئی ہی صوفیہ میں واہ واہ شور محبت زوری چھڑکا ملک نزع میں بھی ذوق کو تیر ہی بس ہی انتظار | سربوقت زنج اس قاتل کے زیر پاہی مزدہ خار و شت پھرتو امیر اکھلا ہی دیکھئے اس ملک خدا کیوں کہ مجھے پھنچا ہی استخوان میرا یہاں کس مزہ یہ کہا ہی جانب درو مجھ لے ہی جبکہ پوش آجائی |
|--|---|

غزل سنان

| | |
|--|---|
| شمع رو کل شب کو جو کھڑا دکھایا آپ نے آفرین بننے سے قد یہ چاروں کے واسطے خون میرا تیری گردن پر رہیگا حشر تک میو گیا سبز اور ساری جہاں میں سرخ بات کہنے میں مضمون نکلی ہی منہ میں بے ربا | مفت پروا کو مغل میں جلدیا آپ نے عاشقوں کے دن یہ کیا کیا گل کھلایا آپ نے ٹاتھ سے غیر وں کے گرجو پاں کھلایا آپ نے جیسے بہر برگ خفا قد مون لگایا آپ نے انفرد سنان کا دل صاحب جلدیا آپ نے |
|--|---|

غزل الش

| | |
|--|--|
| قسم نہ کھائیو خالم تو ہی کے پیسے سے اگر میں پاؤں اکیلا بچے کیسے ہی چمکتے چاند کے ہیں جس طرح گرد و تارے وہ سنکے عرض کو الش کے اس طرح بولدا | وگر نہ ہوئے گم از وہ اپنے جی نے سے تو بس من سے لگا رکھوں اپنے سے جب فراہی تیرے مکرے پر سے سے جسے غرض ہی عبت منہ لگے کیسے سے |
|--|--|

غزل علی

| | |
|--------------------------------------|--------------------------------------|
| ہم دل سے ہوئے احمد مختار کے بروے | لینے ہیں سب کے اب اقبال کو زرد |
| تشریف لکھی ماوے کہ اُس نور خدا کی نہ | یوسف سے کنی نکلے ہیں خرگاہ میں پرد |
| آپا ہوں تیرے در پہ ای محبوب خدا گئے | مشکل میری حل پر خدا آپ ہی کر دیے |
| تو شام امت ہی ہیں ہوں عامی جہان میں | امید تیرے سے ہی ہر کار و ویر مردے |
| ہم دل سے مشتاق مشتاق اور ختم رستا | پرواہ نہیں جنت کی ہی زاد کو بخردے |
| ہی کون ہو تیرے شفاعت سے جہان کو | آزاد کرے خطا مان روزِ حشر دیے |
| بس فیض تیرا عام ہی ای ساقی کہ تر | بیک جامِ محبت کا تیرے عامی کو بھر دے |
| چھتا ہی اگر فخر اقبال علی تو | سراپنا محبت سے اسی خاک پہ دھر دے |

غزل معین الدین

| | |
|--|-----------------------------------|
| راضی ہیں ہم اس میں جو تو دلربا کرے | چاہے حنا و حور کرے یا وفا کرے |
| دل سارِ فیق جب کا جدا ہو گیا ہو مایہ ر | وہ اپنی سہیلی کو نہ رو تو کیا کرے |
| جس نے ہمارا دوست کو ہم سے جدا کیا | وہ بھی مراد اپنی نہ پاوے خدا کرے |
| گھٹتا ہی معین الدین ہی تھیں میرے دوست | آسان بھونکی مشکل مشکل کٹ کرے |

غزل

| | |
|--------------------------------------|--|
| دیوانہ کیا بزم میں شب آکے گسی نے | پہرہ شکر کیا چہرے کو دکھلے کے گسی نے |
| دیکھا جو میں نے دستِ کلائی نہ کل گسی | دی کا لہان لہ لہوں مجھے جھجھلے کے گسی نے |

چشمہ دست درازی کا کیا خیال تو ہی ہے
رنگہ ہاتھ میرے سینے پہ گلہ نشہ کر گئی
سجھانچے دیوانہ سا اس شوخ نے بکبار

جھٹکا دیرے ہاتھ کو شہر طے کسی نے
مارا چچہ دیدار سے ترسا کے کسی نے
دل چھین لیا محبت میں بھلا کے کسی نے

غزل

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھے بتا دے میرے پھر جا
یقین ہی کہ جد پر کو وہ دلربا پھر جا
ایسی وہ نہ پھرے جس کے غم میں دنا ہوں
پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
پھر دیوے جو بالوں کو اپنے لکھڑے پر

پھر وہ میں تجھ سے تو مجھے میرا خدا پھر جا
مثال قبلہ نما دل میرا وہاں پھر جا
بلاتے حلق پہ گو خنجر جھپٹا پھر جا
بتوں کے ہم نہ پھرے ہم گر خدا پھر جا
نو لیا عجیب ہی کہ اسی ہوئی گھٹا پھر جا

غزل سیسی

تمھاری زلف کو اسی بار ختم ابھی ہے
فراق یار کے کیونکر اٹھاؤں گا صدے
فرانہیں کہ پس از دو گم سے درگزر
ضم کے جام محبت میں دیکھئے کیا ہو
وہ شوخ جانب صحرائے بھی گیا نہیں
ابھی تو میرے سے ترک وفا ہوا نہیں
خدا ہی تمہارے سیسی تو جان و دل سے صدم

دور سے عمر میں طرز ستم ابھی ہے
میرا تو ضعف ہے آنکھوں میں دم ابھی ہے
بتوں کے عشق کی ہمد قسم ابھی ہے
نہ شکل کے میں انبارِ حم ابھی ہے
نہ دشتِ غیرتِ بام ابھی ہے
نہ بدرقیب پہ لطف و کرم ابھی ہے
پراسے سینہ پر دردِ عالم ابھی ہے

میرا یوسف کوئے جھکاتا ہی
خجھر آبدار لانا ہی
ساقیا مجھ کو یاد آتا ہی
زہر قاتل مجھے پلاتا ہی

چاند غیرت سے ڈوب جاتا ہی
فلسے خاکین ملاتا ہی
شاہد اس واسطے جلاتا ہی
لن ترانی سے سناتا ہی
بندہ بھی تم سے ٹٹھکتا ہی

مجھ کو چاہو قن دکھاتا ہی
دیکھئے کسی پیاس بجتی ہی
ساتھ پیسا شراب لیلی اے
نرس رو ہو کے منہ پھرتا ہی
شب کو وہ ماہ رو کھاتا ہی
دل میرا مثال شیشے کے
شمع محفل کا مجھ کو سمجھا ہی
دید بازی کی چشم نہیں رکھتے
نہیں ملتے تو خوش رہو پیارے

غزل سودا

مگر گئے خجھر درگان کے ول فگار کئی
آج دیکھئے تیرے کوچے کے گوفگار کئی
یارب انسان کے رنے کو بین اراد کئی
ایسے میں دیکھئے گنبد دستار کئی
ایک یوسف نظر آتا ہی خریدار کئی

یہم جان میں ہم تیرے چشم کے بیمار کئی
کوئی سسکتا ہی کوئی تڑپے ہی کوئی
عشق ہی شرط ہی کیا ہی مرض الموت
شیخ مجھ کو نہ ڈرا اپنی بڑی بگری سے
تیرے بازار میں اب کیوں نہ بگرتے تو

شرمندہ قریبی تیری تقدیر کے آگے
عاشق کا تو کچھ بس نہیں معشوق کے آگے
بلو کے ہمیں تیغ نگاہ سے ہی کیا قتل
اس درد کی دار و نہین بن جو سینے

سنبھل ہی تجس زلف کی زنجیر کے آگے
راجھے کا تو کچھ بس نہ چلا میر کے آگے
جا نا ہی نہ تھا کافر بے میر کے آگے
تذبیہ تو چلتی نہیں تقدیر کے آگے

غزلِ فدا

تہیں ای شعلہ رو جایا نیکیجئے
میں کشت تیغ ابرو کا ہوں صبا
یہ کافر رہ زنی کرتی میں آنکھیں
کھلا دیگا کوئی افسون کا جیڑا
زکوۃ حسن بوسہ دو فدا کو

جگر میں آگ بھڑکا یا نیکیجئے
مجھے ملو ار د کھلا یا نیکیجئے
اشارہ انکو فرمایا نہ کیجئے
لیا کیجئے دلے کھایا نہ کیجئے
کسی سبیل کو جھڑکایا نہ کیجئے

غزلِ علی

جبریل آئین جیسے سا خاک قدم لے
نام اسکا لکھا حق نے ملا نام سے اپنے
کس شان سے جاو لگی محمد کی پہاڑی
فدوی کو تیرے آتش و فزع سے نہ در
ثابت کیا معجز نے تیرے فیض کا دعویٰ
ہم شریعہ حسن کے ہی یوسف کنعان

کر تا تھا عجب کج نص عرش بہ قدم لے
نہ پایہ افلاک پہ غرت کا قلم لے
عرصات یہ جنت میں سہی فوج ام لے
گر کشور ہستی سے گیا راہ عدم لے
انکار یہ کفار کے اقرار ضمہ لے
بیچا ہی جسے مصر میں مالک نے درم لے

اتنی ہی عجب فوج ملک عربس برین
 ایسا ہی کوثر ہی تیرا فیض عجب عالم
 محبوب خدا اور نہ محمد کے سوا ہی
 کرتے ہیں ملک و شمس سدا اپنے پتروں
 محروم نہ ہو جاوے در فیض ہی سے

بس تجھے صلوة سدا سوے حرم یلے
 می اپنے محبت کی پلہ جام کرم یلے
 اس بات کی اب مجھ سے فدا ہی کی قسم
 جس راہ میں چلتی ہی تیری فوج علم
 کیا فکر میں بیٹھا ہی علی گوشہ غم یلے

مستزاد

مستزاد سراج

پر صبح ملک ہر فلک عالم بالہ
 تسبیح کرین سلمہ اللہ تعالیٰ
 تجھے چہرہ ذر تار کی تاروں کی جھلک
 شد بد کہ نمودار ہوا جگہ میں اجالہ
 ای سر وہی وانجہا نئی کی خبر یلے
 پھول دی عجایب یہ ہزار گل لہلہ
 کچھ ابروے خون ریز کی شمشیر کی اوچھڑ
 کہتے ہیں ہے جگہ کے جوا نمر و جوالہ
 ہر جا ہی اگر پوشش ہے پوش ہوا ہوا
 محاسن محبت کے پوانشہ دوا بالہ

قد دیکھ سجن کا
 من کا ہے من کا
 آنکھوں میں نہیں تاب
 سوچ کی کرن کا
 رکھ غم تماشا
 جہہ دل کے چمن کا
 ہی ہے جگر پر
 تجھے عشق کے رنکا
 ہی ساقی گل رو
 تجھے جام ناز کا

سنت یہ تیرے حسن کے ہونے پھول کی چھتری
 کچھ پاک کے نزاکت کے گرس جھار کا پاللا
 دیدار کی سمن ہی مجھے لکھو نہیں سراج آج
 انگلیوں سے پلاسکے لیے اس فتنہ بین مالا

تو سب میں نرالا
 ہی پتا سمن کا
 لب لہو نہ پھر
 آنسو کے زن کا

مستزاد موج

اس کا کل پہچان معبر کا تیرے بار
 خوش بستی بالوں کے معطر ہوا گھبرا
 بیگا دل رنجور تیرے زلف میں جا
 بس گری پڑیگا نہیں سنبھلیگا وہ پیار
 نہ وہ کروں جو وقت اگر کوہ کو پاؤں
 بس دیکھ کے نازک بدنی حسن کے شرار
 یہ ہم زندگی لائی تھی عدم سے ہمیں انجام
 سب قافلہ کے قافلہ میں دیری کو بیار
 در پر نیچے آدیکھ کے وہ پر قبضہ اپرا فتنہ
 گریخون میں لوٹے گا تیرے حسن کے شرار
 ایک عرض ہی جو موج کی آب شیر فدا ہے
 گل کچھ خوش شکل کو میرے حیدر کرا ر

ہم نے کبھی مل گیا
 جو غنچہ نہیں مل گیا
 مت کچھ شام
 گر ماں گہن میں مل گیا
 اس سے ہلاؤں
 وہ اسی تل گیا
 یہاں کے جو دیکھا
 بس دیکھ کے جی چل گیا
 کہنے لگا یہ بات
 گرا فتنہ کبھی مل گیا
 گستاخوں کا ہے
 تجھ نام میں مل گیا

مستزاد جرات

| | |
|---|-------------------|
| جادو بگمہ چھب ہی غضب تھری مکھڑا | اور تھری قبا |
| غارت کروین وہ بت کا فری سرا | اللہ کی قدرت |
| بین بان بھی بکھرے ہو مکھڑے پیر ہوان | جوش علم یہ ہودو |
| اوزنگ رخ یار پی گو یا کہ بھجھو کا | اور تپہ ملاحت |
| دل دیکے عجب ہم تو نصبت میں پیسے | ایک پردہ نشین کو |
| گھر جانکا اسکے نہیں مقدور ہمارا | نہیں رہنے کی طاقت |
| حبس میں تھی اس شوخ کو اغیار گری | اور شمع صفت ہم |
| تاج بھک زشک کی آتش سر پایا | جل جائیہ غوت |
| یا جھہ کو بلایا تھا یا آتا تھا وہ جھہ پاس | صحبت کی تھی گری |
| اب اسکو خدا جانے دیا کس نے ہی بھر کا | جو اتنی ہی نفرت |
| بیٹاب ہو لوگ بین نے کیا چلنے کا نوم | وہ بیٹھا وہ گالی |
| کچھ اور کیا قصد تو کیا ناز سے بوللا | ہلے بیری جرات |

مستزاد ادا

| | |
|-------------------------------------|-----------------|
| کہ صولت اسکے در کو حشمت دارا | ای صاحب فطر |
| پڑھ فاعبر و یا اولی اللہ ببار کا یہ | تا ہو تجھے عبرت |
| مستانہ جو بین نے قح ننگ چڑھایا | اور عالم وحشت |

یون خضر لگا کہنے ہنیا و مریا
ہی جی میں فقیروں کی طرح کھینچ لنگوتا
جاگنے خرابات میں تک گھوٹے سب
ای حضرت عشق آئے سائیں اجی مولد
مرشد میرے ڈادی میرے مالک میرے ورنہ
ماٹھے میرے خط الف الد کا لکھو
تم لو نہ کرو پیر نہ بندہ ہو حیلہ
میں خاک نشین ہوں جو گروہ فقرا
رو مال چھری لے جوتاگ کھینچو اوس
گر سیر کنان دیر میں جانکوں تو بولوں
ای برہمن تنکدہ عشق سست حدار
خوش رہتے ہیں چارہ برو کی تنکدہ ^{صف}
نہ ہم کو غم درد نہ اندیشہ کا دوست
درویش ملد نوش ملاچیت میں ان
افعی کو مل کر برین افیون کا گولہ
ازادوں کے پہچے ہیں غل بہہ تو ہی
اب اپنی تو بولی میں کہ اشعار پر صفا

اب و کلمہ ملد
اور بارہ صہ ہمت
یون کچے عبادت
یہاں کچے عبادت
و کچے مجھے نعمت
سو پوچھ بستر
جی سے کہ مت
لیا بھیجے ہو چمک کو
دکھلا دوں کرانت
ما توں کم سنگد
ما ہی تجھ سے نصیحت
ماند قلندر
ہی خوب نعت
پینک میں جو تاج
میں سے ہی نصیحت
از بہر نصیحت
ہو بہر نصیحت

مستزاد کمال

اٹک تو گئے میرے اسی یار تو لگ جا
 ہی دم بہ دم آخری وقفہ نہیں دم کا
 کل دشت میں مچھون کے گزر ہو گیا میرا
 لگ کر اسے کر یا وہ بے ہرٹے لیلہ
 نا صبح جو تو ہر لحظہ ویران ہمیں آ
 اس دم نظر آئی تجھے اس تن کو جو دیکھا
 پھٹتا تھا ہر دل سننے سے جسے کہ جس کا
 اگبارگی جاتی رہی ای و اے کرین گیا
 محاسن یہ پڑیٹھوٹوں کے اسی شیخ جی صا
 لیا چاہتے ہو ریش کو اب اپنے مندا نا
 انکھ پو اید پر نو ذہ اور کر و تکلیف
 کرتے ہو میرے آنے کا وہاں سے جو اشارہ
 لیا دور کا شکوہ ہی نصیب لگی ہی گردش
 آخر کو وہی دشمن جان ہو گیا مہر
 مت خاک شبنون کی طرف دیکھ تو منہم
 چاہے ابھی ایک ان میں کر دے میرے مول

ہوا ہون رحمت
 رہ جاے نہ سرت
 جب ہر تربت
 رو یا میں شدت
 گم تاتا ہیقت
 اللہ کی قدرت
 سو ضعف کے پھو
 و دنا کی طاقت
 کیون لا یوسف
 فرما تے حضرت
 سہار تک اپنے
 سوساں سی طا
 ای نہ ہواں اپنے
 جب سے نہایت
 با چشم تھارت
 را ہی کو بہر ت

رکھو نہ کمال ب تو پوس و نو جہان کی
دل دست طمع کھنچ کے دے یا نو کو پھیلد

راضی برضا ہو
درگوشتہ عزت

میں نام خدا دا چہرہ کچھ زور تماشا
کات ایسی غصہ فہر پھین اور جھمکڑ
میں نے جو کہا میں ہوں تیرا عاشق و شیدا
فرمانے لگے میں کے سنو اور تماشا
الحاد نقصوف میں جو تھا فرق ہم شاہ
پردہ جو یقین کا محبت نے اکٹھا یا
کعبہ کا کرون طواف کہ تنہا کو جاؤں
ارشاد میرے حقیقین بھی کچھ ہو ویگا آیا
ہوں پر نور و روح القدس اس عہد میں میں بھی
ہوں چاہئے بے ساختہ رہیاں کی کلینا
لو تا کہیں اس طرح میرے غیر ہمیشہ
ترسا کر یہ پروقت بہم بندہ ہی تمہارا
دیوار چین بھانڈ کے پھینچے جو ہم ان تک
ترسان ہو چہ فرمانے لگے کوٹ کے ماتھا

یہہ اپنی رنگیت
اللہ کی قدرت
ای کان ملاحات
یہہ شکر ہم صورت
اصلہ نہ رہا کچھ
لڑت ہوئی وحد
تیا حکم ہی مجھ کو
ای سیر طریقت
عیسیٰ کی طرح
میری کہ بخت
مٹ سوچو تو ملین
اللہ کی قدرت
ایک تاک کے اچھل
ای وادی فصاحت

خوشید جیسا شام ہوئی شیخی صاحب
چربون گیا آکے درخون میں بسیرا
اب اور ہی رویا اور قوافی میں غزل پر
تاغیر کے روبرو ہو بزم میں انشا

اب دیکھئے کیا ہو
چون چون کرو جھڑ
لیکن اسی حب کی
ظاہر تیری شوکت

مستمزاد ہمایون

جا پہسا طاہر دل میرا بھد شوق پری
تو نہ ازا کسی دہب کا اسے کو نہ دری
ہجر کے جور کی اب تاب نہیں بج مجھ میں
دلبری پر خدا اب تو ذرہ کو تو میری
تیر ہی مسمی کی دہری پان کی حق نے عیا
دیکھ تو خیر مرگان کیا کیا کیا پری
ای زلیخا میں تیرے چاہ یہ برباد ہوا
مثل سیما کے پنتاب ہر وقت میں تیرے
دل دین و نون دے دولت ایمان بھی ساتھ
دلبری اسے بھی تو نہ ذرا اسکی کری

تیری کا کل میں صنم
لطف کر اور کریم
سیج پہمہ ہوتا ہوا
جانمیں کو نہ مستم
قتل کر ڈالنے مجھ
ارٹا پو شون یہ دم
پہمہ گلہ کس کر
مجھ کو یوسف کی مستم
اسی ہمایون تیرے
پہمہ سینے پہ الم

مستمزاد حسین

سہ ماہی گلے کے جبے یار پلنگ پر

کیا ناز و اداس

اتنی ہی لپٹ پھولون کی مہکار پلنگ پر
 ہی سرخ جو پوشاک تو اس گور بدن پر
 رکھتا ہی عجب طرح کا گلزار پلنگ پر
 ساقی تیرے صدقے تو ذرہ جام کو بھر دے
 جو ساتھ رہوں یار کے بشر پلنگ پر
 ہی آرزو دل کی جو وہ آغوش میں آویں
 سو جاوے تو ہو جاوین میں بلہار پلنگ پر
 رنگینی تیرے شعر کی سنسنی کے حسن اب
 تو خوش رہے اور پاس ہو و لدار پلنگ پر

اس بند قبائے
 سچی ہی سجاوٹ
 انجیل کے جلا سے
 جو شوق خدا ہو
 مست نشے
 خواہشی تیرے ہی
 مست یہ خدا سے
 مشتاق ہو اول
 پر روز رضا سے

ستر ادا

لینے جو بلدیوں لگے ہم آپ کی چت چت
 چل جاوے اوزیر رو ہو پیر سے ہت
 ان اکھنڈ کو میں جلقہ زنجیر کروں گا
 چھوڑوں ہون کوئی اپنی درواز کی چو کھت
 و جا میں لھو چھانڈے گونگا ہو وہ کیوں کر
 سرخی تیرے انکھوں کی اور ابرو کی کھجائے
 کیا بھبھتی ہی اب نام خدا او اچھڑے آکا

تو بول اتھے تجھت
 ہی سب یہ بناوٹ
 ایسا ہی بلدیوں
 جنک نہ کھلیں پت
 جو شخص کہ دیکھے
 سر کی لعلد و
 سو تھوٹن تمہا یہ

ایک ہوسے صدمہ سے دھون دھار کلاہت
 ای وای رہ باگیدنی او چینی رنگت
 اور جامہ شبنم کی وہ چولیکی پھبا و ست
 مت چھیڑو جچے دیٹھو ابھی کہنے لگو گے
 چولی میری تکرے ہوئی دامن بھی گھیا پھت
 ای عشق ادیرا و مہاراجون گے راجا جا
 کبریتھے ہو تم لہ لہون کر ڈرون کی حسرت
 وہ سیج پڑی پھولون کی محل کے وہ کئے
 پروے مافی کے وہ سونیکا چھپر کھست
 پھرتا ہی سما آنکھوں میں اب تک وہی نش
 باہم چولیت سونہن آجائے رکاوٹ

مستی کی اداسیت
 ہم گانے پسند نہی
 بازو کی کلاہت
 اچھا کیا تم نے
 لگ جاوے گی پھر رت
 وندوت ہی ملو
 ایک آئینہ چھت پت
 تجواب کی پوشش
 اور اسکی سجاوٹ
 تھی ظالم ارے یوں
 وہ پیار کی کروت

مستزاد سراج

تجھ زلف کی یہ باس گئی جسے خن بین
 برغخہ دلتنگ ہو پھول چمن بین
 ہو خار سے ہی اس ملک تجھ کف پاکہ
 جسوقت رکھے پاتہ تو تلبیل کے نین
 اعواب خطہ خال فقط چشم ہی مطلق

ای نافہ آہو .. پر خشک خطای
 ای شوخ سخن ہو .. تجھ مکھ کی ہوس
 ہی چہ بین نراکت از سید نراکت
 ای دبر گل رو اس نازاد ای
 مصحف ہی تیر منہ ای آیت خوب

ہی سورۃ اخلاص خواہش من میں
 ایک روز کہا میں نے گستاخ من میں
 بیتاب ہیں تجھ سے مومن بعد کفن میں
 سو گند میرے حال پریشان کی مومن
 جمعیت و لبندی پر ایک شکن میں
 اکیبار تطفیے پلا شربت ویدا
 رکھ شو قیاس میں تیرے شر کو سنے
 ہی تجھ کو برو در و جگر میں نہ بدن میں
 تو دیکھ میرے طبع کو ہر ایک سخن میں

بسم اللہ ہی ابرو ہی بدر رسائی
 عشاق کے اوپر سن بات ہمارا
 کہ رحم ہی خوشی مانو تو کہوں میں
 کھولو ہم گیسو اب مہر و فاس
 انی شوخ شعاو چار ہون غم کا
 حاجت نہیں دو گیا کام دوا
 یر آن سراج آتا ہی پری رو
 کرتا ہوں جادو کیا طبع رسی

ہی سورۃ اخلاص خواہش من میں
 ایک روز کہا میں نے گستاخ من میں
 بیتاب ہیں تجھ سے مومن بعد کفن میں
 سو گند میرے حال پریشان کی مومن
 جمعیت و لبندی پر ایک شکن میں
 اکیبار تطفیے پلا شربت ویدا
 رکھ شو قیاس میں تیرے شر کو سنے
 ہی تجھ کو برو در و جگر میں نہ بدن میں
 تو دیکھ میرے طبع کو ہر ایک سخن میں

مستمر اولیہ

اس عشق نے یار و جھے دنیا سے اٹھایا
 زلفون میں پر پرو کے گرفتار پھرایا
 پھر شو قیاس میں شرب غم کی اپنی
 پھر میرا تماشا سار عالم کو دیکھا یا
 یہ دھڑلگتی ہی پر ایک کے مونہ سے
 گیا نام رفا تیرا پہ کیا تو نے ملدیا
 پیدل کیا دل نے عبث لیکے میرا دل

دیوانہ بنا کے
 پھر شانہ بنا کے
 بھر بھر کے پلایا
 مستانہ بنا کے
 افسوس کی سیاتی
 میخانہ بنا کے
 گس مگر نہ سے

پھر اپنے لگا کان کی بالی میں جھکایا
 نزدیک رقیبوں کے ضم رات کو بیٹھا
 پھر اپنے شمع رو کے اوپر ہلکو جلد یا
 غمروں کو بلد کروہ لگا پا بیٹھا نے
 سہم دوست یگانہ کتین لگا دور پٹھا
 اگر کی بھی غرض ہی اب حقے شب ورو
 دنیا میں اگر رکھنا مو تو رکھ لے خدایا

دروانہ بنا کے
 مجلس کمارو
 پروانہ بنا کے
 مدت کے گویا دوست
 پیکانہ بنا ہے
 کراپنا تو طالب
 مردانہ بنا کے

مستزاد معجز

میں نے اتک تو تیرا عشق بھجایا آٹا
 ولے افسوس مجھے تو نے نہ چاٹا آٹا
 خود بخود شبکو یکایک یوں کیا گھبرا
 دل پر درو پہ پہلو کر آٹا آٹا
 کا بے رس گھائے کہ تم روس پہ پیویم
 جات ہی جان میری منتی کر آٹا آٹا
 سانو گھیل کتی تقصیر کری تھی تندی
 جھنڈری باندی تیری ترچھی مے لگا آٹا آٹا
 ایشی کاٹے چوک دھالی سانگ کھراپا

کھائے سو طرح کا غم
 بانٹی ظلم و ستم
 تیرے بن گذرا جو کچھ
 یاد کر تجھ کو ضم
 آؤ کر پا کرو جی
 پاپ ہو جاو دہرم
 مینڈی تو جان لندی
 کچھ نہیں تیرے کم
 پیو تلمانا چچی آن

جان دو ص دو گر مے فار اٹا اٹا اٹا
 راز دئی راز دی زور خودی روز نوئی
 ویکھ محسوق داسا بشتہ ادا اٹا اٹا
 وقت منی چون شیدیم ترادر برنجوش
 دیدہ ام از تو ضم چند ادا اٹا آ
 صرفت العمر و فی البحر لقایا صنی
 فاما ثم آثم آثم آثم آثم آ
 حیف حیف ہی منس منس منس منس
 چیت گیا زخم جگر میرے پہا اٹا اٹا
 نہیں معزرتیرے سب شعر مسلسل
 یہ غل جسے سنی اسنے سراپا آ

تیار زور راتھا ظلم
 دیکھوئے داخل
 کچھ نہیں پیش و نہ کم
 ہجو امید وصال
 کشتہ ناز تو ام
 ثم با ابد کن
 لیس فی مثل صنم
 آیا پیغام ا بطن
 اب نکل جاوے گا دم
 شک نہیں اس پر
 ناز نہ تر نازہ رقت

محسبات سو دا

چکارہ گران امور و نکاتھا بین چپارہ
 نہ عشق بلی شیریں سے ہو نہیں آواز

کہ بھگوئیشت بین اور کوہ پر پھون بار
 جہا ملطف بگو آن غزال رعنا را

کہ سر نکوہ و بہا بان تو دادہ مارا

اثر یہ نالہ کے اپنے ہی اعتقاد گل

جو تو سنے تو براوی میری مراد ہی گل

| | |
|---|---|
| وہ نصیب جو تو نے کیا نہ یاد ائی گل | غور حسن اجازت مگر مذاہی گل |
| تیرے سنی نہ کنی عندلیب شیدا را | |
| مجھے تو روز ہی کافی ہی کی ادا بھائی | کہ پھلے جام کی می خاک پر چھڑک اسی |
| جو چو چھا میں تو کہاں سن مجھ سے سودا | جو باجیب شہی و بادہ پیما فی |
| بیاد آر محبت ان بادہ پیما را | |
| فرب مجھ کو نہ دے اپنے خط و خال او پر | گہ دیکھ کر میں زمانیکو منہہ کیا اید ہر |
| جو چاہے تو کہ گرفتار پیون میں تیر پر یہ | حسن خلق تو ان کردیدہ نظر |
| بدام و دانہ تنگ سیر ندوغ دانارا | |
| تیرا حسن نہیں جگمیں بہہ تو ہی لاریب | ولے ہمیں نہیں معلوم سر عالم غیب |
| جو فکر مجھ میں اب سر لے سو جیب | خرا بنقد نہ توان یافت در جان تو |
| کہ خال ہر وقت روئی زیبارا | |
| لبوں کے گرد جو اس نے جو ان خط کو رکھا | چمن چمن میں پیرا شور ہر طرف غوغا |
| ہر ایک درخ نے ہو باغ باغ دی یہہ دعا | شکر ووش کہ عمرش دراز باد چرا |
| تقصیر نہ کند طوطی شکر فارا | |
| نصیب کر کے سعادت کا تیرے میر میں رہت | جو دیوین جام بزم اور کیقباد کا نیچے تخت |
| گدشتگان کی طرف سے نہ کچھ تو دل کو تخت | بشکر صحبت اجاب ششما فی تخت |
| بیاد از غیر بیان دست پیما را | |

اپنی ربطِ محبت کرے خدائی نسبت
گر یگی ہستی کو انکی تو پیو فانی نسبت

بتان کی تانگریے خلق کو جدائی نسبت
مذاہم از یہ سبب رنگ آشنائی نسبت

سیمی قدان سیدی شیم ماہ سیمارا

کھلے بھی پہاڑین رازِ ہفتہءِ حافط
غرضِ تھب ہیں پیرہ درکے ہفتہءِ حافط

لہ سنکے کو توں سون شعور شگفتہءِ حافط
پیر آسمان چہ عجب گرز گفتہءِ حافط

سماع زہرہ برقص آور دوسیمارا

محمس معروف

عشوق سے ظاہر بسر ہی جلوہءِ حور و پری
جس کی کہ خوبی چاہئے ہی تیری صورت میں

عمرہ میں تیرے موعود پہنچان فنِ جادوگری
ای چہرہ زیبائے تو رشکِ بتان آوری

ہر چند وصفت میکنم در حسن بالادری

نقاشِ قدرت تجھے جسم بنایا بسر
سارا دفع دہر کا ہر چند دیکھا غور کر

جس نے کہ اگلے نقش کھجے بے روپ آئے نظر
پر گزنیامد در نظر نقشِ زرویت خوبتر

شمسِ ندانم یا قمرِ حوری ندانم یا پری

مشقِ خرام ناز ہے تو جلوہ کرتا ہی جہاں
چاہیں کہ اتھیں خاک سے سویم میں یہ طاقت

چوں یہ رہنے ہیں عشقِ بیتیاب و توان
ای راحت آرام جان باقد چون سرور و

از من مرو دامنِ شان اراہم نم می پری

رہتی ہی عاشق سے تجھے کس قدر پگھلائی

مانند نور سایہ کے کچھ اور امیر شمس نہ تھی

| | |
|---|---|
| پر آتشهای عشق دکنها تو به حالت هوئی | من تن شدم تو جان شدی من تو شدم تن تو |
| ناک نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری | |
| مانا که مافی آج ہی تیرا قلم حسن فرین | کھینچے ہیں تیرے کو عمر بھر عشق تباہی ماری |
| گوزمک لکلاکھ تو پر تیرے یک قافلین | صورت گری عاشق من و صورت آن مہربین |
| یا صورتی کش اینچنین بایرک کن صورت گری | |
| در پر چو اینی دیگر کمر محبو وہ شوخ پیوفا | ہو کہ غضب کہنے لگا تو کوں چو چاکاں با |
| معروف میں نے رو دیا اور کو پہنچے قطع پرٹا | خسر و غریب ست و گدا افتاد در شہر ستا |
| باشد کہ از بہر خدا سو غریبان ننگری | |
| محمسن ازاد | ۰۰۰ |
| اگر چہ زلف ہی بس تھے ان عاشقو نگو کند | ولے نگاہے میان شیتہ کئے پاسبند |
| تیرے تو چشموں جیما پر ہم بھی من چہ | غلام نرگست تو تاج دارا نند |
| حزاب بادۂ لعل تو ہیو شیارا نند | |
| دلوں کج بھید کو پانای کون ای دم ساز | کہ جا کے کہے وہ کس سے ہمارا راز و نیاز |
| یہاں کوئی نہیں جس سے پہہ ہو ویر و آ | ترا باد مباح و اب دیدہ شد غماز |
| وگر نہ عاشق و معشوق را زدارند | |
| ہمارو تیا ہی رخسار تیرا ماہ جہین | ہی جسے رشک سے سنبھل خمیدہ شہرہ |
| جو میرے کہنے کا دل میں عجب اعتبار نہیں | گزار کن چون جہاں نقشہ زار بہرین |

| | |
|--|---|
| مگس | کہ از یمن بیارت چه پھر آراشد |
| شکر یہ جاگے ای دن کس طرح یہ ہر من بران گل عارض غزل سرزم بس | بہر دیکھے تو رہی نہیں جی کی ہوس ہو تو پہونے دے شہر میرا مثال جرس |
| کہ غدیب تو از ہر طرف ہزارا شد | |
| وینہ ایسی کہ جسی کچھ اس پری رو پر ہر پر زلف و ونا چون گذر کنی ہنگر | پہا ر سیر تو رکھتی ہی گلشنون نظر کروین کیا تیرے آگے نسیم وصف سحر |
| از لطا اول زلفت چه سوگوارا شد | |
| غرض جہاں گل مقصود ہو و پلٹے جن ہر دیکھدہ چہرہ ارغوان فی کن | اگرچہ و غضا بیضت ہیں سبکروں بین جو چاہئے شہ و حدت تو اس کی مجھ سے |
| درو بصورتہ معہ کا نجا سیاہ کارا شد | |
| سوار ہو کوئی مرکب یہ بہاں مثال یون تو دستگیر شہ ای خضر بے خجستہ کہ من | کہا بہ تاب نہ فوجوں ساتھ درون وطن خدا ہی جانے کہ پھینچا کس صرح بہ تن |
| سیادہ میسر دم و میسرہ سوارا شد | |
| مگر نہیں کسی عاقل کے لگے کچھ بنیاد خلص حافظ ازان زلف تابا بار مباد | زمانہ ہی تو دیے دیکھنے میں خوش آمد جو چاہے تو کہ میں دو نو جہاں پہون باد |
| کہ بستگان گمنند تو رستگارا شد | |
| مدرس قدومی | |

| | |
|--|---|
| <p>سینو در پهنه گفتگو شب کو بر وی آید مشعل نه تھی رو برو ہم تھے ویاتھے خوب</p> | <p>بیٹھے تھے فی صبح صبحو ملک صم سے دو برو لیکن ہوے وہ سب رفو آخر شب نہ مری او</p> |
| <p>صبح دمید و شب گذشت ماه شبیه خانه رفت روی سحر سید شود یار بدین بهانه رفت</p> | <p>لب</p> |
| <p>پہنے کئے تھے واہ شب کو میر عجب عجب سینہ سینہ لب بلب پھین کی تمام</p> | <p>بزم شراب و رگ زبک او بغلین عین عین خوشی میں کیا ہوا دیکھ بارو عین غضب</p> |
| <p>صبح دمید و شب گذشت ماه شبیه خانه رفت روی سحر سید شود یار بدین بهانه رفت</p> | |
| <p>یار نے کی تھی روشنی صحن چمن میں ہر طرف اب روانہ کی کشی بانگ فی وحدہ او</p> | <p>نہروں کے لیک واریا چنک چراغ نصف لبا پہ سمان بندہ جوتہا مفت گیا میر کف</p> |
| <p>صبح دمید و شب گذشت ماه شبیه خانه رفت روی سحر سید شود یار بدین بهانه رفت</p> | |
| <p>شام سے ایک تا سحر چمن رہا ہمار گھر تنگ گرفتار دست ہر لغز و رمل</p> | <p>ہم تھے شیمین پھر آیا کہیں کے پیر میر نوق تو دلیں پتر وقت گیا پو گدز</p> |
| <p>صبح دمید و شب گذشت ماه شبیه خانه رفت روی سحر سید شود یار بدین بهانه رفت</p> | |
| <p>لذت عیش زندگی تھا تھہ تھہا پھر سحر ملک</p> | <p>بزم شراب و رنگ باوہ کباب اور گریک</p> |

| | |
|---|--|
| <p>نہ سے اکھ کھل گئی دیکھو نہ کیا کیا کیسی</p> | <p>سوئے تھے ہم پلنگ اوپر ملک منہ سے بے دہشت</p> |
| <p>بھی مہر و شب گذشت ماہ شبیہ خانہ رفت روی سحر یہ شود یار بدین بہانہ رفت</p> | |
| <p>اسکے ہی عشق میں افراس کے سخن میں اختراع باتوں میں شب گذشت گئی اور پکار الوداع</p> | <p>شب کو وہ شوخ دلر باجر کی لیکیا متاع خداوی نے اسکے یک ذرہ پایا نہیں کچھ انتہا</p> |
| <p>صبح مہر و شب گذشت ماہ شبیہ خانہ رفت روی سحر یہ شود یار بدین بہانہ رفت</p> | |
| <p>میر حسن</p> | |
| <p>سحر پر ایک کوہ پر کام میں لگا وادی کوئی تلاش معیشت میں جی کھپا وادی تو بھر کے انکھ میں آنسو بہہ گئے سنا وادی</p> | <p>نقاب چہرہ سے خورشید جب اٹھا وادی تو نئی حرم کو کوئی تیکدہ کو جا وادی لہو ن جو دل سے بہن تو بھی کدھر جا وادی</p> |
| <p>علی الصباح کہ مردم بکار بار رو نہ بلال کشان محبت بکو سنی یار رو نہ</p> | |
| <p>وٹان گیا تو وٹان بھی سنی بہتہ تکرار لبوں پر جان اور انکھ میں اور وہیں غبار کبھی ہی رو رو کے مردم مردم بھی پکار</p> | <p>خفا ہو جی سے چلہ طرف گلشن و گلزار ز بسکہ تیغ ستم سے پہاڑی سینہ نگار کہ گل سے ہی اوہرا و اوپر مجلس و زار</p> |
| <p>درین سخن کہ چون گل شود فغان مرا</p> | |

| | |
|---|--|
| تجاست برق کہ بردارد آشیان سرا | |
| عبث نصحت پہ غاندہ سے تو نہ سنا میرا تو دل ہی تیرے پاس کیا گیا تیرا بھی سوگ میں بیٹھا ہوں دل کے ہو کے خفا | گہانہ مانو کا تیرا تو مان میسر کہا تو اپنے کام میں رہ میرے کام سے کچے کیا عبث تو شور سے بکبک کے میرا غر نہ کھا |
| برو بکار خودی و اعطایں یہ فرما دست درا افتادہ دل از کف ترا چہ افتادہ دست | |
| ہر ایک نرم میں ہی اس کا ذکر صبح و سہا ہر ایک جسم میں ہر دلی سیلگی اس کی جا ہر ایک جان کو بلبل صفت ہی اس کی جا | ہر ایک ملک میں ہی اس کے حسن کا شہرہ ہر ایک فریب و ملت میں بہت بنام خدا اگرچہ اور بھی گل ہیں بہت بنام خدا |
| نہ انم آن گل رخا چہ رنگ بودارد نہ مرغ ہر چین گفت گوئی او وارد | |
| نہ پوچھ ہم سے تو ہم ہمارا کچھ حوال ہر ایک دم ہمیں گزری ہے بحر میں مہ بال نفس کچ میں مایوس ہو پڑا ہونٹن حال | کہ اب تو زیست اپنی سوئی ہی چینی پڑ بال نہ از حسین جبین اور دلیں خبا کے کچے جو کچے جا کے اس سے پہا حوال |
| نہ قاصدی نہ جہائے نہ مرغ نامہ بر می کے نہ پکسی نامی برو خبری | |
| خبر ہو قتل کی میرے ہوئی ہی شہر سو | ہو ہی جمع پہان یک جہان تماشیکو |

جہ پر سنو ہون ہی ہی خدا چلو دیکھو
خدا ہی جاوہ انگاہ اس ہو کہ نہ ہو

غرض کہ حال میرا جائے سیر می اسبق
کوئی یہ میرے زبانی تک کہو بھی جا کہو

بجرم عشق تو ام می کشد غوغا میست
تو نیز بر سر بام ایچ خوش تماشا میست

گہا تھا اس نے مجھے کل جو آونگا میں کل
میں پوچھا کہ تیرے کل کو بھی یہی کہیں گی
جو کل کا وعدہ کیا ہی تو کل کو آونگا یہ ص
ملد جو آج تو وہی پھر آیا کل کا صل
تو ہنس کے کہنے لگا باعث نکر کل کل
غرض تو اسکیا یہ مطلب ہی سب طرح پہنچا

ویند وریب باز دامیبر وار ممر ا
که تا بحشر لشناند و در انتظار ممر ا

نہ کرو شیشہ دل سنگ تفرقہ سے
رو لار و لار کے نہ اٹھو غنیمت میرے کرنا سوا
نظر سے تو جو گیا تو کہاں رہا پھر نور

امروز دیده که یاد مژپیس کینان است
که روی دوست ندیدن بخش نقصان است

نیکو چہ نام خدا کوئی بے باک
 جہان جہان کو مارا کیا برابر خاک
 پھر غصے سے پھر بھی تو جو آتشاک
 لاشارہ ابرویں تو ای صفاک
 رمانہ صید ہوا جو نہ زمینت قراک
 شیر ارادہ ہی کیا اب کو کجا کس کو ہلاک

| | |
|--|--|
| کے مانند دیگر بہ نینج و ناز کشی مگر کہ زندہ گئی خلق را باز کشی | |
| نہ پوچھ میری حقیقت کہ تیری جبر میں بار پڑا ہوں کچھ نفس میں رنگ بلبل زار غرض گذر فی اسی طرح میری لیل و نہار | نہ پاس گئی ہی دل سوزا و رکوی عجزوار ملی ہی میرے تئیں صحبت و روج و یوار کئی ترانہ زبان پر ہی اور کئی اشعار |
| میں خیال تو شعبہا بلکھ خانہ خویش سر و پچھڑی و آہ عاشقانہ خویش | |
| نیر و تپ سے میں اس ہو خاکو سمجھا یا نیر از فن سے سو سو طرح سے بر جا یا تسلی طرح سے نہ تشریف وہ ادھر لدا یا | نیر از طرح سے احوال اپنا دکھلا یا نیر از باتیں بناتے یہ کچھ میں پھل پا یا یر ایک خیال مجھے اور بھی پہلے اب آیا |
| بے بستر افتم و مردن کنم بجانہ خویش باہن بہانہ مگر آورم بجانہ خویش | |
| ہمیں تو رونے کا پسے ہی ہی رونا آہ پہی جو شہنیں گریار پسینے شام و پگاہ ہمیشہ ایسے ہی نالے جو ہونگی اب جاگاہ | اے اسکی اٹھوں ہو ویکا ایک جان تبا تو پھر نقول حکیم امین شک نہیں اللہ رہیں گے پوہ نہیں جو یہ دم و مہدم فغان آہ |
| قریب میرا ز خلق آہ و زاری نہی مان بدین قرار اگر ماند پھر رستی مان | |

رہی ہی مجھ کو ہی سوچ صبح سے تا شام
خوشی سے پھول سماتا نہیں ہی گیتوں میں مدام
مثال آئینہ حیرت کا پھر یہاں ہی مقام

دل خیرین کو نہیں اس سے یک ذرہ آرام
اگرچہ سب ہی پہ تیری ہی جوڑ توڑ نام
مثلاً بہ فکر بنایا راز کا خود کام

بگوش گل چہ سخن گفتہ کہ خندان ست
بہ غلب چہ فرمودہ کہ نالان ست

نہیں ہی قابل تھریر میرا درد و الم
ملا نہ دشت بین جانا ہی اور نہ طرفارم
پہرہ گزری کس بطرح مجھ کو ای ہمدام

نہ ہو گا مجھ سا بھی بوس کوئی کشتہ غم
نہ آئی ہوئے گل اس طرف اور نہ خار تم
میں کیا کروں نہ رکھوں کمر ہمیشہ چم کو تم

نہ نکلتی نہ گل نہ حسرتش از خاری
درین چین کچھ دل خوش کند گرفتاری

وہ کون ہی گد نہیں تیرے غم میں خست طبع
تیرے تو حسن کا مضمون ہی جہان اوپر
بھلا بتا تو میں بجاؤں رشک کس سے

وہ کون ہی نہیں تیری یاد میں اکثر نشہ
تیرے ہی ذکر پر یک کور سے ہی شام و صبح
تہاں ملک میں کروں ضبط رازای دہر

بجان رسیدہ ام از جو رہے نہایت تو
کجا روم ہمہ کس منکند حکایت تو

کہاں پہرہ شتر اندوہ اور پہرہ درد کہاں
تہاں پہرہ داغ پہرہ ناسوز و آتش سوزن

کہاں پہرہ آہ و نال پہرہ نوحہ و فغان
تیرے ہی جفا کی مدد ہی اسی سبب سے پیا

| | |
|---|--|
| وگو نہ تجھ کو ہی اپنی پری تھی سب ویرا | اور اب جو پوچھو تو کیا پوچھتے ہو کیا پتا |
| جگر بزم تو معمور دل از غم شاد | زمین حدنوا قلم درد آبادست |
| ستم آتھانے کی اسی مہین زیادہ مجال پیراشک اکھوں سے پہننے لگے لہو کے مثال رہاں حسن بوجا تپا ہی کچھ کا کچھ احوال | خدا تک عشق سے سینہ تو ہو گیا غریب نہ تاب ہم مین پی پی نہ دلہن پی کچھ حال کہاں ملک کوئی ضد مون اس کے ہو یا ما |
| خدا کند کہ زمن عشق دست بردارد وی نہ ماند کہ دیگر شکست بردارد بیکھ و سوخت مرز رنج السوا | |
| یا الہی مین کھوں سے کچھ اپنا احوال یار بس اس مینج سے تو دل شیدا کو نہال تجھ سے غیر سے مین کھوں کہ کھوں اپنا حال | زلف خوبان کی میرے دلوں کو ہونسی ہی کاشن یا موت یا دور ہو کچھ سے وبال تیری ہی ذات سے میری ہی ہر دم سوال |
| ساز آباد خدا یا دل و سیرانی را یادہ مہربان پیچ سلمان را | |
| کیوں ردل مین نہ ہر یک آن تجھے کہتا تھا اس قدرت ہو تو نادان تجھے کہتا تھا دور وقت نہیں سان تجھے کہتا تھا | پوفا و نس نہ ملان تجھے کہتا تھا دیکھ ہو گا تو پشیمان تجھے کہتا تھا کیوں تو لیتا ہی میری جان تجھے کہتا تھا |

ایچہ کردی تو دلہ باخود و با جان من
گس کر دہ ست چمن کار گہہ باوٹن

تجھہ کو اس شوخ سے تنہا نہ پڑا تھا پالدا
ملے آنکھوں سے دیوانے تو میرا گھر گھالدا
لیون سوچی تو میری جان کا لینے والد
مفت میں مجھ کو بھی لجا کے بلا دین والد
لیون ردل کھ تو بھلا میں تیرا کیا دلا
کارے مے میں دشمن کو بغل میں پالدا

کر دہ خود بلکہ گویم و چہ نقیر بر کیم
ایں نہان چارہ مداریم چہ نقیر بر کیم

تیرا کس دن بھی بڑی پہچت کا فسون
اس غم درو و ہلا بیچ کہاں نک میں مرو
اب نہیں تاب زبان کو جو میں خاموش
لب نک ل سے میں کاوشن بجا کو کرو
اتش غم سے طرح شمع کی رو رو جلون
لیون کہ احوال اس شوخ سے جا کر کھون

شرح میں اتش جان زلفش تابی
اتجہ زلف کے سودا کے بین پریت آبی دل
وانہ بجران سے تیرے رشک حرا غاں دل
سختہ اپنے کئے سے یہ پشیمان ہی دل
سخت سوختہ میں سوز نہ ختم تابی
میرے دیدار کا جون آئینہ حیرا ہی دل
کیا کھون تجھ سے بہت بے وسامی
کیا کھون تجھ سے بہت بے وسامی دل

حال دل خستہ شوق چشمن دار
پنجو دست نقد آئینہ کہ دیدن دار
تہمت تمام شد

بسم الله الرحمن الرحيم

| | |
|---|---|
| <p>که عشق آسان نمود اولی افتاد مشکلیها ز تاب جبهه شکیبش خون افتاد و لپها که سالک بتیغ نبرد ز راه رسم خمر لپها چرخ فریاد میدارد هم بر بندید مخلصها تجارت دهنده حال سببنا را با طپها پنهان کی ماند آن را در کبر آن زند محفلها مغنی مائلق من نهی و مع الدنیا و مملها</p> | <p>الدیا ایها ال فنی ادر کاسا و ناولها بهوی نافه کاخ صبا زان طره بکشد بمی سجاده رنگین کن گشت سیر معانگ مراد منزل جانان چه امن و عیش چون پروا شب تاریک و پیم موج و کردابی چنن بل پیمه کارم ز خود کار بیدار کشید آخر حضور که هر خواه از و غایب مسو حافظ</p> |
|---|---|

غزل جابر

| | |
|---|--|
| <p>خوش کن بنگاه دل غمیده ما را الغلب علی بابک لیل و نهارا از بهر خردا پست مکن بند قهارا</p> | <p>سپهر فغانسنگ دللله غدارا ابن قالب فرسوده گراز کور تو دوست آزده و مباد هم شود آن تن نازک</p> |
|---|--|

من چون گدزم از سر کور تو هر آنجا
خوش آنکه ز مرست سو من بخوار
گریت چو محرفم گرم عجب نیست
جز نکند جز پوس بزم تو لیکن

یارا گذشتن نبوه باد صبا را
پنهان ز تو من بوسه زخم آن کف پار
او حکم فدا قند فی قلبی ما را
در حضرت سلطان چه دهد بارگه ارا

غزل مافوظ

دل میرو وز دستم صاحب دلشن را
ده روز مهر گردون آسانه ست افسون
کنشی شته گانیم ارباب شرط بر خیز
در خلعه گاک دل خوش خواند ووشن بلبل
ای صاحب کرامت شکر انوسلالت
آتش چو کیتی تغییر این مهر حرفت
در کور نیک نامی مارا گزند اند
آینه سکنه ز جام جم ست سبک
سکرش مستو چون شمع از غیریت بود
گر مطرب حریفان این پارسی بخواند
آن تلخ و شمع صوفی ام الجانی شخواند
هنگام تنک دستی و ریش گوش مستی

دردا که راز پنهان خواهد شد آشکارا
نیکی بجای یاران توصیف شمار یارا
شاید هر باز پسینم آن یا آشمارا
هات الصبح حیو یا ایها السکارا
روز تغیر کن در ویش مینوارا
با بوستان فروت باد شمنان مدارا
گر تو غیر پسند تغییر کن قضا را
تا بر تو غرض دارد احوال ملک دارا
دلبر که در کف او موم سبک سنگ خارا
در دفع و حالت آرد پیلین پارا
اشبهی لنا و اعلی من قبله الغدا را
لین کمیائستی قارون گندگه ارا

| | |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| ترکان پاری کو بخشندگان عمر نه | ساقی به شارت پسرن پارس را |
| حافظ بخود پیوسته بدین خرقه مرآلود | ایشینج پاک دامن معذور دار مارا |

غزل یغا

| | |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| گر بنجید بجز در شب با بجران را | غالب است که شایین کند نیز انرا |
| شد ایست ز نخت قامت چو کافی من | گور ننگ هر همز خمسه زند چو گان را |
| گر به یعقوب رسد نکت پیر این تو | بصب باز و دید بومر که گفان را |
| دل اگر سر کشد از خط تو بسیارش زلف | چاره رنج بود ز رنگی نا فرمان را |
| شاه ترکان خجاید ز صفا آثر خویش | گر به پیر این حشمت نکرد مژگان را |
| تو زلفت اگر نیست برانم که بعف | صا و در جز به بگردن فلک ایمان را |
| دل سنگین سرتیغ تو کردیم و نش | کز نور امکان گشتن نبود پیکان را |
| مه نگاریده بخورشید نگر و نرویک | شاید ارباب ز فروغی شمر نقصا را |
| عجب یغا مکن بار و دم نه شیخ شنبه | ناگزیر است بشرو سوخته شیطان را |

ایضا

| | |
|-----------------------------------|---------------------------------------|
| گر به یالیم نیامد بر فرا آمد مرا | جان سپاری در رهش آخر بکار آمد مرا |
| بار دارم تا شدم جزو جلال مدعی | در حیرت قرب خوار اعتبار آمد مرا |
| در میان مرک با بجرانم حیر کرد عشق | جان بدر بروم هر حور ان اختیار آمد مرا |
| تا مکه کردم سپاه غمزه ملک دل گرفت | آه ازین لشکر غافل در حصار آمد مرا |

چشم دوم را بجناب خوش بشمار تا که دو
صبح پیش م. قیامت کو مگر روشن کنم
از سودا دیده یغما میرای اب چشم

قطره خونی رخ چشم شکبار اید مرا
تا جهان بر روز این شبهای تاریک
کاین غبار از خاک پائی یار کار آمد مرا

ایضا

نشان ناوش غیرت من تنهار و یق
معلم نیند بر لحظه گمگم آن طفل بد خو را
نیربند ضعف مشاط آن خسار نیکو را
ملوکا فرزندار و راه و حجت بیاسن گر
بد و پشیماناید و فسون چشم تو می بیند
بگردول حصاری از ورع کردم نداستم
عجب نبود شکار مردم آهوان عجب کلام
دل یغمار پادشاه زلفش نه بیند ارم

آلی قوت فروز بود کاش آن است یار
بجن غلط که مشق سب بریدن میداد و را
بسعی بوستان پراچه حاجت باغ مینور
بران چهره پاشتی زلف کا فر خال سپه و را
اگر گویم خدا عجز موسی داد جا و و را
که انجانیست دوست افتد کند از گیسو را
بد و چشم او مردم شکار بی شیوه آه و را
خلاص از خیم گل شاپن میسر نیست تهر و را

ایضا

تهی از صفای درو می شده خجانه ما
بهر شد کار خون از تو بجدی کا طحال
عقل و عشق است نه باز بچه کجا بر تاب
بر چراغی ز دم آخر که کند کسب فروغ

تا ترش تلخ شود پیر شده پیمان را
سنگ بر سینه زند از پی دیوانه را
بد و سلطان مخالف ده ویرانه ما
پیر کجا شمع ز خاکستر پروانه ما

هر شب نام خانه بگوئیت مگر روزی شب
که چه دیوانه بدفانه کراید سوی عقل
لذت دین داری یغما ازین ست و بی

بغلط طلقه ز بند برور کاشانه ما
عقل مخمور نشود از شبنم و افسانه ما
کاش از کعبه در می بود بمیخانه ما

ایضا

سینه ناسوده از مهر تو از سینه ما
باغ را برک طرب نوشته رقم به پند
آهسته در گرد باد و نیامد برون
جام در قهقهه بخود شده ترسم گیرد
گنداز از جهان قصه تو گوئی دارد
کافرم قومی و قومی هم سلمان خوانند
چرخ را و لب خان بین یغما بس

سینه نیست که خالی بود از کینه ما
عذر تقصیر من امی نوبه و برینه ما
چه جوان دولتی ای خرقه پشمینه ما
چشم پر میز برور شب آویخته ما
نسب از کاسه جسم جام سفالینه ما
هر که بینی رخ خود دیده در آینه ما
باغ ما کلبین با چشمه ما چینه ما

عزل ماهر علی

ندار و حیرت دل تاب حسن و محاسن را
نظر ما عاقل و عالم پر از کیفیت جفتش
ندامم دل شهید نیست لیکن اینقدر دادم
و این صحرای این تشنه لبان و او چرخ را
بمختصر حرف میخوشت فرما به شهیدش

نه باشد صافی آینه شبنم آفتابش را
بود حکم پری در شیشه نازک و آتش را
نه از شمشیر و نگرست موج اضطرابش را
نه از صد جاگر بیان چاک شد موج سحرش را
نمیدم که داوین سرمه چشم چرخش را

سوخنی پامی او بوسیدن و قالب تهی کردن
باین سوخی غزل گفتن علی از کس نمی آید

لدامین پیاد ب تعلیم خرم باشد رکبان را
بایران می فرستم مگر مکیو بد جوش را

رو بلف با

غزل حافظ

تعالی الله چه دولت دارم مشب
چه دیدم روی خویش و سجده کردم
پنهان عیش از وصلش بر آورد
بزان غمم اگر خود میرود سر
کش نقش اناحق بر زمین خون
برات لیلة القدری بدستم
تو صاحب نعمتی من مستحقم
همی ترسم که حافظ محو گردد

که آمد ناگهان و لدارم مشب
بحمد الله نکو کردارم مشب
ز بخت خویش بر خور دارم مشب
نه سرپوش از طبق بردارم مشب
چو منصور ارکشی بر دارم مشب
رسید از طالعی بیدارم مشب
زکوة حسن ده خوش دارم مشب
ازین سوری که در سر دارم مشب

غزل جابر

روحی فدای صنم ابطلحی لقب
نسبت در جهان که خست عجب ماند
پرسنیافت جرعه از جام وصل تو
تا زلف توست و رخت افتاب سن

اشوب ترک شور عجم فتنه عرب
ایدر کمال حسن عجب تر ز هر عجب
زین بزنگاه نشنه جگر رفت خشک لب
واللیل والنهی ست برآور و روز شوب

| | |
|--|---|
| کافی ز لب به بخشش عشاق خسته را رفتن بسر طریق او ب نیست و رست دل با غمزل غم و سر خاک محبت مطلوب جان از طلبم گفته که چیست | صد غار خار و در جگر افتاد زان رطب ما عاشقیم و مست نیاید ز ما ادب لین موجب شرف بود آن بایه طرب مطلوب او پیمین دید جا و درین طلب |
|--|---|

غزل قطعه

| | |
|---|---|
| میدرج کله بسته سحاب میچکد زاله بر رخ لاله میپوزد و در چمن نسیم بهشت کز نشان زاب زندگی جوئی در میخانه بسته اند و گریه تخت زرین ز دست گلچمن در چنین موسمی عجب باشد حافظ می بنوشد رندان | الصبح الصبح با احباب الهدام الهدام با احباب بس بنوشید و ایامی ناب می نوشین بخور بهانگ رباب افتح یا مفتوح اللهبواب راح چون لعل آتشین دریاب که به بندد میسکده بشتاب فانقو الله یا ولی اللباب |
|---|---|

غزل سبزه رازی

| | |
|---|--|
| جانانه اشتیاق تو جان آدم بلب تا جان بود بن ندیم و مست ز کف که در خیال عارض و که در خیال زلف | در باب سائلی که نشت از پی طلب وصل نمود در زمانه قناعی ست منتخب از کثرت خیال بود روز من چو شب |
|---|--|

| | |
|---|---|
| <p> خیرت فرو و بر من ازین عشق به العجب صیاد پیش و دویدش از عقب در سطح نیم و ز چهره یروین به نیم شب تسخیر کردنی همه مصر تا طلب از صرف راست آنچه توئی باز کوسبب اگر یار به بصورت کشد نغمه طلب </p> | <p> رفت و آمد ز پی تو صدمه نزار دل کین سحر سادیت و یا معجز کلیم دیدم بر زلف تو من گوشتوار ده هند و کشیده تیغ بملک و رنگ و روم ایک خیال به بخور زلف خود مدام شور سبید زهره بر قرض آورد بخیر رخ </p> |
|---|---|

رویت ناما

غزل جاوید

| | |
|--|---|
| <p> جلوه سرو سمنم آرزوست بهر از ان پر ماسمنم آرزوست هم چو عقیق یمنم آرزوست جنت کابل و طعم آرزوست در بنعلم گلبدم آرزوست ساقی تو به شکلم آرزوست کین سخن از ان دهنم آرزوست </p> | <p> باز میوای چمنم آرزوست نگلت گل را چه کنم آرزوست از دور و ندان تو اسرار زین گر مریمم دل و جانم بسجوت شیشم بردست شب ماهتاب تو به زمر کردم و آمد به سار باز مگر جاوید از ان لب سخن </p> |
|--|---|

غزل نغمه

| |
|--|
| <p> دل که افتاده آن زلف بخم دان و من است بر نیاید اگر این چاه و اگر آن رسن است </p> |
|--|

من از دایره خط تو امید خلاص
جز کوتاه که کنم از خم لبو به چرخ شمس
گفت آن تو به چون سنگ تو چون شکر
من کم سینه او سنگ اگر انصاف دهی
خون من ریز و منیدیش ز دیوان حساب
ذکر مرخوردن یخمانه پهن شهنه شنیده

چون نگو میگردم قصه مور و لکن است
باد از خون دل خویش چه دشت و دشت
چشم سار و شیشه خارا شکست
در میان مرصه فوق من کوه کن است
آنچه در هیچ حسابی بنوع خون من است
در تمنایت هر افانه هر بخت است

البینا

ما خواب غم و نماند ز آباد است
خیز از شعله آتش نمرود افروز
سبک رخ از میکرده در شهر افتاد
بجز از ناک هر شد محترم از حرمت میر
گوش اگر گوس تو ناله اگر ناله ماست
گفتش خسرو سیرین که دل بمود
گفت منیت گرفتار مرا از روی
چشم زاید شناسای سیرج و لب
هر یغما شنود ناله کریم کوبید

ز یاد زباده سخن کوه نصیحت باد است
خاصه اکنون چه گالستان بارم شد و است
و از بر خانه پیر پیر چینی بنیاد است
زادگان را همه فخر و شرف از اجداد است
انکه البته بجای نه رسد فریاد است
کمانک در عهد من این کوه کن فریاد است
نه هر چه گرس کرد خوار نوشت از اجداد است
دیدن روز و شب اعمی مادر زاد است
این سر و چه کوبی دشت از پولاد است

غزل سعدی

این باد روح پرور از ان کو در دست
 ابرو بوستان مکتب ناله در میان
 بوی بشت میکند دیانیم هست
 این قاصد از کدام زمین هست مشک بوی
 در راه باد عود بر آتش نهاده
 باز او حلقه بر در زندان شوق زن
 باز آید در فراق تو چشم امیدوار
 وانی چون برگد را نیم روزگار
 کفیم عشق را بصوری دوا کنم
 صورت ز چشم غایب و اخلاق در نظر
 همچون درخت بادیه سعدی بد برق شوق

وین لب زندگانی از ان حوض کوثر است
 در غایت نامکرت نامه در بر است
 با کاروان صبح هر کبستی منور است
 وین نامه در چه دشت هم عنوان معطر است
 با خود در آن زمین چه تویی خاک عبرت
 کا صاحب را دویده چه سمار بر در است
 چون کوشش روزه دار بر اندک است
 روزی بیتی میکند در روز خشت است
 بر روز عشق پشتر و بر مکر است
 دیدار در حجاب و معافی برابر است
 سوزان و میوه سخنش همچان بر است

غزل حافظ

بحان خواه حق قدیم عهد درشت
 سر شک من چه ز طوفان نوح دشت
 مکن معامله این دل شکسته بخر
 شدم ز عشق تو شید کوه و دشت
 مله تنم بخوابی مکن هم خوشتر عشق

نه مونس صبح دعا و دولت تست
 ز لوح سینه بارت نقش مهر تست
 هم با شکستگی از زبده پیر دوست
 میکنم تهرم نطق سلسله تست
 حوائتم بخواهات کم و در روز سخت

دلاطمع مبر از لطف پنهانیت محراب
زبان موبد بر آصف دراز گشت و دراز
پزار بار اگر عاشقی نگار را
برنج مافظ و از دبران و فاکم جو کر

چه لاف عشق ز در سپیدار چایک است
هر خواهد حاتم جم باید کرد و بار سخت
بیا ز موه و لش سخت بود و پیمان است
کنه باغ چه باشد چه این گیاه نرست

رویف ناما

غزل حافظ

درد مار نیست در مان الغیث
دین و دل برود و قصد جان کنند
در بهار بوسه جان طلب
دو سگینان بده از روز وصل
خون ما خوردند این کافر دلان
پیر زمانم درد دیگر میرسد
همچو حافظ روز و شب بی خویش تن

بمهر مار نیست پایان الغیث
الغیث از جور خو بان الغیث
مکن بدین استانان الغیث
از شب یلدا به بحران الغیث
اسلمان چه در مان الغیث
زین حریفان بر دل جان الغیث
گفته ام سوزان و گریان الغیث

رویف جیم

غزل محمود

جالت را هزاران صاحب تاج
چنان به بحر تو ما را ساخت ماه

بیک دیدن بجای گشتند محتاج
هر در ماند به پیش باز در ارج

جو جام بزم عشقت یافت عاشق
 جهان شدیره بمن چون نهفتی
 جگر خون کرد زلفت مشک چین را
 جدار آفتاب عارض تو
 جمال خود آیان از او که نهان کرد

شده او را مکان برپرخ معراج
 ز من آن صاعده صافی تر از عراج
 گرفت از قدم مصری شکرت باج
 بسته شد روز بمن چون شب زجاج
 حجام بنیدشش محم و الکاج

روبعببیم

غزل اصغری

مگر آن غیر میسکده در خاطر هیچ
 اگر که جهان مست شدی غیر شراب
 لغت و گوی در میخانه نه بستی و
 پیش من از همه حرفی سخن جام است
 میخو را روز بفر و غم فدا بکند از
 کرد و بیرون ز زمین جدم می باده فروشا
 اصغر ز آنچه ز غوغا خرابات جاسا

سالها مطر و جاسا ختمه و آخر هیچ
 خاطر میطلبی نیست مرا خاطر هیچ
 مصلحت داشت وین کن ظاهر هیچ
 سحر پروا ختمه باشد سخن سحر هیچ
 غم فدا و قناعت نخو و کافره هیچ
 نیست در روز زمین بزم و افره هیچ
 از تو باید در در آنجا نشو صاور هیچ

روبعببعا

غزل محمود

حرام باد بجز یار گلجدار قنوج

فدا بوسه لعلش کم هزار قنوج

| | |
|---|--|
| جیب من چه شود ساقی و قدح گیر و حکایت جم و جام که نشسته دارم باد حلال نیست می لعن بی لب ساقی حسود و راز خندان دل بجوشش آید حدیث توبه و تقوی پیش از محمود | روان کسیرخ در آید هزار بار قرح میان خلق از آن دار و اختیار قرح بود حرام که نوشند خوشگوار قرح چهارزبانه بدست من و دیگر نکار قرح گناه و گزیده مرا و اختیار قرح |
|---|--|

غزل حافظ

| | |
|--|---|
| اگر بنیاب تو خون عاشق است مباح سوا زلف تو غیر جابل الطلمات ز دیده ام شده صد چشمه در کنار روان لب چو آب حیات تو هست قوح روح ز چنگ زلف کندت کسی نیافت خلخال بیای که خون دل خوشتن بجل کردم نذا و لعل لبش نبوت بعد تلپیس صلح توبه و تقوی ز ما جو و غلط پایه صیبت که بایاد تو کشیم مدام و عکرم آن تو و روزبان حافظ باد | صلح مایه است کان ترست صلح بیاض روی تو بینان خالق الیها که خود شناسانم در میان آن ملح وجود خاکی ما از دست قوت روح نه از کمانچه ابرو و تیر غمزه خال اگر بنیاب تو خون عاشق است مباح نیافت کام دل من از و بعد الحاح ز رند و عاشق و مجنون کسی نیافت صلح و سخن شرب شراب که الیک الا قرح مدام ما بعد کردش صلح |
|--|---|

رویت حافظ

غزل محمود

| | |
|---|--|
| <p>خبر از حال ما نکر فت آن شوخ خزانی کرد در هر گوشه چشمش خدا را چند خواهد کرد شوخی خروش از دست او دادند پیران خرد حسین آن شوخ ست کامد خراب از عشق او شد زانکه محمود</p> | <p>چهر او دیگر ندیدم در جهان شوخ نباشد کسی سیه و لتر از آن شوخ نباید بعد زینسان جاودان شوخ کسی کم دید مثل او جوان شوخ بعاشق اشکارا و نهان شوخ آیا ز اوست لبس ما مهربان شوخ</p> |
|---|--|

روعب وال

غزل ماقط

| | |
|--|---|
| <p>غلام نرگس مست تو تا جوارا نشد ترا صبا و مرآت دیده شد غماز بهر زلف و تو تا چون گذر کنی نبکند گذر ناچو صبا بر بفته زار به بین رقیب در گذر و پیش ازین مکن بخت نصیب است بهشت ایچدا شناسم نه من بر آن کاس عارض غزل سیرانم و نه تو و نه گیسو خضر فی جنبه من</p> | <p>خراب بادۀ لعن تو پیشیا را و گریه عاشق و محشوق را زوارا هر از یمن بسیار چه میقرار اند که از تطاول زلفت چه سوگوارا هر ساکنان در جهست خاک سازا هر مستحق کرامت گناه کارا هر عند لیب تو از هر طرف هزارا پایده میروم بهر مان سوارا</p> |
|--|---|

| | |
|------------------------------------|-------------------------------|
| برو نمیکه چه از غوانی کن | مرو بعدو نمه کاجا سیاه کارمند |
| خلایق حافظ از آن زلف تا به در مبار | اسبگان کمند تو دستکار اسند |

عزل شرقی

| | |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| از پنجه من چاک گریبان گله دارد | وز گریه من گوشه دامان گله دارد |
| که بت شکم گاه بسجده ز تنم اش | از منب من گریه و سلمان گله دارد |
| از بسکه برندان غمت و بهر بهاندم | ز بخیر تنم آید و زنده ان گله دارد |
| دامان نمک تنگ و گل و گلستان | گلین چمن سار تو ز دامان گله دارد |
| و به نرم و صاف تو بهنگام تماشا | نظاره ز حبسین مرگان گله دارد |
| که گریه و گدازند و که آه جگر سوز | ای شرقی اوضاع تو جانان گله دارد |

غزل حافظ

| | |
|---------------------------------|--------------------------------|
| حسب عالی نه نوشتی و شدایامی چید | محر که که فرستم تو بهیغام چید |
| مابدان مقصد عالی نتوانیم رسید | کان مگر لطف شما پست نه کما چید |
| چون از خم بسوخت گل افکنده لب | فرست عیش مکنده و بن کام چید |
| قد آینه با کاسه نه علاج دل است | بوسه چند بر میزد شما چید |
| اگر دایان خرابات خدایا رنماست | چشم انعام دارد بد ز انعام چید |
| از یاد از کوه زندان سلامت گذر | تا خرابت نکند صحبت نامر چید |
| عیب مجله بگفت نه شش سینه گو | نهی حکمت من از بهر دل عای چید |

بیرمیان چه خوش گفت بدو خوش است
حافظ از تاب رخ مهر فروغ تو بسوت

که مگو حال دل سوخته باغ حسید
کامکارانظر گن سوزنا کار حیت

غزل محمود

امروز دیگرم ز فراق تو شام شد
آمدنم از شام دنیا مدکار من
بستم بسی خیال که بیستم حال و
حال تو دانه دانه زلف تو دام دام
محمود و غزنوی که هزاران غلام داشت

تا دیدن جمال تو عمرم تمام شد
ایده خون مبارک خواست حرام شد
انهم شد میسر و سودا خام شد
در غم و اندوه دیدم گرفتار دام شد
عشقش جهان گرفتار غلام غلام شد

غزل نغما

لغتم آتشم مژه گفت که پیارا نهند
شب قدرست در میکده رحمت باز
بر کلاه محرم ایمن نیم اس کعبه حسن
کرون طوع من و طوق خشم زلف بیان
گر بگو شر بزم سسی حشر گناه
تیکش ناخبر از عالم آرا و نیست
وزو اگر خرقه زاید ببرد مغبون است
نچون طغی بشکاف بخوبی بر لب یار

آن دو دین جیل سید فانی پرستار نهند
خنگ آن قوم در مسجد منجی نهند
زین دو مهند و بر طراف نوطار نهند
سک این سلسله ام کر چه جفا کار نهند
ایزد و در صف آن قوم هم شیار نهند
مؤمنان هر به بند تو کر غمخوار نهند
مرفه با دوست هم آسوده سبکبار نهند
کر تو ضحاک و زلفین سید مار نهند

مردم صومعه را نیکو آسنا سم بچهار

کافور من اکو این طایفه دین دارند

غزل حافظ

نه چهره چهره بر آن رخ و نه دلبر داند
نه چهره طرف کلمه کج نه ساز و نه نشاند
و فاد و عهد نکو باشد از بیا موزر
بیز از نکته عینش ز حال تو ست در
ببا ختم دل دیوانه و نه استم
تو بنده گی چو گدایان بشر طرزد کن
بغچه چهره پر نازش شاه خوبان شد
علاقم بهمت آن زنده عاقبت بوزم
بیز از نکته باز تنگه ز مو اینجاست
ز نظم و لکش حافظ کسی شود آگاه

نه هر آینه ساز و سکنه در داند
کلاه دار و آئین سرور داند
و گر نه هر تو بنیر سنگر داند
که قدر گوهر بیکدانه جوهر داند
نه او من کج شیهه پیر می داند
هر خوابه خود در روشن بند پرور داند
جهان بگیرد اگر داو گستری داند
هر در که صفتی کیمیا گز می داند
نه هر سر تر شد قلندر داند
هر لطف طبع و سخن گفتن در داند

غزل میرزا کوچک صالح شیراز

مگر چون من هوای آن نه نامهربان دارد
ز کوفه تا میربال و پرنده دم جلوه برقی
بنالبد بلبلی از یکباغبان با صند اران
شامل زانکه ترسم ره برد گلچین بگلستان

نه آتش فی بهر بند بی با آینه فغان دارد
خوش مرغی هر بر آغ بلند آستان دارد
دوازده من یک گل دارم صد باغبان دارد
و گر نه هر گل از بلبلی صد آستان دارد

| | |
|--|--|
| <p>همین فرق است بار خازنه گلستان را مگر دانسته بجا و عده فردا زاید را نوازی لگوشت آنکه دارد و نوسفر بار وصال مشب و گمر شکری می کند گویا</p> | <p>هر آن پیوسته شاد است این از بی چرا کسی کار و زجا بردی پر مغان دارد خوش است لمانه تنگ در کار و ان دارد ز وصف آن لب شیرین حدیثی بر زبان دارد</p> |
|--|--|

غزل شاط

| | |
|--|--|
| <p>عمر بگذشت و نمانده است خبر ایام چند بحقیقت نبود در پیهم عالم خبر عشق رحمت باید حاجت نبود در ره دوست طبع خاکی نبود چاک بر افلاک انداز شیخ را باک گوار طعنه خاصان نبود ختم زلفت به بنا گوش سر افکنده نماند آتش بر سر کوه تو بر آفر و خفت نشن به که بایا و کسی صبح شود شام چند زید و رندی و غم و شاد و این زمان چند خواجهم بر سر و برین امر ز خود کار چند مرغ کز بام بر آید چه بود با مر چند بین چه باکم بود از سر زشتی ها چند که دل غمزه بودش تنوین عمار چند وز گیر و ولی از شعده او خار چند</p> | <p>عمر بگذشت و نمانده است خبر ایام چند بحقیقت نبود در پیهم عالم خبر عشق رحمت باید حاجت نبود در ره دوست طبع خاکی نبود چاک بر افلاک انداز شیخ را باک گوار طعنه خاصان نبود ختم زلفت به بنا گوش سر افکنده نماند آتش بر سر کوه تو بر آفر و خفت نشن به که بایا و کسی صبح شود شام چند زید و رندی و غم و شاد و این زمان چند خواجهم بر سر و برین امر ز خود کار چند مرغ کز بام بر آید چه بود با مر چند بین چه باکم بود از سر زشتی ها چند که دل غمزه بودش تنوین عمار چند وز گیر و ولی از شعده او خار چند</p> |
|--|--|

ایضا

| | |
|--|--|
| <p>طاعت از دست نیاید کینه باید کرد منظر دیده قدحگاه گدایان شده است شمع عشق و سر این نفس مقع بخور روشنان فلکی را اثر برب و رمایت</p> | <p>در دل حواسست بهر حیل و زباید کرد کاخ دل در خور او رنگ شبنمی باید کرد زین پیش خدمت صاحب کلهی باید کرد هزار از کردش چشم سپهری باید کرد</p> |
|--|--|

شب خورشید جهان باب جهان نظر است
خوشن می میرد یقیناً فلک بالدر بره
نه همین صف زده مرگان سید باید و
کر مجاور نتوان بود بهیچانه نشاط

قطع این مرحله با نور مسمی باید کرد
گذر جانب گم کرده رپی باید کرد
کشور خضم تبه از سپهری باید کرد
سجده از دور بر هر صبح گهی باید کرد

رویف وال

ذکر تویت بسی بر زبان لذت
ذکر چو من عجایب است ترا در جهان دیگر
ذوالمنی و منت تو عجب شمع جان
دوره صفت ز مهر تو هستم در ضحی
و نب عظیم پیش لب است و صف
دنیای آیار زاده محبه و دوست سو

نجمه آرد که سست طعم شکر در دستان لذت
زانرو هم هست ذکر تو ابرو لستان لذت
عشق است منت سیرین زبان لذت
چون سست مهر تابیده نامهربان لذت
زانکه ز طعم قند لب گلر خان لذت
چون آمده کرفتن ذیابستان لذت

رویف را

غزل حافظ

یوسف گم گشته باز آید بکنعان غم مخور
ایدل غمیده حالت به شود دل بد کن
گر بهار عمر باشد باز بهرخت چمن
دور کردون کرد و دور بر مراد گشت

کلبه خزان شعور روز گلستان غم مخور
وین سر شوریده باز آید بباغ غم مخور
چرخ کار بر کشی ای مرغ خوش خان غم مخور
در ایام آن نباشد حال دوران غم مخور

| | |
|--|--|
| <p>چون تر افروغ ست شتبان رطوفان باشد اندر پرده باز بهار سپهران غم مخور جمله میداند خدای عالم گزن غم مخور تا بعد و ردت دعا و در سن قران غم</p> | <p>ای دل از سبیل فیا بنیادستی بر که کار جز نه نوید چون واقف نه از غیب حال ما در فرقت جانان ابرام رقیب حافظا در گنج فقر و خلوت شبهار</p> |
|--|--|

رویف زرا

غزل یغما

| | |
|---|--|
| <p>هر چه واسطه انجان رسد عرض باز زانکه سالک بحقیقت را از راه مجاز نام قراک غلامان تو بازلف ایاز شب تار یگ و محم خطره راه دراز بگنجد هر مرغ حرم آمد باز از فیه زمر بر نشیج ندیدت فواز عاقبت نوش در میکده سنگ حجاز رستن صعوه یسه شو و از چکل باز</p> | <p>خوشتر حسن تو جان زده بر ضرر که ناز سفر کعبه گنم تا به ضرر ابات رسد بس بر گردن محم و نه گیم بر سر ختم کردم سفر زلف بتا شم ناچهر رسد بر این صعوه دلش که بالست بستم آخر از زلف و زخم بترافت دم چه پیشش آن حال بید و یلف دل یغما زده از چهر زلف تو اگر</p> |
|---|--|

رویف سبیل

| | |
|--|---|
| <p>نهال عشق هر برش غمت و بار افشوی نیامد و سیاه زده غما افشود</p> | <p>اگر زکریه نشسته به صد هزار افشوی سفید شد برت چشم انتظار افشوی</p> |
|--|---|

رویف شین

نعمت الله

| | |
|--------------------------------|-------------------------------|
| افروخته شمع رخ و مهر زده آتش | اندول پروانه بلبل زده آتش |
| تا پرتو لعاب لبش افتاد بخت | هم خانه بجوش آمد و در ماه آتش |
| سوز دل صوفی بوی از ناله مطرب | ستانه ترا نغمه قلقل زده آتش |
| تا بستر ویش ز خاکستر گرم است | بر سجد بشید و تجل زده آتش |
| سرمه فاقم از گرم ولی شعله شوقم | در نور عروجم به تنزل زده آتش |
| از یک نگه گرم تو چون برق گشتم | اند نظر فکرم تا مل زده آتش |

رویف صا

| | |
|-------------------------------|--------------------------------|
| از رقیب دلم نیافت خلص | حافظ زانکه القاص لاد کجب القاص |
| محتجب خم شکست و من سراو | سن باس و الجروح قصاص |
| لولو از بکھر کی برون آرد | ترک ستر تا نمیکند خواص |
| همچو عیسی است جام می همه مدام | مرد و رازنده میبند بجواص |
| مطرب من بهی بزم نهچرخ | مستری همچو زهره شد رقاص |
| حلفت از عشق جوی فی از عقل | تا که خالص شوی چو زر طلاص |
| حافظ دل ز مصحف رخ دوت | خوانده الحمد و سورة اخلاص |

رویف صا

| | |
|-------------------------------|---|
| بیایه شنوم بوک جان از ان عارض | حافظ آنه یا قلم دل خود را نشان از ان عارض |
|-------------------------------|---|

معانی ز حوران شرح میگویند
 بمانده پانگ سرور از ان قات
 بستم رفت تن یا سیمین از ان اندام
 گرفته ناله چین بوس جان از ان گیسو
 ز مهر دور تو خورشید گشت غرق عرق
 ز نظم و لکش حافظ چکی آب حیات

ز حسن لطیف بود یک بیان از ان عارض
 خجل شده کاکلستان از ان عارض
 بخون نشست دل رفوان از ان عارض
 ککلب یافته بوز جفا از ان عارض
 تزار مانده مه آسمان از ان عارض
 چنانکه خورشید کان میسوف از ان عارض

رویف طا

کرد و غدار یار من تا نبوشت دور خط
 از پهلوشن هم آن ز آب حیات خوشتر
 کرد غلامم خنوم شاه قبول نمیکند
 که بهوت میدهم کرد مثال جان و دل
 روکشاده ابروی چون بچمن زین
 خال سیاه او بران عارض بسزم رنگ
 اب حیات حافظا کشته خجل ز نظم تو

حافظ ماه ز حسن رو آوردست فتاده در خط
 آتش روان ز دیده ام شیشه با همچو
 تا بمبارک و هاسنده به بند کیش خط
 گاه باب میکشتمش عشق با همچو بط
 شد رخ تو چو زعفران مشک ککلب شد سقط
 راست بشک مانند آن بر رخ ماه یک نقط
 آتش هوا عشق او شعر نگفت زین خط

رویف طا

حافظ

ز چشم بد رخ خوب تر از ادا حافظ

هم کرد جمله نکوتر بجای ما حافظ

| | |
|---|---|
| <p> بیا که نهبت صلح است و آشتی و وفا اگر چه خون و لث خور و لعل من بست چه ذوق یافت دل من کفنه لطف تو از گجا و امید وصال تو به گجا بیرلف و قه بان دل مندی دیگر باز بیا بخوان غزل خوب تازه و شیرین </p> | <p> هر نیست با تو مرا جنگ و ماجر حافظ بجان و دل ز بیم بوسه خون بها حافظ مرست تحفه جان بخش و لر با حافظ بدانش نه رسد دست هر که حافظ اگر بختی از آن بند و زان بلا حافظ نه شترست فرح بخش و غم زدا حافظ </p> |
|---|---|

رویف عین

| | |
|--|--|
| <p> عیب باشد که فروزم پیش رویار شمع عاشق پیدان چو ساز شمع روشن شام غندلیب از عشق تو جان میدید پر از شمع عیس ازین حشر کجا باشد و زین چند گاه محو در نهوشید از دست آواز </p> | <p> را که گردد و سپهر و غ از شرم آن رخ شمع میکنه بر حال رخس گر یه غم زار شمع زار سوزد چو افروز درخ گلزار شمع گردد از مهر رخ او مطلع انوار شمع چون بر افروزد زیر سوله در گلزار شمع </p> |
|--|--|

رویف عین

| | |
|---|--|
| <p> سحر بگو گشتان در شدم در باغ بچه سوره سوره گناه میگردم چنان حسن جوانی خویش مدعو کشته ز گرسر نهاد و دیده از شتر </p> | <p> هر تابو لیس پیل کنم علاج دماغ که بدو بر آن شب تیره برستی چو چراغ داشت از دل بلبل نزار گونه فراغ نهاد و لاله همرا بجان و دل صد دماغ </p> |
|---|--|

| | |
|--|--|
| که چو بادیه پرستان صراحی اندر دست زبان کشیده چو تیغی ز زبانش سوزن شاد عیش و جوانی چو گل غنیمت دانا | که چو پای قیامت تن بکف گرفته ایباغ دغان گشته شده ثقیل چو مردم انقاع که حافظ بنو دهر رسول غیر بلامع |
|--|--|

رویف فا

| | |
|--|--|
| فوخ آن لحظه که باقی بدیده بادیه صاف فرصت عیش نیکمدارده جام از کف غایض النور چه خورشید رخ خوبانست قال از مصحفی روز تو بر آنکس که گرفت فوق در صومعه و دیر معانست شیخ | هر من دل شده دارم بغم بهجر مصاف که بجز بادیه کلگون نبود وجه کنعاف دعوی حسن اگر ماه زند باشد لطف هست بر وجه حسن شیوه اوست خلط گرچه محمود و سوزد سر و دوا و معاف |
|--|--|

رویف قاف

| | |
|--|---|
| تسبی میاد چه من خسته مبتلا می فراق غریب عاشق و بیدل بغیر و سرگردان گزارم حکیم حال دل کرا گویم اگر بدست من افتد فراق را بگشتم فراق را به فراق تو مبتلا سازم من از گنج و فراق از کجا و غم از کجا از بخت من و حافظ رسیدی شب روز | که عمر من همه بکشت در بلاء فراق گشیده محنت اندوه و دوا فراق که داد من بستان دیدن فراق باب دیده و هم باز خون بهار فراق چنانکه خون چکانم ز دیده طاف فراق گشته باورد دست زمانه پاف فراق چو بلیس سحر میزنم نوا فراق |
|--|---|

رویت لدم

| | |
|--------------------------------|-------------------------------|
| چشم بدت دور از بریج شمایل | سعدی ماه من شمع بزم حرم قبایل |
| جلوه گمان میسر و باز آئی | سرویدیم بدین صفت شمایل |
| پیر صفتی را دلایل معرقتی است | رو تو بر قدرت خدایت ولایل |
| پرده چه باشد میان عاشق و معشوق | صد کند زنه مانع ست و نه حایل |
| گویم شرم نظر کند و به بیند | دست در غوشن بار کمره حایل |
| گر تو برانی کم شفیع نباشد | رو بتو دارم و گر به هیچ شمایل |
| با که بگویم حکایت غم عشقت | دین به کفیتیم و دل کشت مسایل |
| نام تو میرفت و عاشقان شنیدند | پیر هر برقص آمدند سامع و قایل |
| سعد ازین پس عاشقت به شمایل | عشق بجز نبند بر فسون فضایل |

رویت میهم

| | |
|---------------------------------|---|
| ما و گر کس نگر فتم بجای تو ندیم | عشق دل سعدی الله الله تو فراموش کن عید قدیم |
| بر یک انداز و جمع بجای رفتن | ما بماندیم خیال تو یکجا بر معقیم |
| باغبان کز نکت اید در درویش بیای | آخرا از باغ بیاید بر درویش نسیم |
| کر نسیم سحر از زلف تو بوثر آرد | جان فشانیم بسو قات نسیم بوسیم |
| بوثر مجرب که بر خاک اجا گذرد | نه عجب باشد اگر زنده کند عظم ریم |
| از حسن تو خم چشم فلک نا دیده | از محشر تو ولد ماورایام عقیم |

حال درویش چنان است که خال تو سیاه
چشم جادوگر تو بوسطه کمد و کمد
ایکه دل دار اگر جان منت پرمانند
عشق باز نه طریق حکما بعد و لی
سعد با عشق نیامیزد و عفت با حسم

حسرت لریش چنان است که چشم تو سیاه
طاق ابرو تو بوسطه کمد و کمد
چاره نیست درین سئوایه تسلیم
چشم پرکار تو دل میبرد از دست حکیم
پیش تیغ ملایک نرود و دیور حیم

ایضا

امشب آن نیست هر خواب رو چشم ندیم
خاک رازنده کند تربیت گلزار
بوی سیران گم کرده خفوش شنویم
عاشق آن گوش ندارد که نصیحت شنود
توبه گویند از اندیشه معشوق بکن
ارفعیان سفر دست بردارید از من
اگر برادر غم عشق آتش نرود و نکار
مروه از خاک لحد رقص کنان بر خیزد
طمع و صلح همیدارم از اندیشه سحر
عجب از کشته نباشد بدر خیمه و دست
سعد با عشق نیامیزد و عفت با هم

خواب در روضه رضوان نکند ایل نعیم
سنگ شامه دشت زنده نگر و دبیم
گر بگویم همه گویند ضلالت منت قدیم
ور دمانیک نباشد بداد و حکیم
پیر گزاین توبه نباشد که کناه نیست عظیم
هر بخوابیم شستن بدو دست مقیم
بر من این شعله چنان است هر برابر ایم
که بهالدر عظامش گذشت همچو نسیم
و کز از پر جو جهانم نه امبدست و نیم
عجب از زنده هر چون جان بدو تسلیم
پیش تیغ ملایک نرود و دیور حیم

روبع نون

| | |
|--|---|
| <p>طاق محراب دعا یا خوشم ابروست این یا قیامت یا بلدا یافته آشوب شهر پر تو نور تجلی یا شعاع اقرار است کافر و مومن که از ظالم و مظلوم کش حلقه قرآک حشمش دام چین و لغزین نسخه خواب پریشان رشته عمر بچ</p> | <p>قبله حاجات عالم یا رخ نیکو است این یا نهال باغ جان یا قامت و لحوس این خنده صبح قیامت یا فروغ روست این سحر سحر آفرین یا نرگس جا دوست این یا کند غنبرین یا پیش جا دوست این جبر باحوال بیست کامل خوشبخت این</p> |
|--|---|

روبع واو

| | |
|---|--|
| <p>مطرب خوش نوا بگو تازہ بنوا بنو با صبر و بجستی خوش نشین بخلو فی نیز جہات کی خور ار نہ مدام مر خور ساقی سیم ساق منست می ام بیار پیش شاد و دلربا من میکند از بر من باد صبا چو بگدازی بر سر کوی آن پری</p> | <p>باد و دل شاد بگو تازہ بنوا بنو بوستان بکام از تازہ بنوا بنو باد و بخور سیاد او تازہ بنوا بنو زود و پر کم سب تو تازہ بنوا بنو نقش و نگار روزگ و تو تازہ بنوا بنو قصه حافظش بگو تازہ بنوا بنو</p> |
|---|--|

غزل تمسک الدین تبریزی

| | |
|--|--|
| <p>مالک الملک لا شریک له عاشقان جان و دل نثار کنند</p> | <p>وعدہ لا اله الا برور لا اله الا</p> |
|--|--|

ان گیسیت هر تقریر گشت حال گذارا
 کز غلقاب بلباب چه خبر باد صبارا
 هر چند بنیم لایق درگاه سلطین
 شادان چه عجب کمر بنوازند گذارا
 بر خرمن کس مار سیه خفته کدام است
 حیف است هر پنجو آب بوفه ترک خطا
 تا چاه ز کندان تو شد سکن لپا
 صد یوسف گم گشته فروین است شمار
 اندام تو در بند قبا شرط نباشد
 از لاله سیراب بقدر تو قبا
 بر شعر من و حسن تو کمر بند خوانند
 بر معجز عیسی نه بوفه دست قصارا

مستزاد کمال

از رنجتیه سودا تو خون دل مارا
 در باب در کشته شمشیر جبارا
 باد سحر از روضه رضوان خبر آورد
 اسرار و روائی هست مگر باد صبارا

در حضرت شاهر
 جز ناله و آه
 نو میسیدیم نیز
 گاه به نگاه
 یغیر و لغزش
 هند و ما سیاه
 از یوسف ثانی
 در نرنگ چاه
 اللهم به وزند
 در غنچه کلاه
 از این حسرت
 حاجت بگو آه

بی هیچ گناه
 بار به نگاه
 امروز بگذار
 در کوک تو آه

| | | |
|--|--|--|
| در مانع طرب هست افکنند کلاه را آئینه خود بشیو زین واقعه را سنبلیله نتوان نسبت بکیمیا ایه و ت چه بد میر در حضرت شایر | | کس نیست بر بوی گلستان وصال چون لاله زخم چاک زده حیب قبا پیهات هم درد و زخم رنگ بر آورد اندم هم بر آرم زل سوخته یا را زنجیر سوزلف ترا با هم خوبی پر گزنگند خیر و مشک خط را از مال پریشان کمال خبر نیست گس نیست هم تقصیر کند حال گدا را |
|--|--|--|

محمّد صاب

| | |
|--|---|
| بودند شیخ بر همین اندر و عالم تو عالم پرست از تو و خالیت جان تو | در چون شدم بکعبه دیر از بر تو ز مار و سحر دست دعاء تنار تو |
|--|---|

در سپید پرده نیست هم بنو و نو تو

| | |
|--|---|
| و دقیم قادر و قیوم از ازل هر غنچه را ز حمد تو جزو بیست درغل | سلطان الدین الی و مجود لم یزل از افسریدگار سپردم و زحل |
|--|---|

هر فار می کند بر بانی تن تو

| | |
|---|---|
| ایشان بلند مرتبه ز افسر تو اند هر چرخ کاینات کدک در تو اند | پهیزان هم راه نما در تو اند از بهتر از هم خلق هم کمتر تو اند |
|---|---|

| | |
|--|---|
| <p>یک افزیده نیست هم داند سر تو</p> | |
| <p>از فتنه ها را خبم و از جور روزگار</p> | <p>گشتم با شیشه ساعت پر از غبار</p> |
| <p>وقت است تا حقیقت خود سازم آشکار</p> | <p>یک مشت خاک من چه بوجه لایق نماز</p> |
| <p>ایم از تو جان ستانم و سازم جدا تو</p> | |
| <p>انجا که جبرئیل سخن نارسا کند</p> | <p>نا صریح سان شمار تو شایه ادا کند</p> |
| <p>جانم هر جان نثار ریت مصطفی کند</p> | <p>صبا بپ چه ذره ابیت هم جان را فدا کند</p> |
| <p>ار صد هزار جان مقدس فدای تو</p> | |
| <p>مس</p> | |
| <p>شاه این دهم باز بار آمد</p> | <p>فرزده ایدل هم نوبهار آمد</p> |
| <p>مونس جان پی تو سر آمد</p> | <p>بامید امید وار آمد</p> |
| <p>مونس غمش پدیدار آمد</p> | |
| <p>آن دعا ها همه بکار آمد</p> | |
| <p>فصل حق کرد چاره کارم</p> | <p>وارمیده ز غم دل زارم</p> |
| <p>رونقی یافت روز بازارم</p> | <p>گشته روشن جوهر تابارم</p> |
| <p>از مراتب طهر شادم</p> | |
| <p>کاس سپهر و کلنگه دارم</p> | |
| <p>گشته آن دل نواز دمسارم</p> | <p>مونس جان محرم رازم</p> |

شده عیش طایب باز
علم خمر برافرازم

سوار من بخت خود نازم
کان دلدارم غمگار آمد

یافت اعظم مراد دل خدا
غم دل شد بدن بعیش و صفا

بخت جستی آل عبا
خانه تاریک بود با ضیا

از پی در پی سحر و جاد
کان طبعی دل فکار آمد
تو صحرای بخت عرض سپرد و آید
عشق ترتیب داده اند

گل رخسار آنچه رخ نماید
بادام چشم سیاه آنچه بنظر آید
یا قوت لب دو دانه
غنچه دو طاق دانه
صندل غمزه افتد برم احتیاج باشد
ترنجبین بوسه افتد برم و لایزالند
ماء التفاح غنچه قدر
خضل دشنام افتد برم تلخ زرد

سنبل الطیب زلف آنچه بدست افتد
بنفشه خط آنچه سر زرد
مروارید ناسفته دندان
عمر بوی در آن چندانکه معطر سازد
نیلوفر تغافل اگر خواهد اندکی
شریت فواکه کرشمه آنچه در جود کند
پازیر پیغام این ضرور باشد
حب الجبل خواب غمزه اگر باشد

مصطفی یافت در شب معراج
صوفیان گریه پشت مر طلبند
باغبان قدیم لم یزلی
طوق لعنت افکند بر ابلیس
مؤمنان را یغم شد روزگار
خوش و رختی هست در میان جهان
شمس تیریز گر خدا طلبی

خلقت لا اله الا الله
و اگر شان لا اله الا الله
صفتش لا اله الا الله
حیرتش لا اله الا الله
برکتش لا اله الا الله
میوه اش لا اله الا الله
خوش بخوان لا اله الا الله

روایف

ای پناه عالم سوز من از من چیر از بخیله
بکشتب ترا همان کنم تا جان دل قربان کنم
ای جان من جانان من بر من مگر سلطان من
من عاشق زارتو ام از جان و فدا دار تو ام
ربخیده ربخیده از من گناه رسیده
نگذر عشقت چون شدم سرشته و مجنون
من عاشق دیوانه ام اندر جهان فسانه ام
گر من بحیرم در غمت خونم فند و رگ و دست
ایسر و خوشن بالای من وی دلبر عمارت من

ای شمع شب آفرین من از من چیر از بخیله
جا تو در چشمان کنم از من چیر از بخیله
یک شب بیا همان من از من چیر از بخیله
ما زنده یار تو ام از من چیر از بخیله
دایم گنه بخشیده از من چیر از بخیله
چون لاله دل پر خون شدم از من چیر از بخیله
تو شمع و من پروانه ام از من چیر از بخیله
فرو بگیرم دامن من از من چیر از بخیله
اعلی بیت طهارت من از من چیر از بخیله

این شعر از
بیت است

اروینف یا سعدی

تو از پروردگار بازاری بدین خوبی و زیبائی
ملکت گویا صلی نور خج از دست نشاند
بر زور کار بیمار اند خوبان را بهر وقت
چو بیدار و گل بسید ز بالشت در مدیته
تو با این حسن نتوانی که روز از خلق دریوشی
تو صاحب منصبی از حال کیسان نمیدانستی
و عانی که نمیکوئی بدشنامی عزیزم کن
حکمان از تشنگی ببردند و دریا تا کمر باشد
قیامت میکند سعدی بدین شیرین سخن

دوری باشد هر از رحمت پرورد خلق بکشائی
در آن محض هر چون یوسف جمال اندوده نماید
تو سیمین تن چنان خوبی هر زور کار بیمار
در درویش از حیرت فرو بسته گشتی یا
که بچو آفتاب از جام و حوران حیدری
تو خواب آلوده بر چشم بیداران بختی
که گریخ است شیرین است از لب چو ماه
چو پایا بم برفت از دست و دستم در دای
مسلم نیست طوطی را در یامت کردی

ایضا

تو هیچ عهدی در عاقبت شکستی
بنابر عهد و پیمان پدیدار نباشد
دل شکستی و رفتی خلف شرط نمود
چو راج چون تو نباشد هیچ خانه لیکن
کرم عذاب نماند بدو و داغ هدائی
بیا که ما سستی و گریه و رعونت

هر بر آتش سوزان شادی و شستی
در این بند بستی خفا از کند بختی
با اختیار و اکنون هر آبکشی شکستی
لین سر از بند دوری غیبی نشستی
شکسته تاب ندارم بریز خونم و رستی
بریز پای نهادیم و پای بر شستی

| | |
|---|---|
| گرت بگوشت چشمی نظر کنی با سیران پیر آن گشت هر پند را بوجو بگوید گرت کسی بی پرستند مژگش نمن من عجب در امر سعدی بنیاد حیات بنالد | روا در دمن اول هر پیکناه بجستی هر من بهشت بدیدم برستی و درستی تو هم در آینه نگه هر خوشتن برستی هر عشق موجب گریه ست و غم علتی |
|---|---|

غزل وصال

| | |
|--|---|
| خرم زانو کو بخت بگذراند روزگار شاد شیرین دهانی بخت طرقتوی هر چه با هم گاه و بگاه در طریق میباری صحبت هم هر چه را چون بزن فغانی خرم این از وصال این چون گشتان بسی بر دل این یک را از آن و مرزبان باین هر چه در دل داشته هم گفته با هم می شنید نه زحرمان در بهار عیششان هم خردنی ایچنین عیش وصال انرا میباشد شیر | با نگار سرو قدر در کنار جو نیار یا نگار سرو نکته سخنی بدله کوثر نیار نه بدل از یکدگر بار نه بر خاطر غبار گفتم تم هر چه را در گوش هیچ جو گوشتوار نه نکلده غیرشان از کینه در خرمش راز نه تمنای نهان نه عتاب آشکار آن در اندازد لنوار آن جبین را عجب راز نه زبجران در شراب و صلت حاج کو مبادش شوکت شلیر و قر شربار |
|--|---|

مستزاد و رور

| | |
|---|------------------------------|
| بر لحظه بشکل آن بت عیار برآمد بر دم بلباسی دیگران یا برآمد | دل برو نهان که پیر و جوان |
|---|------------------------------|

که نوح شد و کرد جهانی بد عاق
 گشت خلیف وز در نار برآمد
 یوسف شد و از مصر فرستاد قبطی
 در دیده یعقوب چو انوار برآمد
 یونس شد و در بطن سمک رفت پدید
 موسی شده جوینده انوار برآمد
 خوه کوزه و خوه کوزه گرم خوه گل کوزه
 خوه بر سر آن کوزه خسریدار برآمد
 خوه تلمیذ و فرزند خوه ساق
 خور و آن مرد مست بیمار برآمد
 فی فی همین بوج همیفت انا الحق
 منصوبه آن بوجم بردار برآمد
 دین جمیع همین بوجم آمد و میرفت
 تا عاقبت آن شکل عرب و اید برآمد
 روضه سخن گفت و نگفت و نه گوید
 منکر شود به انکه با نکار برآمد

خوه رفت بکشت
 آتش گل آزار
 آن جلوه کر عالم
 تا دیده عیان شد
 از هر چهار ت
 بر طور روان شد
 خوه رند بسوش
 بشکست روان شد
 خوه نرم نشین شد
 شور دل و جان شد
 در صورت مضور
 نادان بگمان شد
 هر فوق هر دگر
 دار جهان شد
 پس در همه عالم
 مرد و جهان شد

مستزاد

پایض کردن بقدر دراز
سیرین عند و
طبا شیرینه قدر

مشک میان هو مثقال
فندق سرده دانه
مجموع را در دهون تخیل نموده و بدست

بهر نرم ساییده و از دانه خوش قماش سینه صاف نمود و در آب چشم خوابانید
و در دیگر استیناق ریخته بالش شوق جوشانیده بکف طاق گریخته تا بقوام
آید آنکه در قه یا قوت دل نموده و پرده دستور در آن پوشانیده برشته نمیت و
عالم مدت مجهور و محسوم ساخته بر صبح بر ناستا پند از رقیب قدر تناول نماید
غذا شور با کبوتر بزرگ و کباب و کمره نموده باشد و در دانه مشک بر جگر و کله
شوق و بار فراق طبع نموده اندکی زعفران رنگ را داخل کرده با شیره آب پستان بخورد
و بجای آب خون دل خورده از صحبت رقیب بماند و اگر علاج نشود علاج آن مرد است

غزل سعدی

ای بسال چون صنوبر و رخت چون مرده
آفتاب عاشقان و ماه تاب و لیلان
در میان رخ اندر کشیده رخ و ط
ت و پ آمدن کار من مرا از عشق تو
ببیل ب بنهاده باشی تا سحر

زلف دارد همچو عنبر لب چو شکر
قبله ازادگانی اگر ضم باروخ
در مندم خستندم تن گرفت و ب
دار و در و دم تو دار در میان لب
م می در پیش باشد بسته باشد در

اشک را گریه ما را یک شبی مهمان کنی
ستاروان بسیار گفته شعرهای نیک

نقل خواهم از لبانت بوشش
تسکینه شعر همچون سوس و یی

محرطوبان

دشمنم سوز باز آید و دیدم تو کنج از کج و چو سیه باز زده حلقه خربارش چون رخ مهتابین
میزان چو سیاه جوار بر تو خواب پر رول عطر بود که موی نکو گویدم بر دامن سرو بجای یاری
ناگهان سوسن آن دیدم خندید و رشید مرا گفت کجای تو چرا تو جگر ریش نکو دارد دل خویش هم مری
بر ریش کم چاراشمار گفتم ای دلبر جانی بخدا جان جهانی تا ابد باد جوانی سر خوش سال زمانی گو
راز نهانی که کنی کوشش سر خوش بن بزم چو فرخنده اگر در آغوش شوم از خودی بهوش شو
غفل شمار آن پری چهره بصد مهر در بر د بخت بزم آراست شمعانه بهر خیک چکانه شیشه دارد و بی
کشته بمن گشته دواوه دست بردست نهاده چون شده چاک دماغ زمیان رفت حجام
از جویا جاده کشیدم سر سبز کشیدم فعل و اشد بکلیدم تازگی یافته جانم پیش ازین قصه چه خوانم

منصور حقیق رملی در محضر

لذت یار و خادار

من آن رستم وقت رو بین تنم
کم روزن اندر چپا فی بیتر
کشم گردن پشه را از کند
بهوشم اگر خوش خبغت را
بیک حله بال مگس پرکنم

هر چه پیر از مشت خود شکم
بر آرم و ما را ز سر مو میر
تراز و کم ناک اندر پرند
نیمیت دهم پشه لگ را
قطار و صد مور بر تسم کنم

بهات
 ان دود را
 رستم منم
 هم وقت بنزد
 و تر دو تملش
 چنان می کشم رشته خام را
 من آنم اگر اسپ جولان کنم
 چقر سازم از خنجر ابدار
 تنه منم که کشم نیخ خشم
 نه آنم هر بگریزم از کور خز
 بنام و نشان جعفر دردمند

قندمیت و خوف من در جهات
 شگافم پنجه گال فالوده را
 بناتش بگرز گران شکم
 بر آرم بیک مست از پنبه گرد
 کم غرق انگشت در دال ماش
 هر سازم خجل رستم سام را
 چهل خانه موش ویران کنم
 بجلا و جغرات در وقت کار
 تراشم به ضرب یکم کشم
 بکوزش کم سینه خود سپر
 چو کوز خراوازه من بلند

رباعیات

ترا بجا لم عبرت اگر نظر بخت بد
 زابر رحمت ریا چه کم شود صایب
 در دولت و برپا سلطان ملک
 کشیم بهمت کله گوشه فقر
 علاج درد سرم را اگر نمیدانید

زبای
 رباعی
 فودیات

ارا ن ست صبح پر گر بخشد
 هر قطره بمن شین جگر بخشد
 خاقان دو کپاشی شهر و ملک
 پیمت تاج و تخت سلطان ملک
 مرا برید بگردشتر

| | | |
|-------------|-----|-----------------------------------|
| ایام عمر | روز | دوم از حشر به پنجم و لم را شاد کن |
| این عذر | روز | از فتنه شمارش و روز میکنم |
| اول از دیده | روز | نمایم خطایم در راه آشنائی |
| | روز | چون نویسم بتواز محنت بحران کاغذ |

این سیرت تاریخ شهادت امام حسین

| | | |
|---------------------------|-------|----------------------------|
| روح الدین بکفایت قلب برسد | تاریخ | انجم هر سیرت تاریخ جهان شد |
| آه بیرون آمده از اسم ذلت | تاریخ | من چه گویم کربلا را واقعات |
| سردین را بریدنی وینی | تاریخ | گفت تاریخ شاه میکنی |

تاریخ تولد و ولادت امام اعظم رحمه الله علیه

| | | | | |
|------------------------------|--|--|--|-----------------------------|
| در جهان داد علم فقه باد | | | | سال هفتاد و بیست و نوزاد شد |
| در صد و پنجاه و شش وفات یافت | | | | سال عمرش سی و شش شد |

تاریخ تولد و ولادت امام شافعی رحمه الله علیه

| | | | | |
|-------------------------------|--|--|--|-------------------------------|
| که در فزون شربت کسی نباشد | | | | امام فاضل و عالم محمد ادریس |
| وفات یافت در هجده و بیست و دو | | | | ولادتش صد و پنجاه و پنج و چار |

تاریخ تولد و ولادت امام شافعی رحمه الله علیه

| | | | | |
|---------------------|--|--|--|------------------------|
| و عاشق و محشوق الهی | | | | سین و شصت و هشتاد و شش |
|---------------------|--|--|--|------------------------|

بعون الملک و طب بر روز چهارشنبه ارجب المرجب در سال ۱۲۶۳ خورشیدی